www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون اور موبائل کا اِستعمال

آداب، فوائد، نقصانات

تالیف

مُحمّد اختر صدیق

iqbalkalmati.blogspot.com

مکتبہ اسلامیہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون اور موبائل کا استعمال

آداب، فوائد، نقصانات

تالیف

محمد اختر صدیق

مکتبہ اسلامیہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر .... محمد سرور عاصم

اشاعت .... جنوری 2009ء

قیمت ....

المکتبۃ الرحمانیۃ

99۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر ....

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور۔ پاکستان فون: 042-7244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

- ٹیلی فون ایک نعمت یا زحمت ---------- 8
- ٹیلی فون اور موبائل کے فوائد ---------- 9
- موبائل فون کے خاص فوائد ---------- 13
- نعمت کا شکر ---------- 14
- موبائل اور ٹیلی فون پر گفتگو کے شرعی آداب ---------- 17
- فون سننے کے چند آداب ---------- 22
- موبائل فون کے متعلق چند خاص گزارشات ---------- 24
- موبائل فون اور جھوٹ ---------- 31
- کچھ SMS کے متعلق ---------- 32
- ٹیلی فون اور موبائل کے نقصانات ---------- 34
- ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا شرعی حکم ---------- 35
- ٹیلی فونک بھونڈ بازوں سے چند سوالات ---------- 40
- ٹیلی فونک بھونڈوں کی اقسام ---------- 41
- ٹیلی فونک بھونڈ بازوں کے طریقہ ہائے واردات ---------- 45
- ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے اسباب ---------- 52
- ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے خوفناک نتائج ---------- 62
- ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا علاج ---------- 64
- ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے علاج کے لیے عورتوں کو چند خاص نصیحتیں ---------- 69
- چند حقیقی واقعاتی قصے ---------- 71
- فاخرہ ---------- 77

www.iqbalkalmati.blogspot.com

❁ رانگ نمبر کا شغل اور اللہ کی پکڑ ---------- 85

❁ رانگ نمبر سے……عزت کی بربادی تک ---------- 102

❁ موبائل اور ٹیلی فون پر گفتگو کے بارے میں چند فتاویٰ جات ---------- 112

❁ موبائل فون ---------- 119

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقدمہ

ٹیلی فون اور موبائل کا استعمال اس قدر عام ہو چکا ہے کہ یہ ہر گھر، دکان اور دفتر کی زینت بن گیا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ جس کے پاس موبائل کی سہولت یا ٹیلی فون وغیرہ نہ ہو اس کو حسرت و حیرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ اگر ہم فقط دو دہائیاں قبل کی صورت حال کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ تب (P.T.C.L) کنکشن حاصل کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ زمین کے کاغذات پر ڈیمانڈ نوٹس بنوائیں۔ پھر چالان فارم بھر کر فیس بنک کی تجوری میں ڈالیں اور اس کے بعد انتظار کے عذاب سے دوچار رہیں کہ آج عملہ کے ارکان کی جھلک دیکھیں گے کہ کل ان کا دیدار نصیب ہوگا اور پھر خدا خدا کر کے ایک مخصوص ٹیلی فون سیٹ اور تار کا بنڈل لیے چند افراد آن دھمکتے جو ضروری کارروائی کے بعد کنکشن لگانے کا احسان عظیم کرتے ہی مٹھائی اور انعام کا مژدہ سنا دیتے۔ گزشتہ چند سالوں سے ٹیلی فون اور موبائل کی دنیا میں زبردست انقلاب دیکھنے میں آیا ہے۔ پوری دنیا میں موبائل فون کے استعمال میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اور شاید اس کی بنیادی وجہ ان کمنگ چارجز کا خاتمہ ہے۔ ایک وقت تھا کہ موبائل نمبر حاصل کرنے کے لیے خطیر رقم بطور ایڈوانس جمع ہوتی تھی۔ فون سننے کے بعد بھی چارجز ادا کرنا پڑتے تھے اور اکا دکا موبائل کمپنی لوگوں کو سروسز مہیا کر رہی تھیں لیکن اب موبائل کمپنیوں کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ ان کمپنیوں نے اپنے گاہک اور تعارف بڑھانے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر سستے اور آسان پیکج فراہم کیے ہیں نہ ایڈوانس رقم، نہ ان کمنگ چارجز، نہ کنکشن کی فیس، نہ بل کا خطرہ اور نہ ہی ضمانت شاید ایسی ہی پرکشش سہولتوں کی وجہ سے موبائل فون صارفین کی تعداد دنیا میں پچپن کروڑ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

قومی ادارے P.T.C.L نے بھی جہاں کال ریٹ سستے کیے وہاں صارفین کی سہولت کے لیے P.T.C.L وائرلیس سیٹ متعارف کرائے۔ جس سے کیبل کی پرابلم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ختم ہوگئی۔ ان سہولیات کی بنا پر آج ملک عزیز میں ایک ہی گھر کے اندر P.T.C.L اور P.T.C.L وائرلیس کنکشن اور کئی کئی موبائل موجود ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر یہ اندازہ لگانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی کہ اگر بہت سے لوگ ٹیلی فون یا موبائل کا استعمال ضرورت کی بنا پر کر رہے ہیں تو لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اسے فیشن، ترقی اور عادت کے طور پر اپنائے ہوئے ہے اور ان کو اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے اور غالباً ہر ذی شعور اس بات سے خوب آگاہ ہے اگر انسان کو کوئی سہولت ضرورت کے بغیر میسر آئے تو وہ عام طور پر اس کا ناجائز استعمال شروع کر دیتا ہے اور اس کی قدر نہیں کرتا۔ گزشتہ دو تین برسوں سے راقم الحروف نے اس موضوع پر پوری حساسیت سے مشاہدہ کیا اور کئی دفعہ خیال آیا کہ اس عنوان کو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے تا کہ وہ اس سے شرعی راہنمائی حاصل کر سکیں۔ مگر حالات کی سنگینی آڑے آتی رہی۔

چند ماہ قبل ایک خبر اخبارات کی زینت بنی کہ لاہور شہر کے بعد خواتین کالجوں میں موبائل فون کے استعمال ناگزیر وجوہات کی بنا پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور یہ کہ موبائل فون پر جھوٹی اطلاع نے فلاں شخص کی جان لے لی۔ یہ بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ نوجوان لڑکے کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کی موبائل کے ذریعے تصویریں بنا کر انٹرنیٹ پر غلط طریقے سے اپ لوڈ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح تقریباً تمام مساجد میں ''اپنا موبائل فون بند کر لیں'' ''اللہ سے رابطہ شروع دنیا سے رابطہ ختم'' کے اشتہار پڑھنے کو ملتے ہیں اور بعض عربی کتب جیسا کہ أدب الهاتف، اسباب المعاکسات الهاتفیه، فتی الأحلام وغیرہ کے مطالعہ کا اتفاق ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی، قلم پکڑا اور اس عنوان کو صفحۂ قرطاس کے سپرد کرنا شروع کر دیا۔ میں بعض دوستوں خصوصاً طاہر جمیل، فرخ بشیر اور اکرام الحق انجم کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس عنوان کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں ہیں۔ اس موقع پر جناب محمد سرور عاصم صاحب مدیر مکتبہ اسلامیہ اور ان کے رفقا کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس مفید کتاب کو طباعت کے مراحل سے گزار کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا گیا ہے:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

① ٹیلی فون اور موبائل فون کے متعلق مکمل شرعی راہنمائی اردو زبان میں پہلی دفعہ۔

② ٹیلی فون اور موبائل پر گفتگو کے آداب کا تذکرہ۔

③ ٹیلی فون اور موبائل کے فوائد اور نقصانات کا ذکر۔

④ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ٹیلی فون اور موبائل کا غلط استعمال کیسے کیا جاتا ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

⑤ ٹیلی فونک بھونڈ باز مردوں اور عورتوں کی اقسام واضح کی گئی ہیں۔

⑥ ٹیلی فون بھونڈ بازوں کے طریقہ ہائے واردات پوری شرح وبسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

⑦ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے اسباب کیا ہیں۔

⑧ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے خوفناک نتائج۔

⑨ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا علاج بھی ذکر کیا گیا ہے۔

⑩ بعض حقیقی واقعاتی قصے بھی ذکر کیے گئے ہیں جو ان لڑکیوں کے لیے مشعل راہ ہیں جو ٹیلی فونک رابطہ کے ذریعے اپنے خوابوں کا شہزادہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر اپنا سب کچھ برباد کروا بیٹھتی ہیں۔

⑪ موبائل فون کے استعمال کے چند خاص آداب بھی شامل کاوش ہیں۔

⑫ ٹیلی فون اور موبائل کے استعمال اور گفتگو کے متعلق چند فتاوی جات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مشعل راہ اور ٹیلی فون اور موبائل کے شرعی استعمال میں معاون بنائے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میزان حسنات کا وزن بنائے۔

آمین۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون ایک نعمت یا قمت

ٹیلی فون اور موبائل جدید ٹیکنالوجی میں حیرت انگیز اضافہ اور زبردست ایجاد ہے، یہ لوگوں میں اس قدر مقبول ہے کہ فقط ملک پاکستان میں کروڑوں لوگ موبائل اور ٹیلی فون استعمال کررہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں آلات کو ہم نعمت کہیں کہ لوگ ان سے استفادہ کرتے ہیں اور ضرورت کے وقت ان کو استعمال میں لاتے ہیں یا پھر قمت (مصیبت) کہیں کہ ان سے بے شمار معاشرتی مسائل جنم لے رہے ہیں حتیٰ کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں خواتین کے بعض نامور کالجوں میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی عائد کردی گئی ہے؟

جواب انتہائی آسان اور سادہ ہے کہ اگر مذکورہ ایجادات کو ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے اس طرح کہ ان کے ذریعے والدین سے حسن سلوک کیا جائے، رشتہ داروں اور جاننے والوں کی خوشی غمی میں شریک ہوا جائے، مریضوں کی تیمارداری کی جائے، علمائے کرام سے شرعی راہنمائی حاصل کی جائے، کاروباری امور نپٹائے جائیں، گھر والی سے دل لگی کی جائے، مظلوموں کی دادرسی کی جائے اور اس کو حصول علم اور مفید معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ نعمت ہی نعمت ہے۔

اور اگر ان ایجادات ٹیلی فونک دوستی، بھونڈ بازی، کسی کی عزت وناموس پر حملہ، فضول گپ بازی، چوری وڈاکہ زنی، ہوس وشہوت پرستی، مجرموں کی پشت پناہی، مشکوک سرگرمیوں اور بستے بستے گھروں کی بربادی کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ قمت ہی قمت ہے۔

ہم نے اس کتاب میں ٹیلی فون اور موبائل کے فوائد، نقصانات، آداب ومسائل قارئین کی خدمت میں پیش کیے ہیں تاکہ اس جدید ایجاد کو اسلامی حدود کے اندر رہ کر استعمال کیا جاسکے اور اس کے ممکنہ نقصانات سے بچنے کی تدابیر کی جاسکیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون اور موبائل کے فوائد

ٹیلی فون اور موبائل کی ایجاد نے نسلِ انسانی کو بہت سے فوائد بہم پہنچائے ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

① والدین کے ساتھ حسن سلوک

آج مادیت پرستی نے بنی نوع انسان کو اعلیٰ اقدار سے یکسر محروم کر دیا ہے اور لوگ اس قدر مصروف ہو چکے ہیں کہ والدین کے پاس حاضری اور ان کی خدمت کا موقع خال خال ہی نصیب ہوتا ہے۔ ٹیلی فون اور موبائل کی موجودگی نے ایک حد تک اس مشکل کو کم کر دیا ہے کہ انسان ہر وقت اور ہر جگہ سے والدین کے ساتھ رابطہ کر سکتا ہے، ان سے ہم کلام ہو سکتا ہے، ان کی خیرت دریافت کر سکتا ہے۔ ان کو راضی کر سکتا ہے۔ ان سے دعاؤں کی درخواست کر سکتا ہے کیونکہ والدین کی رضامندی حصول جنت کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ ❶

''اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

② صلہ رحمی

دین اسلام سے دوری کا نتیجہ ہے کہ آج قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ہمارے روابط منقطع ہیں اور ہم سالہا سال تک ان کی خبر گیری نہیں کرتے، فقط شادی یا غمی میں رسمی سی ملاقاتیں باقی رہ گئیں ہیں۔ صلہ رحمی جو کہ انسان کی عمر اور رزق میں برکت اور اضافہ کا سبب ہے سے ہم کوسوں دور ہیں شاید ہی کوئی خوش نصیب ہو جس کے تعلقات رشتہ داروں کے ساتھ مضبوط ہوں۔ ٹیلی فون اور موبائل اس بیماری سے نجات کے لیے بہت ہی معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ ٹیلی فون اور موبائل کے ذریعے ماموں، چچا، تایا، دادا، خالہ، پھوپھی، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی کے ساتھ آسانی سے رابطہ رکھ سکتے ہیں اور یہی ٹیلی فونک رابطہ ان کے ساتھ ملاقات اور صلہ رحمی میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

---

❶ ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۳۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نبی ﷺ نے فرمایا:

"قرابت داری (قیامت کے دن) عرش کے ساتھ معلق ہوگی اور کہہ رہی ہوگی جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے۔" ❶

③ گھریلو حالات سے آگاہی

معاشرتی زندگی کا تقاضا ہے کہ کوئی بھی انسان ہر وقت اپنے گھر میں موجود نہیں رہ سکتا۔ اسے کسی نہ کسی غرض کی بنا پر گھر سے دور جانا پڑتا ہے جہاں فطری طور پر وہ گھریلو حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے بے چین رہتا ہے۔ جس قدر آج انسان کو اپنے گھر میں رابطہ کرنا آسان ہے شاید ایسے پہلے کبھی نہ تھا اگرچہ ڈاک اور تار وغیرہ کا نظام تو صدیوں سے چلا آ رہا ہے مگر جدید ٹیکنالوجی نے اس میدان میں کمال سہولت پیدا کر دی ہے ٹیلی فون اور موبائل کے ذریعے ایک منٹ کے اندر آپ اپنے گھریلو حالات سے باخبر ہو سکتے ہیں چاہے آپ اپنے گھر سے ہزاروں میل دور بیٹھے ہوں۔ جب انسان اپنے بچوں سے بات کرتا ہے، ان کی خیریت دریافت کرتا ہے، بیوی سے ہم کلام ہوتا ہے اور گھر کے دیگر افراد سے رابطہ ہوتا ہے تو اس کی پریشانی فرحت میں بدل جاتی ہے۔

④ دوستوں سے رابطہ

مخلص اور باوفا دوست انسان کے لیے نعمت خداوندی سے کم نہیں جو اس کی خیر خواہی کریں اور پورے اخلاص کے ساتھ اس سے ہمدردی کریں۔ ٹیلی فون اور موبائل اس دوستی کو زنگ آلود ہونے سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ انسان ہر وقت اپنے دوستوں سے رابطہ کر سکتا ہے اور وہ بھی جب چاہیں اس سے ہم کلام ہو سکتے ہیں، یہ ان کے حالات سے آگاہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کی خبر گیری کر سکتے ہیں۔ بقول شاعر:

غم بانٹنے کی چیز نہیں مگر پھر بھی دوستو
ایک دوسرے کے حال سے واقف رہا کرو

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم، (٢٥٥٥)۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑤ تعزیت

موت ایک اٹل حقیقت ہے کہ جس سے فرار کسی کے لیے بھی ممکن نہیں ہے مگر بدقسمتی یہ ہے کہ انسان اس دھوکہ میں مبتلا رہتا ہے کہ اگرچہ فلاں آدمی تو دنیا سے چلا گیا ہے تو کیا ہوا ابھی میں تو زندہ ہوں اور میری باری نہیں آئی۔ وہ اس زعم باطل میں اس قدر مگن رہتا ہے کہ بعض دفعہ رشتہ داروں اور جاننے والوں کے ہاں تعزیت کے لیے بھی حاضر نہیں ہوتا۔ ٹیلی فون اور موبائل نے تعزیت کا عمل بھی آسان کر دیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان بھائی فوت ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہو، ورثا سے تعزیت کرے، انہیں صبر کرنے کی تلقین کرے اور تسلی دے لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہ پہنچ سکتا ہو تو کم از کم ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے ان سے تعزیت کرے۔ پہلے انہیں اپنی مجبوری سے آگاہ کرے اور پھر تسلی دے کیونکہ ایسا وقت اس پر بھی آنے والا ہے اور یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق بھی ہے۔

⑥ مریض کے متعلق استفسار

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو وہ اس کی تیمارداری کرے خصوصاً جب مریض کے ساتھ قریبی رشتہ داری، دوستی یا جان پہچان ہو۔ اگر کسی مصروفیت کی بنا پر انسان خود تیمارداری کے لیے نہ جا سکتا ہو تو ٹیلی فون کے ذریعے اس فرض کو ضرور سرانجام دے۔ وہ بیمار بھائی کے متعلق پوچھ سکتا ہے یا اس سے بات کر سکتا ہے، اسے چاہیے کہ مریض کو تسلی دے اور وہ دعائیں دے جو نبی ﷺ نے تیمارداری کے لیے سکھلائی ہیں۔

⑦ مظلوموں کی دادرسی

عام طور پر انصاف کے دروازے مظلوموں، بے کسوں اور کمزوروں پر بند ہی رہتے ہیں۔ ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق قاضی (جج) کا ایک مبنی بر انصاف اور حق کا فیصلہ مسلسل چالیس برس تک، بروقت پڑنے والی بارش کی خیر و برکت سے کہیں زیادہ ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جب تک مسلمان قاضیوں نے انصاف کا ترازو ڈانواڈول نہیں ہونے دیا تو مسلمان دنیا پر حکومت کرتے رہے اور ان کی عظمت کا سورج نصف النہار پر چمکتا رہا۔ لیکن پھر ایسی سیاہ رات آئی کہ انصاف نایاب ہو گیا، مظلوموں کی آہیں دم توڑنے لگیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان تختِ حکومت سے ذلت و پستی کے گڑھوں میں گرتے چلے گئے، مظلوم اور بے کس اعلیٰ عدالتوں تک رسائی حاصل کرنے میں بالکل ناکام ہو گیا۔ اگر جج، چیف جسٹس یا عوامی نمائندے اپنا ٹیلی فون نمبر عام لوگوں تک پہنچائیں اور ان کی دادرسی کریں تو ظلم کا خاتمہ ہو سکتا ہے، اسلامی ریاست کی بنیادیں مضبوط ہو سکتی ہیں، کیونکہ کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے ظلم کی نہیں۔ الغرض ٹیلی فون اور موبائل انصاف کی فراہمی میں انتہائی معاون اور اس کے فوری حصول کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

⑧ ڈھارس بندھانا

ہر انسان کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کے حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ جب کسی بھائی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش آ جائے تو اس کی ڈھارس بندھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے۔ ٹیلی فون کے ذریعے یہ ذمہ داری انتہائی آسانی کے ساتھ اور فوراً ادا کی جا سکتی ہے۔

⑨ مبارک باد

خوشی کے موقع پر اپنے جاننے والوں کو مبارکباد دینا اخلاقی ذمہ داری ہے جیسا کہ کوئی بیت اللہ شریف کا حج کر کے آیا ہو، شفایاب ہوا ہو، کوئی عزیز شادی کر رہا ہو، کوئی امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوا، کسی کے ہاں بچہ کی پیدائش ہوئی ہو، یا کسی کو کوئی کامیابی ملی ہو تو ٹیلی فون کے ذریعے فوراً مبارکباد دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کی آمد اور عیدین کے موقع پر مبارکبادی پیغام دیے جا سکتے ہیں۔

⑩ کاروباری رابطے

آج کل اکثر کاروباری معاملات موبائل اور ٹیلی فون ہی کے ذریعے طے کیے جاتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں اور لین دین کے امور اور تجارتی سرگرمیوں کا بہت زیادہ انحصار ٹیلی فون پر ہے۔ اس سے جہاں سرمایہ اور وقت بچتا ہے وہاں آنے جانے کی کوفت سے بھی نجات مل گئی ہے۔

⑪ مدد کا حصول

بعض دفعہ انسان اچانک کسی ایسی جگہ پر پھنس جاتا ہے جہاں سے نہ ہی تو نکلنا اس کے لیے ممکن ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کو اپنی مدد کے لیے پکار سکتا ہے۔ ایسے میں ٹیلی فون اور موبائل اس کے لیے بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں کہ وہ فوری طور پر کسی ایسے فرد کو مطلع کرسکتا ہے جو اس مصیبت سے نکلنے میں اس کا تعاون کر سکے۔

⑫ ایمرجنسی میں مدد

شہروں میں اکثر حادثات جنم لیتے ہیں کہیں پر آگ لگ جاتی ہے تو کہیں روڈ ایکسیڈنٹ دیکھنے کو ملتا ہے۔ کہیں کوئی عمارت گر جاتی ہے تو کہیں کوئی بچہ کھلے مین ہول کا لقمہ بن جاتا ہے، ایسے میں فائر بریگیڈ، ریسکیو یا محکمہ شہری دفاع کے دیگر اداروں کو ایمرجنسی اطلاع دینے کا واحد ذریعہ ٹیلی فون یا موبائل ہی ہے۔

⑬ اطلاع دینا: ٹیلی فون کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ اس کے ذریعے شادی، غمی یا کسی پروگرام کی اطلاع رشتہ داروں اور دوستوں کو آسانی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

موبائل فون کے خاص فوائد

مذکورہ فوائد کے علاوہ موبائل فون کے کچھ خاص فائدے بھی ہیں۔

1 Land Line: ٹیلی فون کے برعکس موبائل فون آپ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور بعض ایسے مواقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن پر عام ٹیلی فون کا استعمال ممکن نہیں مثلاً سفر وغیرہ۔

2 SMS کی سہولت: موبائل فون کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ اپنی بات لکھ کر دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں بشرطیکہ مطلوبہ فرد بھی موبائل فون رکھتا ہو۔

3 بیرون ملک رابطے: بیرون ملک جہاں عام طور پر تارکین وطن کو مستقل ٹیلی فون کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سہولت قدرے مشکل سے میسر آتی ہے اور اس کا حصول کٹھن ہوتا ہے موبائل نے اس مشکل کو انتہائی آسان کر دیا اور بیرون ملک عزیزوں رشتہ داروں اور بہن بھائیوں سے رابطہ ممکن ہو گیا ہے۔

نعمت کا شکر

ٹیلی فون کے فوائد اور نقصانات تو مسلّم ہیں جس کی تفصیل آگے ذکر ہو گی مگر عام لحاظ سے ٹیلی فون ایک بہت بڑی نعمت اور زبردست ایجاد ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ اس عظیم نعمت کا شکر ہمیں کس طرح ادا کرنا چاہیے۔ ہر نعمت کے شکریہ کی طرح ٹیلی فون جیسی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے ہمیں مندرجہ ذیل اصولوں پر کاربند ہونا چاہیے۔

① اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا: اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے شمار نعمتیں نازل فرمائی ہیں۔ مالک ارض وسما نے خود اعلان فرمایا ہے:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ [1]

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو ان کی گنتی نہیں کر سکو گے۔"

انہیں نعمتوں میں سے ایک ٹیلی فون ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے مالک نعمت کی تابعداری کریں اور اپنے آپ کو اس کے حکم کے مطابق ڈھال لیں۔

② اللہ کی محبت کے حصول کا ذریعہ: ہم اس نعمت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا سبب بنائیں اور اس حیرت انگیز ایجاد کے پیچھے کارفرما ان صلاحیتوں پر غور کریں جو اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ودیعت کر رکھی ہیں، یہ سوچ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہو گی۔

③ نعمت کا اعتراف: ہم اس بات کا اعتراف بھی اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حضور کریں کہ اس نے ہم کو یہ عظیم نعمت عطا فرمائی اس کے علاوہ کوئی طاقت نہیں جو یہ نعمت عطا کرنے والی ہو۔

④ اللہ تعالیٰ کی تعریف: ہمیں چاہیے کہ اس نعمت پر مالک کائنات کی حمد وثنا اور تعریف بیان کریں۔

---

[1] ١٦/ النحل: ١٨۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑤ صحیح استعمال: ہمیں چاہیے کہ ہم اس نعمت کا صحیح استعمال کریں ٹیلی فون کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور عیاشی کے لیے استعمال نہ کریں۔

ان پانچ نکات پر عمل پیرا ہو کر ہم ٹیلی فون، موبائل وغیرہ کے ساتھ ساتھ ہر نعمت کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کریں گے تو وہ ہمیں مزید نعمتیں عطا فرمائے گا اور اگر ہم ناشکری کریں گے تو وہ جہاں ہم سے اپنی نعمتیں چھین لے گا وہاں عذاب الیم سے بھی دوچار کر دے گا۔

اے وہ شخص! جو ٹیلی فون اور موبائل کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، نفس پرستی، تکمیل خواہشات، بھولے بھالے نوجوانوں یا نوجوان لڑکیوں کو پر فریب جال میں پھانسنے اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے لیے استعمال کرے، کیا تو اس نعمت کا شکرانہ ادا کرنے میں استعمال کر رہا ہے یا امت اسلامیہ میں انتشار اور معاشرہ میں فساد پھیلا رہا ہے؟ تو کس طرح شکر ادا کرنے والا ہے جبکہ تو مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کر رہا ہے اور دن رات عصمتوں کا لٹیرا بنا ہوا ہے؟ تو کس طرح کا شاکر ہے کہ بسے بستے گھروں کو اجاڑ رہا ہے اور مسلمانوں کے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کی مذموم کوشش میں لگا ہے؟ تو کس طرح کا شکر ادا کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان عداوت اور نفرت کے بیج بو رہا ہے؟ کیا تو اپنے رب کا شکر اس طرح ادا کر رہا ہے کہ اس کی عطا کردہ نعمت کو اسی کی حکم عدولی اور بغاوت میں استعمال کر رہا ہے؟ کیا تو اپنے نبی محمد ﷺ کے فرامین کی دھجیاں اڑا کر اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے؟ کیا تیرے دل میں مالک کائنات کا کوئی خوف نہیں؟ کیا تیری آنکھوں میں شرم باقی نہیں؟ کیا تو اپنے منعم حقیقی کا ایسے ہی شکر ادا کرتا ہے۔

اے ٹیلی فون کو غلط استعمال کرنے والے بھائی اور اے اس نعمت کو غلط استعمال کرنے والی بہن!...... بہت ہو چکا...... خدارا اب رک جائیے اس سے پہلے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب آن پکڑے۔ اللہ سے ڈر جائیے جب اس کا عذاب نازل ہوتا ہے تو کوئی اس سے بچ نہیں سکتا، نفسانی خواہشات کو کنٹرول کیجیے۔ یاد رکھیے! جو ڈر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کر لیتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جو اپنے نفس کو شہوتوں کے کیچڑ سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آلودہ کرلیتا ہے وہ ناکام اور نامراد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ ﴾ ❶

''یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے (اپنے نفس کو) پاک کرلیا، اور وہ ناکام ہو گیا جس نے اسے پراگندہ کرلیا۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جنت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دی گئی ہے اور دوزخ شہوات سے ڈھانپ دی گئی ہے۔'' ❷

---

❶ ٩١/ الشمس: ٩، ١٠۔

❷ بخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت النار بالشهوات: ٦٤٨٧۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

موبائل اور ٹیلی فون پر گفتگو کے شرعی آداب

اسلام ایسا قابل قبول اور بہترین دین ہے جو فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے جبکہ اس کی تعلیمات وقتی، علاقائی اور محدود نہیں بلکہ اس کے سنہری اصول پوری دنیا کے لیے تا قیامت مشعل راہ ہیں۔ موبائل اور ٹیلی فون اگرچہ موجودہ دور کی ایجاد ہے اور قرون اولیٰ میں اس کا وجود نہیں تھا مگر قرآن وسنت کے دلائل پر غور کرنے سے ایسے اصول وضوابط اخذ کرنا کوئی اچھنبے کی بات نہیں کہ جن کی روشنی میں ٹیلی فونک گفتگو کو اسلامی حدود کا پابند بنایا جا سکے۔ دنیائے عرب کے نامور اور جید علما نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ایسے اصول اور مسائل کا استنباط کیا ہے جن کی روشنی میں موبائل اور ٹیلی فون کا استعمال اور اس کے ذریعے گفتگو کو شرعی بنایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ہم وقت کے چند علمائے عرب وعجم کے اقوال اور ان کی فراہم کردہ علمی رہنمائی میں موبائل اور ٹیلی فون پر گفتگو کے اسلامی آداب کا تذکرہ کرتے ہیں۔

① ضرورت کے لیے فون کریں: فون پر بات کرنے کے لیے سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ ضرورت کے لیے فون کر رہے ہیں اور فضول Call مت کریں۔ بعض لوگ بے وجہ اور بغیر سوچے سمجھے فون کال کرتے ہیں اور کہتے ہیں بس میں نے تو ایسے ہی کال کی تھی۔

② نمبر کنفرم کریں: کال کرنے سے پہلے تسلی کر لیں کہ آپ جس نمبر پر کال کرنا چاہتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ نمبر کہیں اور مل جائے اور آپ Wrong Call کے چارجز پڑ جائیں اور Sorry کہنے کی زحمت اٹھانا پڑے اور یہ کہ آپ دوسروں کو خواہ مخواہ پریشان کریں، کسی مریض کو بے آرام کریں یا کسی طالب علم کو ڈسٹرب کریں۔

③ صحیح وقت کا انتخاب: فون کرنے کے لیے صحیح وقت کا انتخاب کریں خاص طور پر احتیاط کریں کہ نماز کا وقت نہ ہو، آرام کرنے اور سستانے کے لمحات نہ ہوں۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ اپنی ایک تقریر میں بڑا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ رات 2 بجے کے قریب ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، میں نے سوچا رات گئے کوئی ضروری Call ہی ہو سکتی ہے لہٰذا گھبراہٹ میں ریسیور اٹھایا دوسری طرف لائن پر کوئی آدمی پوچھ رہا تھا۔ مولانا صاحب کچھ دیر قبل میں نے اپنی بیوی کو ماں اور بہن کہہ دیا ہے اب کیا کروں؟ شیخوپوری صاحب فرماتے ہیں میں نے کہا جندے یہ دیا پترا اہہ وقت بیوی نوں ماں بہن آکھن دا اے۔ لہٰذا ٹیلی فون کرنے سے پہلے ضرور سوچ لیں کہ آپ جس کو فون کرنا چاہتے ہیں وہ نماز میں نہ ہو، آرام نہ کر رہا ہو، یا کھانا نہ کھا رہا ہو کسی ایسے کام میں مشغول نہ ہو کہ ٹیلی فون سننا اس کے لیے باعث اذیت ہو جیسا کہ کوئی استاد کلاس پڑھا رہا ہو وغیرہ۔

④ دھیان سے نمبر ملائیں: آپ اپنا مطلوبہ نمبر پورے دھیان اور تسلی سے ملائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ بے دھیانی اور جلدی میں Wrong Number مل جائے اور Sorry کہنے کی شرمندگی اٹھانا پڑے اور آپ دوسروں کو بھی خواہ مخواہ تکلیف میں مبتلا کر دیں۔

⑤ السلام علیکم کہہ کر مخاطب کریں: فون پر گفتگو کا آغاز السلام علیکم کہہ کر کریں اور Hello یا Hiy وغیرہ سے اپنی بات کی ابتدا ہرگز نہ کریں، السلام علیکم کے ساتھ گفتگو کا آغاز اسلام کے سنہری آداب میں سے ہے، السلام علیکم ایسا دعائیہ کلمہ ہے جس میں مخاطب کے لیے سلامتی اور برکت کی دعا کی جاتی ہے Hello -Hiy وغیرہ جیسے انگریزی کلمات اس دعا کا مقابلہ کہاں کر سکتے ہیں؟ اپنے آپ کو Modren اور ترقی پسند کہلوانے کے لیے ہم انگریزوں کے سکھلائے ہوئے کلمات تو بڑے شوق اور منہ کو بنا بنا کر ادا کرتے ہیں شاید اسی لیے آج کل "ہلیو" کو لوگ "ہیلو" کے تلفظ سے ادا کرتے ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ کے سکھلائے ہوئے دعائیہ کلمات ادا کرنے کو تیار نہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا مطلب ہے کہ "آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکت ہو۔" یہ کلمات جہاں مخاطب بھائی کے لیے بہترین اور خوبصورت دعائیہ الفاظ ہیں وہاں حصول ثواب کا بھی سبب ہیں۔ ایک حدیث کے مطابق السلام علیکم کہنے والا "دس" السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والا "بیس" اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے والا "تیس"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نیکیاں حاصل کرتا ہے اور اسی طرح جواب دینے والا اس عظیم ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ❶

⑥ اپنا تعارف کروائیں: سلام کہنے کے بعد اپنا تعارف کروائیں یعنی نام وغیرہ بتائیں اور یہ نہ کہیں کہ میں بول رہا ہوں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا، میں کیا ہوا؟ ❷

⑦ مقصد واضح کریں: اپنا نام اور تعارف وغیرہ کروانے کے بعد اپنا مقصد بتائیں مثلاً: مجھے فلاں سے کام ہے کیا وہ گھر میں موجود ہیں یا میں ان سے بات کرسکتا ہوں۔ اگر مطلوبہ فرد سے بات اور رابطہ ہو جائے تو بہتر ورنہ بڑی شائستگی سے ضروری Message چھوڑ دیں تاکہ مخاطب مطلوبہ فرد کو اطلاع دے سکے۔

⑧ فضول گفتگو سے پرہیز کریں: اگر آپ کا رابطہ مطلوبہ آدمی سے ہو جائے تو کام کی بات کریں اور فضول گفتگو سے پرہیز کریں "اور سنائیں" کہہ کر بات کو خواہ مخواہ طول نہ دیں اور اگر مطلوبہ فرد سے رابطہ نہ ہو تو بھی فضول گفتگو کرنے اور بات بڑھانے کی ہرگز کوشش نہ کریں نبی ﷺ فرماتے ہیں "آدمی کا بہترین اسلام یہ ہے کہ وہ فضول کام ترک کردے۔" ❸

⑨ واضح بات کریں: بعض لوگ ٹیلی فون پر اس قدر لمبی بات کرتے ہیں کہ سننے والا اکتا جاتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ بات ختم کردی جائے مگر فون کرنے والا Call منقطع نہیں کرتا اور بعض لوگ فون پر اس قدر مختصر بات کرتے ہیں کہ سننے والا بات کو سمجھ بھی نہیں سکتا کہ فون کرنے والا جلدی سے فون بند کر دیتا ہے۔ یہ دونوں طریقے ہی ناقص اور غلط ہیں۔ فون پر اس قدر لمبی بات بھی نہ کی جائے کہ سننے والا اکتا جائے اور اس قدر مختصر بھی نہ کریں کہ مخاطب کوئی بات سمجھ ہی نہ سکے۔

⑩ Bell کے متعلق میانہ روی: اگر کسی نے کہیں فون کیا اور فوراً اٹینڈ کرلیا گیا تو مذکورہ آداب کا خیال رکھیں اور اگر فون کسی نے اٹینڈ نہ کیا ہو تو میانہ روی کا راستہ اختیار کریں ایسے

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ما ذکر فی فضل السلام:۲۶۸۹۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب کراهة قول المستأذن……:۲۱۵۵۔

❸ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب فیمن تکلم بکلمة……:۲۳۱۷۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ ہو ایک دو دفعہ Bell بجے اور آپ فون بند کردیں اور فون سننے والا ریسیور تک پہنچ ہی نہ پائے یا پھر گھنٹی بجتی ہی رہے اس معاملہ میں یہ حدیث مبارک یاد رکھنی چاہیے۔

سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہمیں یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم تین دفعہ اجازت مانگیں اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ ہم لوٹ جائیں۔" ❶

ٹیلی فون پر Call کرنا بھی دراصل اجازت لینے کی ہی ایک قسم ہے مگر یکے بعد دیگرے گھنٹیاں بجنے کی وجہ سے ہم اسے تین تک محدود تو نہیں کرسکتے۔ البتہ اگر یہ محسوس ہو کہ کوئی فون اٹینڈ نہیں کر رہا یا نہیں کرنا چاہتا تو فون بند کردیں اور بار بار نمبر نہ ملائیں۔

⑪ خاموش مت رہیے: بعض لوگ فون نمبر ملاتے ہیں اور اس وقت تک نہیں بولتے جب تک دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آئے یہ زبردست غلطی ہے۔ فون کرنے والے کو چاہیے کہ بولنے میں پہل کرے اور سلام کہے کیونکہ فون اس نے کیا ہے ضرورت اسے ہے سننے والے کو نہیں۔

⑫ مطلوبہ شخص کی مصروفیت: جس شخص کو فون کیا جائے اگر وہ مصروف ہو اور کہا جائے کہ آپ بعد میں فون کریں وہ فی الحال مصروف ہیں تو آپ بعد میں فون کریں مگر یہ کہ کوئی شدید مجبوری ہو تو اچھے انداز سے سمجھائیں کہ ان کے ساتھ بات کرنا مجبوری ہے۔

⑬ سلام کہہ کر بات ختم کریں: جس طرح بات شروع کرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کہنا چاہیے بالکل اسی طرح فون ختم کرتے ہوئے السلام علیکم کہہ کر بات ختم کرنا چاہیے کیونکہ یہ گفتگو کے اسلامی آداب میں سے ہے۔

⑭ مناسب آواز سے بات کریں: فون پر مناسب آواز کے ساتھ بات کریں یعنی آواز اتنی پست بھی نہ ہو کہ فون سننے والا کوئی بات سمجھ نہ سکے اور آپ کی آواز اس کو صاف سنائی نہ دے اور اس قدر اونچی آواز سے بھی بات نہ کریں کہ فون سننے والے کے کان کا پردہ پھٹنے کو آجائے اور آپ کے قرب و جوار والے یہ سمجھیں کہ آپ ٹیلی فون پر کسی سے لڑ رہے ہیں۔ ہمارے جاننے والے ایک بزرگ ایک دفعہ ٹیلی فون پر فل آواز کے ساتھ محو گفتگو ہوئے

❶ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الاستئذان: ٣٧٠٦۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم گھبرا کر دوڑے کہ شاید کسی سے لڑائی یا ہاتھا پائی کی نوبت آن پہنچی ہے مگر دیکھ کر حیران ہوئے کہ موصوف اپنے تئیں نارمل انداز کے ساتھ فون کرنے کا شوق فرما رہے ہیں۔

ایک بزرگ فون پر مکمل Sound کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے فون ختم ہوا تو کسی نے کہا آپ اتنا اونچا کیوں بول رہے تھے؟ کہنے لگے امریکہ سے فون تھا امریکہ کوئی قریب تو نہیں ہے۔

یہ دونوں صورتیں ہی غلط ہیں بہت اونچی آواز کے ساتھ بات کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا:

﴿إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ ❶

''بے شک آوازوں میں سب سے بری گدھے کی آواز ہے۔''

⑮ حفظ مراتب: ٹیلی فون پر گفتگو کرنے کے لیے اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر مطلوبہ فرد بڑی عمر کا ہے تو پورے ادب، وقار اور سنجیدگی سے بات کریں اس کے لیے کوئی قابل احترام لفظ مثلاً: محترم، جناب، باجی، خالہ وغیرہ استعمال کریں اور اگر آپ کا ہم عمر ہے تو اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں اور اگر بچہ ہے تو پیار سے بات کریں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا)) ❷

⑯ ٹیلی فون کے ذریعے دوسروں کے گھروں میں نہ جھانکیے: بعض لوگ کوئی بھی نمبر ملا کر گھروں میں خواتین سے باتیں کرنے اور راہ ورسم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں یہ دراصل گھروں میں جھانکنے کی ہی ایک قسم ہے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے تو گھر والے پتھر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔'' ❸

⑰ دوسروں کا فون بغیر اجازت استعمال نہ کریں: بہتر یہ ہے کہ آپ اپنا فون استعمال کریں لیکن اگر کسی ضرورت کی بنا پر کسی دوسرے کا فون استعمال کرنا پڑے تو اس سے

---

❶ ۳۱/ لقمان:۱۹۔ ❷ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان:۱۹۱۹۔ ❸ بخاری، کتاب الدیات، باب من أخذ حقه......:۶۸۸۸۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اجازت طلب کریں مگر یہ کہ اس نے خود آپ کو اجازت دے رکھی ہو اور یہ کہ آپ اس کا فون غلط استعمال نہ کریں۔ بعض لوگ دوسروں کا فون Wrong Calls اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جب تک اس کو اس نہ چلے اس گھناؤنی حرکت سے باز نہیں آتے یہ خباثت مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔ بعض دفعہ دوسروں کے فون سے Local Call کہہ کر دوسرے شہروں میں ملاتے ہیں یہ بات صحیح نہیں ہے اس سے بچنا چاہیے۔

⑱ ایک دوسرے کو گالیاں نہ دیں: اکثر دیکھنے میں آیا ہے دوستوں اور بے تکلف افراد سے بات کرتے ہوئے لوگ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں اور اسے فخر سمجھتے ہیں۔ ماں، بہن جو کہ ایک مقدس رشتہ ہے ان کے نام سے گالیاں دی جاتی ہیں جو سراسر جہالت اور بے وقوفی ہے۔

⑲ Wrong Calls: اگر تمام تر احتیاط کے باوجود نمبر غلط مل جائے تو اچھے انداز کے ساتھ معذرت کریں کہ نمبر غلطی سے مل گیا ہے براہ کرم معاف کیجیے۔

⑳ ٹیلی فونک گفتگو اور اشارے: بعض لوگ ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے ہاتھوں سے بہت زیادہ اشارے کرتے رہتے ہیں خصوصاً جب کسی کو ایڈریس وغیرہ سمجھانا ہو حالانکہ مخاطب اس وقت بات کرنے والے کو دیکھ نہیں رہا ہوتا کہ اس کا اشارہ سمجھ سکے۔

فون سننے کے چند آداب

① سلام کی ترغیب: عام طور پر فون کرنے والا ہیلو، وغیرہ سے بات کی ابتدا کرتا ہے آپ اسے اسلامی آداب سمجھائیں اور ترغیب دیں کہ وہ السلام علیکم سے بات شروع کرے اور اگر وہ سلام کہے تو اچھے طریقے سے سلام کا جواب دیں۔

② تعارف کریں: بعض دفعہ فون کرنے والا آپ کا نام ظاہر کرنے کی بجائے ٹیلی فون سننے والے سے پوچھتا ہے کہ کون بول رہا ہے؟ آپ اسے سمجھائیں کہ آپ نے فون کیا ہے آپ اپنا نام، ایڈریس وغیرہ بتائیں، تعارف کروائیں اور بتائیں کہ آپ نے فون کیوں کیا ہے؟ کس سے بات کرنی ہے اور کیا کام ہے؟ اور اگر وہ اپنا تعارف کراوے تو آپ اس سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کام پوچھیں اور اگر کوئی جاننے والا ہے تو مناسب انداز سے بات کریں۔

③ دوسروں کا پیغام پہنچا دیں: اگر کسی ہمسایہ دوست، رشتہ دار یا جاننے والے کو فون کی سہولت میسر نہ ہو یا کسی وجہ سے ان سے رابطہ نہ ہو رہا ہو اور آپ کے نمبر پر Call کر کے آپ کو درخواست کی جائے کہ فلاں شخص تک یہ پیغام پہنچا دیجئے تو آپ دینی و اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے پیغام پہنچا دیں۔ بشرطیکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔

④ دوسروں کو دھوکہ نہ دیں: بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ کسی شخص کو کسی ضرورت کی بنا پر فون کیا جاتا ہے مگر فون اٹینڈ کرنے والا جو کہ اس کا بھائی یا دوست وغیرہ ہوتا ہے کہتا ہے کہ جی میں ہی بول رہا ہوں بتایئے کیا کام ہے؟ فون کرنے والا فقط آواز سے پہچاننے میں ناکام رہتا ہے کہ مخاطب اس کا مطلوبہ شخص نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ یہ بات اخلاقی اور دینی اعتبار سے ناجائز ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)) ❶

''جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

⑤ Wrong call سے برتاؤ: نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسے بدتہذیب عناصر پر مشتمل ہے کہ وہ جان بوجھ کر Wrong نمبر ملاتے ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے۔ بہت سے لوگ نادانستہ طور پر Wrong Number ملا بیٹھتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں آپ عقلمندی اور حوصلہ کا مظاہرہ کریں۔ ٹیلی فون کرنے والے کی معذرت کھلے دل سے قبول کر لیں۔ ہاں اگر آپ کو تسلی ہو جائے کہ اس شخص نے جان بوجھ کر Wrong Number ملایا ہے تو الگ بات ہے پھر اس کے ساتھ دوسرا معاملہ کریں۔

⑥ گھر کے مرد ہی ٹیلی فون سنیں: اگر گھریلو ٹیلی فون کی گھنٹی بجے تو گھر میں موجود مرد ہی کو فون سننا چاہیے، تو جوان بچیوں اور عورتوں کو بھاگ کر ریسیور نہیں اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے یہ عورتوں پر پابندی نہیں بلکہ ان کی خیر خواہی ہے۔

⑦ جب عورت کو فون سننا پڑے: اگر گھر میں کوئی مرد نہ ہو اور مجبوراً عورت کو فون سننا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی من غشنا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پڑے تو ذرا بھاری، سخت اور بھدی آواز کے ساتھ بات کرے تاکہ فون کرنے والا محسوس کرے کہ اس خاتون کو مجبوری سے بات کرنا پڑ رہی ہے۔ عورت کے لہجے سے یہ محسوس نہ ہو کہ وہ غیر لوگوں کے ساتھ بات کرنے کے لیے پہلے سے ہی بے تاب ہے یا یہ کہ اس کے ساتھ بات بڑھائی جاسکتی ہے۔ وہ فون کرنے والے سے کہہ دے کہ آپ کا مطلوبہ فرد گھر پر نہیں ہے آپ بعد میں فون کریں یا کوئی ضروری Message دے دیں۔ اگر ٹیلی فون کرنے والا خواہ مخواہ بات کو طول دینے اور رابطہ بڑھانے کی کوشش کرے تو فوراً ریسیور رکھ دیجئے۔

موبائل فون کے متعلق چند خاص گزارشات

① موبائل ضرورت کے لیے خریدیں: آج کل موبائل جہاں ایک بنیادی ضرورت ہے اور اس کے بغیر چارہ کار نہیں وہاں فیشن کے طور پر بھی استعمال ہو رہا ہے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو بغیر کسی ضرورت کے موبائل خریدتے ہیں۔ فیشن، شوبازی اور جھوٹے معیار سے لوگ اس قدر متاثر ہیں کہ میانہ روی، سادگی اور فطرتی زندگی کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔

جناب محمد طاہر نقاش صاحب نے اپنی کتاب میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موبائل فون جھوٹے اور کھوکھلے سٹیٹس اسمبل کے اظہار کا ذریعہ بن گیا ہے۔ میں نے ایک کوچوان کو دیکھا جو گدھا گاڑی چلا رہا تھا اور موبائل پر کسی سے لمبی بات کرتا جا رہا تھا۔ ایک ہجوم کے پاس اس نے گدھا گاڑی روکی اور اونچی آواز میں کہنے لگا نہیں جناب میرے پاس وقت نہیں۔ آپ میرے گھر آجائیں شام کو میں گھر پر ہوتا ہوں وغیرہ۔ اگلے موڑ پر میں اس کے پاس پہنچ گیا اور اس سے کہا یار اپنا موبائل دکھاؤ گے۔ اس نے فون پر کہا ایک منٹ ہولڈ کریں۔ پھر مجھ سے مخاطب ہوا، میں نے مدعا بیان کیا تو اس کا رنگ فق ہو گیا، وہ کھسیانی سی آواز میں بولا آپ موبائل لے کر دوڑ جائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں میں نے موٹر سائیکل بند کی اور چابی ریڑھی پر پھینک دی اور کہا اب تو نہیں دوڑ سکتا۔ اس نے پشیمان ہو کر موبائل دینے سے انکار کر دیا مگر میں بضد رہا اس نے آنکھیں پھیر کر موبائل میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ موبائل نما پلاسٹک باڈی میں پاکٹ سائز ریڈیو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا۔اس نے اپنا موبائل پکڑا طنزیہ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا:

میری غربت نے اڑایا ہے میرے فن کا مذاق
تیری دولت نے تیرے عیب چھپا رکھے ہیں

اس نے گدھے کو چابک رسید کی، میں نے جلدی سے سوال کیا تمہاری تعلیم کتنی ہے۔ کہنے لگا میٹرک اور یہ جاوہ جا نظروں سے اوجھل ہو گیا (بحوالہ: سپنوں کا شہزادہ) لہٰذا موبائل صرف اور صرف رعب جھاڑنے اور شوخی کے لیے نہیں بلکہ ضرورت کے لیے خریدیں۔

② موبائل سیٹ مناسب خریدیں: بعض لوگ بغیر کسی مجبوری اور ضرورت کے مہنگے سیٹ خریدتے ہیں اگرچہ اس ترقی یافتہ دور میں ایسے موبائل سیٹ دستیاب ہیں جن کو منی کمپیوٹر کہنا غلط نہ ہوگا اور کاروباری حضرات ان کو اپنی ضرورت کے لیے استعمال کرتے ہیں مگر بغیر ضرورت کے انتہائی مہنگے سیٹ خریدنا کوئی عقلمندی نہیں۔سیٹ گم یا چوری ہو جانے کی صورت میں زبردست نقصان ہوتا ہے اور ویسے بھی یہ سیٹ اسی طرح ہی Call ریسیو کرتا ہے جس طرح عام سیٹ کرتا ہے۔

میرے جاننے والے ایک قریبی دوست بتا رہے تھے کہ ان کے ایک تاجر نے -/50,000 روپے کا سیٹ خریدا، فقط دو دن کے بعد ٹریفک اشارہ پر فون سن رہے تھے اور گاڑی کا شیشہ کھلا ہوا تھا اچانک پیچھے سے دو نوجوان موٹر سائیکل پر آئے اور سیٹ چھین کر فرار ہو گئے۔اب یہ بےچارے کہہ رہے تھے کاش کوئی سستا سیٹ ہوتا تو اتنا نقصان نہ ہوتا۔

③ Wall Paper کون سا لگائیں: بعض لوگ ٹیلی فون سکرین پر فلمی اداکاروں یا لڑکیوں کی تصویر لگاتے ہیں اور ان کو دیکھ دیکھ کر اپنے تئیں سکون حاصل کرتے ہیں۔اس معاملہ میں یہ بنیادی اصول مدنظر رکھنا چاہیے کہ جیسے اجنبی عورت کو انسانی آنکھ سے دیکھنا حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اسی طرح کیمرہ کی آنکھ سے بنائی ہوئی اجنبی عورت کی تصویر دیکھنا بھی حرام ہے۔

بعض لوگ جو کہ مذہبی رجحانات رکھتے ہیں وہ موبائل سکرین پر مقدس مقامات مثلاً: حرم شریف، مسجد نبوی یا اسی طرح کی کوئی اور تصویر لگاتے ہیں۔میرے ناقص علم کے مطابق

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ انسان قضائے حاجت کے لیے لیٹرین میں جاتا ہے جہاں یہ تصاویر لے جانا صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا اگر Wall Paper لگانا ہو تو کوئی عام سا لگائیں، بعض لوگ اپنا نام سکرین پر لکھ لیتے ہیں جس میں محمد یا اللہ کے الفاظ ہوتے ہیں جن کو نجس مقامات میں لے جانا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

④ Holding Bell: اس معاملہ میں بھی لوگ دو قسم کے رجحانات رکھتے ہیں بعض لوگ Holding Bell کے لیے گانے لگا لیتے ہیں فون کرنے والا چارو ناچار ان کو سننے پر مجبور ہوتا ہے جو کہ گناہ کا باعث ہے۔ گانے سیٹ کرنے والے کو خود بھی گناہ ہوتا ہے اور جس کو اس کی وساطت سے سنائے جا رہے ہیں اس کا گناہ بھی اسے ہوتا ہے جبکہ بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت لگا لیتے ہیں۔ یہ اگرچہ بہت ہی اچھی سوچ ہے مگر اس میں خرابی یہ ہے کہ جب فون سننے کے لیے OK بٹن دبایا جاتا ہے تو آیت کریمہ درمیان میں کٹ جاتی ہے اور بعض دفعہ مفہوم بالکل الٹ ہو جاتا ہے۔ اور بجائے ثواب کے گناہ ہوتا ہے۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ سادہ Holding Bell ہی لگائی جائے۔

⑤ موبائل پر نمازوں کے اوقات میں رابطہ نہ کریں: اگر آپ موبائل پر رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو خیال کریں کہ نماز کا وقت نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ لوگوں کی نماز خراب کرنے کا باعث بن جائیں۔

⑥ مسجد اور موبائل: اگر آپ کا گھر یا دفتر وغیرہ مسجد کے قریب ہے یا آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ موبائل کسی کے پاس چھوڑ کر جا سکتے ہیں تو مسجد میں موبائل لے کر ہی نہ جائیں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل نکات پر عمل کریں۔

(ا) فون بند کر لیں اور نماز کے بعد کھول لیں لیکن اگر یہ خطرہ ہو کہ نماز کے بعد موبائل On کرنا آپ کو یاد نہیں رہے گا تو پھر Silent لگا لیں۔

(ب) Silent کے ساتھ Vibrating alert کی آپشن On رکھیں تاکہ نماز کے بعد اگر آپ موبائل On کرنا بھول جائیں تو فون کی جنبش سے آپ کو Call کا پتہ چل سکے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ج) اگر آپ فون بند کرنا یا Silent لگانا بھول جائیں اور دوران نماز موبائل کی گھنٹی بج اٹھے تو اسے ایک ہاتھ سے نکالیں اور سکرین پر دیکھے بغیر Call منقطع کرنے کا بٹن دبا دیں اس عمل قلیل سے ان شاء اللہ نماز باطل نہ ہوگی۔ وقت کے جید علما کا یہی فتویٰ ہے بعض دفعہ فون Call کے بار بار آنے سے سب لوگوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے اور نماز پڑھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ نماز کے اندر موبائل فون کو ہاتھ لگانا منع ہے جب کہ فون کرنے والا بھی خیال نہیں کرتا کہ یہ نماز کا وقت ہے کہ بعد میں Call کرلے۔

⑦ Tone مناسب لگائیں: بعض لوگ اپنے موبائل میں گانوں کی Tone لگواتے ہیں اور بعض تلاوت ونعت وغیرہ ان دونوں طریقوں میں وہی قباحت ہے جو Holding Bell میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لہٰذا Tone ایسی لگائی جائے جو سادہ ہو۔ موبائل میں موجود اکثر ٹونز گانوں کے انداز پر بنائی گئی ہیں ان سے بھی بچا جائے۔ کوئی سادہ اور ہلکی سی ٹون استعمال کی جائے۔

⑧ سفر میں موبائل پر ان شاء اللہ کہیں: اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ موبائل پر اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہوئے کہتے ہیں میں فلاں وقت مثلاً 6 بجے پہنچ رہا ہوں۔ وہ سفر کے دورانیہ کا اندازہ لگا کر یہ بات پوری تسلی سے کہتے ہیں مگر ان شاء اللہ کہنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے مستقبل کے کاموں کے لیے ان شاء اللہ کہنے کا حکم دیا ہے۔ سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ آنے والے امور کی انجام دہی کے ذکر کے ساتھ ان شاء اللہ کہیں۔ اس موقع پر ایک دو واقعات قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہم ایک دفعہ لاہور کی طرف محو سفر تھے۔ کوچ ابھی چلی ہی تھی ایک صاحب فون پر کسی سے کہہ رہے تھے کہ میں 6 بجے لاہور پہنچ جاؤں گا، دوسری طرف سے اصرار کیا جا رہا تھا کہ آپ صحیح وقت بتائیں یہ صاحب کہنے لگے اب میں کوچ میں بیٹھا ہوں 3 بجے کوچ بس اسٹینڈ سے نکل پڑی اب کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے میں ہر حال میں پہنچ جاؤں گا جب کوچ چھانگا مانگا کے قریب پہنچی تو ڈرائیور نے بریک لگا دی اور کنڈیکٹر کو کہا نیچے جا کر فلاں پرزہ چیک کرو کنڈیکٹر نے نیچے جا کر ہتھوڑی سے ایک دو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ضربیں لگائیں پھرآ کر کہا کہ میں نے کچھ اصلاح کر دی ہے بیس پچیس منٹ کے بعد دوبارہ اصلاح کی ضرورت ہوگی۔ ڈرائیور جو کہ موبائل پر بات کر رہا تھا کہنے لگا ایک دو ضربیں اور لگادو۔ کنڈیکٹر گاڑی کے نیچے چلا گیا جبکہ ڈرائیور فون پر محو گفتگو ہونے کی وجہ سے بھول گیا کہ کنڈیکٹر نیچے ہے اور اس نے گاڑی چلانے کے لیے ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھ دیا کنڈیکٹر کی خوفناک چیخ نکلی اور ڈرائیور نے فوراً بریک لگا دی۔ کنڈیکٹر خوش قسمتی سے بچ تو گیا مگر اس کی پسلیوں میں شدید چوٹ آئی۔ دروازہ کے سامنے والی سواریوں کو ادھر ادھر کر کے کنڈیکٹر کو سیٹوں پر لٹایا گیا اور چھانگا مانگا ہسپتال لایا گیا۔ ایکسرے لیے گئے پسلیاں ٹوٹنے سے بچ گئیں تھیں مگر ان پر زبردست دباؤ پڑا تھا ٹریٹمنٹ میں غالباً ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا۔ اب مذکورہ صاحب کا فون دوبارہ بجنا شروع ہو گیا وہ کہہ رہے تھے مجھے کیا پتہ تھا کہ حادثہ ہو جائے گا اور ہم لیٹ ہو جائیں گے میں سوچ رہا تھا کاش تم ان شاء اللہ تو شاید وقت پر پہنچ جاتے۔

دوسری دفعہ ایسا ہی منظر دیکھنے میں آیا۔ ایک صاحب فون پر بڑی تسلی اور اعتماد سے کہہ رہے تھے ہم چار بجے پہنچ رہے ہیں، بالکل پہنچ جاؤں گا، فکر نہ کرو میں گاڑی میں بیٹھا ہوں، گاڑی چل رہی ہے اب کیا مسئلہ ہے؟ مگر راستے میں گاڑی کا پانچواں گیئر پھنس جانے سے دو گھنٹے ضائع ہو گئے اور مقررہ وقت سے ہم دو گھنٹے لیٹ پہنچے۔ اس لیے ایسی صورت حال میں ان شاء اللہ ضرور کہیں۔

⑨ **محفل میں فون آئے تو باہر چلے جائیں:** اگر آپ کسی محفل یا لوگوں کے درمیان موجود ہوں اور موبائل کی گھنٹی بج اٹھے تو تمام لوگوں کو پریشان کرنے کی بجائے معذرت کرتے ہوئے محفل سے الگ ہو جائیں بعض لوگ لوگوں کے درمیان میں ہی فون اٹینڈ کرتے ہیں اور اونچی اونچی آواز کے ساتھ بات کرتے ہیں یہ مروت اور اخلاق کے منافی ہے۔ آپ اپنی ضرورت اور غرض کے لیے دوسروں کو پریشان نہ کریں اور اگر آپ کسی ایسی محفل یا ایسی جگہ پر ہوں کہ لوگوں سے الگ ہونا ناممکن ہو جیسا کہ بس یا کوچ وغیرہ میں ہوں تو فون کرنے والے کو بتایئے کہ میں اس وقت سفر میں ہوں بعد میں رابطہ کرتا ہوں یا ضروری اور مختصر بات کر کے فون Call ختم کرنے کی کوشش کریں۔ خواہ مخواہ بات کو طول دے کر

دوسروں کو پریشان کرنے کی کوشش نہ کریں۔

⑩ Miss Calls: ایسے لگتا ہے کہ Miss Calls ہمارا کلچر بن چکا ہے بعض دفعہ ایسے بھی ہوتا ہے کہ Miss Call دینے والا اپنے کام کے لیے رابطہ کرتا ہے تعجب ہے کہ کام بھی اپنا اور کال کے چارجز بھی دوسرے کو ادا کرنا پڑیں اس لیے اپنے کام کے لیے دوسروں کو Miss Call دینے کی کوشش نہ کریں۔ البتہ کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔ یاد رکھیں آپ صرف اسی Miss Call پر Back Call کریں جو آپ خود ضروری سمجھتے ہیں۔

⑪ موبائل کیمرہ کا استعمال: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق نوجوان لڑکے نوجوان لڑکیوں کی تصویریں بنا کر انٹرنیٹ پر غلط انداز میں پیش کرتے ہیں (جنگ 13 اپریل 2008ء)۔ اس لیے موبائل کیمرہ کا استعمال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہ کریں بلکہ مفید کاموں میں استعمال کریں۔ جیسا کہ تدریسی معاونت، تاریخی تصاویر وغیرہ۔

⑫ موبائل گیمز: بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب بھی انہیں موقع ملے وہ موبائل گیم کھیلتے ہیں اس سے جہاں وقت برباد ہوتا ہے وہاں نظر کو بھی زبردست نقصان پہنچتا ہے اس لیے موبائل پر ہر وقت گیم مت کھیلیں۔

⑬ موبائل اور ویڈیو گانے: وہ لوگ جن کے پاس مہنگے اور اچھے موبائل سیٹ ہیں وہ ویڈیو گانے ریکارڈ کرتے ہیں۔ پھر ہیڈ فون کے ساتھ یا پوری ڈھٹائی سے لوگوں کے درمیان ہی اونچی آواز سے سننا شروع کر دیتے ہیں، سفر کے دوران یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی تکلیف دہ ہے۔ سب سے پہلے تو آجکل روشن خیالی کے نام پر بسوں میں انڈین فلمیں چلتی ہیں۔ بعض پردہ دار اور نیک سیرت گھریلو عورتوں کو بھی فحش مناظر دیکھنا پڑتے ہیں اگر کہا جائے کہ فلم بند کر دیں تو بس کا عملہ کہتا ہے آپ اپنی گاڑی کیوں نہیں لے لیتے یا آپ نیچے کیوں نہیں اتر جاتے وغیرہ اور اگر حسن اتفاق سے ڈرائیور فلم نہ لگائے تو آڈیو ٹیپ پر گانے تو لازمی لگا دیتا ہے اور اگر خوش قسمتی سے گاڑی میں دونوں چیزیں میسر نہ ہوں تو بعض مسافر نوجوان موبائل کھولتے ہیں اور Full آواز کے ساتھ گانے لگا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان سامنے رکھنا چاہیے: "دنیا و آخرت میں دو قسم کی آوازیں ملعون ہیں خوشی کے وقت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گانے بجانے (موسیقی) اور مصیبت کے وقت رونا پیٹنا۔'' لہٰذا یہ موسیقی قطعاً حرام ہے اس سے بچنا چاہیے۔

⑭ موبائل پر ڈینگیں: موبائل پر ڈینگیں مارنا بے وقوف اور جاہل لوگوں کا کام ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے سامنے موبائل کان سے لگا کر پلاٹوں اور کوٹھیوں کے جھوٹے سودے صرف اور صرف دوسروں کو دھوکہ دینے اور ان پر رعب جمانے کی خاطر کرتے ہیں۔ ماحول سے آگہی اور شعور رکھنے والے سنجیدہ افراد ان جھوٹے بزنس مینوں کو فوراً پہچان لیتے ہیں مگر بعض سادہ لوح انسان ان کے دھوکے میں آ کر نقصان اٹھا لیتے ہیں۔

⑮ موبائل اور ڈرائیونگ: گاڑی چلاتے ہوئے موبائل کا استعمال حادثات کا باعث بن سکتا ہے اسی لیے ٹریفک پولیس نے دوران ڈرائیونگ موبائل فون کے استعمال پر پابندی عائد کی ہوئی ہے مگر اس کے باوجود اس جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے موٹر سائیکل سوار بھی دوران ڈرائیونگ ایک ہاتھ ہینڈل پر جبکہ دوسرا موبائل پر رکھتے ہیں جو کہ انتہائی خطرناک ہے۔ لہٰذا دوران ڈرائیونگ موبائل استعمال نہ کریں اگر بات کرنا ضروری ہو تو گاڑی یا موٹر سائیکل وغیرہ سائیڈ پر لگائیں اور آرام سے بات کریں۔

⑯ موبائل پر قابل اعتراض تصاویر: بعض اوباش اور درندہ صفت نوجوان لڑکیوں کو محبت اور عشق کے جھوٹے جال میں پھانس کر ایسی شکارگاہ میں لے جاتے ہیں جہاں وہ ان کو عزت و عصمت کے گوہر سے محروم بھی کر ڈالتے ہیں اور موبائل پر سارا منظر شوٹ بھی کر لیتے ہیں بعد میں ان کو بلیک میل کیا جاتا ہے۔ یہ بے چاریاں ان کے ہاتھ میں کھلونا بن کر رہ جاتی ہیں۔ موبائل کا یہ غلط استعمال جہاں اسلامی آداب کے منافی ہے وہاں عذاب الیم کا سبب بھی ہے۔

⑰ Call اٹینڈ نہ کرنا: ہمارے ہاں یہ بات بھی رواج پکڑے جا رہی ہے کہ لوگ کال اٹینڈ ہی نہیں کرتے خصوصاً کوئی کسی ضروری کام یا لین دین کے معاملہ میں بات کرنا چاہے تو اس کی کال Attend ہی نہیں کی جاتی یہ عادت اسلامی آداب کے منافی ہے۔

⑱ Start up tone اور Welcome tone: بعض لوگ Start up tone پر گانے وغیرہ سیٹ کر لیتے ہیں کہ اگر موبائل کو بند کر کے Start کیا جائے تو سب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے پہلے گانے کی آواز سنائی دے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسا کرنا غلط ہے۔ بہتر ہے کہ Start up tone کے لیے کوئی آیت وغیرہ لگائی جائے اور جب موبائل Start کیا جائے تو آیت پوری ہونے سے پہلے کوئی اور بٹن نہ دبایا جائے اور اسی طرح سے Welcome بھی فائدہ بخش لگایا جائے۔

⑫ Profiles: بعض لوگ پروفائل پر اپنا نام سیٹ کر لیتے ہیں جو موبائل سکرین پر ہر وقت موجود رہتا ہے اس میں وہی قباحت ہے جو سکرین سیور میں ہے کہ نجس مقامات پر جانے سے اس کی بے حرمتی ہوگی۔

موبائل فون اور جھوٹ

موبائل نے جھوٹ جیسی مہلک بیماری کو جہاں انتہائی آسان بنا دیا ہے وہاں اس میں بے پناہ اضافہ بھی کر دیا ہے۔ کسی سے جان چھڑانے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ فون پر جھوٹ بول دیا جائے۔ یا پھر Call آنے پر موبائل کسی اور کو پکڑا دیا جائے جو پوری ڈھٹائی سے کہتا ہے "وہ موبائل گھر چھوڑ گئے ہیں۔"

ہمارے ایک قریبی دوست نے ایک صاحب سے لین دین کے معاملات میں کچھ حساب وکتاب کرنا تھا۔ بار بار رابطہ کرنے کے باوجود جواب ملتا کہ میں تو Out of City ہوں ایک دن مذکورہ دوست سعودی ائرلائن کے مین آفس لاہور کسی کام سے گئے مطلوبہ صاحب بھی مذکورہ ائرلائن ہی کے آفس سے نکل رہے تھے۔ اس نے ذرا ہٹ کر فون ملایا اور پوچھا کہ آپ کدھر ہیں؟ جواب ملا میں تو اس وقت ملتان میں ہوں دوست کہنے لگا ذرا دائیں طرف دیکھنے کی زحمت گوارا کریں گے انہوں نے گھبرا کر دیکھا اور شرمندہ ہو کر بولے: یار میں ابھی ملتان کے لیے نکل رہا تھا۔

اسی طرح ایک صاحب سے رابطہ کیا گیا جواب ملا میں تو اس وقت شہر سے باہر ہوں۔ فون کرنے والے نے Ok کہہ کر Call منقطع کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ مطلوبہ صاحب نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دوست سے باتیں شروع کر دیں۔ فون کرنے والے نے ابھی کال منقطع نہیں کی تھی اور چند باتیں سن لیں جس سے پتہ چلا کہ Out of City

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کا بیان غلط تھا۔

کچھ SMS کے متعلق

SMS کے ذریعے رابطہ بہت اچھی چیز ہے کیونکہ شروع شروع میں ضروری بات سستے داموں کرنے کے لیے SMS کا استعمال ہوتا تھا مگر بعد میں اس کا استعمال غلط ہونا شروع ہو گیا جس سے SMS کا اصل مقصد ہی فوت ہو گیا۔

لہٰذا SMS کے معاملہ میں مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھیں:

(أ) ضروری Message ہی کریں: فضول اور خواہ مخواہ SMS مت کریں، ہمارے ہاں فضول میں SMS کرنے کی بیماری اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ایک ہی Message کئی لوگوں کی طرف سے بار بار وصول ہوتا ہے۔

(ب) موقع کی مناسبت سے SMS بھیجیں: اپنے دوستوں جاننے والوں، عزیز رشتہ داروں کو موقع کی مناسبت سے SMS بھیجیں مثلاً: عید المبارک، رمضان المبارک کی آمد، شادی بیاہ پر خوشی کے اظہار اور غمی کے مواقع پر تعزیت وغیرہ کے Message بھیجے جا سکتے ہیں۔

(ج) عشقیہ SMS سے بچیں: ہمارا نوجوان طبقہ ایک دوسرے کو عشقیہ Message بھیجنا شاید اپنا اوّلین مشن سمجھتا ہے کہ لڑکیاں لڑکوں کو اور لڑکے لڑکیوں کو عشقیہ Message بھیجتے رہتے ہیں اس سے بچنا ہو گا یہ اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔
بعض دفعہ لڑکے لڑکیاں بن کر دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں یہ ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔
اجنبی عورتوں سے عشقیہ باتیں کرنا ان کو عشقیہ Letter یا Message بھیجنا حرام ہے۔

(د) فحش Message نہ کریں: ہمارے ہاں فحش اور گندے SMS بھیجنے کی بیماری عام ہوتی جا رہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن طعن کرنے والا لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی فحش گوئی اور غلط باتیں کرنے والا ہوتا ہے۔''[1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی اللعنۃ: ۱۹۷۷۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ر) Message بھیجنے سے پہلے نمبر کنفرم کریں: آپ جس نمبر پر Message بھیجنا چاہتے ہیں اس کو اچھی طرح کنفرم کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ Message کسی Wrong نمبر پر Send ہو جائے۔

(س) Picture Messages: موبائل فون پر یہ سہولت بھی میسر ہے کہ آپ کوئی تصویر دوسروں کو Send کر سکتے ہیں اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھیں نہ ہی کوئی غلط، فحش یا اجنبی عورت کی تصویر اپنے پاس رکھیں اور نہ ہی کسی کو Send کریں۔ بعض دفعہ کسی ضرورت کے لیے گھریلو خواتین کی تصویریں Send کرنا پڑتی ہیں مثلاً: سرکاری کاغذات کی تکمیل کے لیے تو آپ جس نمبر پر تصویر Send کرنا چاہتے ہیں اس کی تسلی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی گھریلو خواتین کی تصویریں کسی اوباش کے ہاتھ لگ جائیں اور وہ ان کو غلط انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کر دے۔ اس طرح دوست ایک دوسرے کو لڑکیوں کی تصاویر Message کرتے ہیں یہ سراسر فحاشی اور گناہ کا کام ہے۔

(ش) SMS پر وقت ضائع نہ کریں: بعض لوگ سارا دن Message لکھتے رہتے ہیں اور اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں۔ اس نعمت کی قدر کریں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے متعلق سوال کرنے والا ہے۔

(ص) خالی Message: بعض دفعہ بے دھیانی میں یا یہ کہ بچے موبائل کے مختلف بٹن دباتے ہیں اور Menu کا بٹن دب جانے سے Message کا خانہ کھل جاتا ہے دوسری بار دبانے سے Create Message کھل جاتا ہے۔ تیسری بار دبانے سے Message Box کھل جاتا ہے اگر اس کو پھر دبایا جائے تو Send دب جاتا ہے اور Contacts لسٹ میں پہلے نام پر خالی ہی Message اپنے آپ Send ہو جاتا ہے جبکہ بٹن دبانے والے کو علم بھی نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ بار بار Message ریسیو ہوتے ہیں اس سے احتیاط کریں تاکہ آپ کا بیلنس بھی ضائع نہ ہو اور دوسرا آدمی پریشان بھی نہ ہو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون اور موبائل کے نقصانات

ٹیلی فون اور موبائل کے نقصانات بے شمار ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ ہم ذیل میں کریں گے جبکہ بعض نقصانات کا جائزہ آئندہ عنوان ''ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے خوفناک نتائج'' میں آپ ملاحظہ کرسکیں گے۔

① دوسروں کے گھروں میں جھانکنا: ٹیلی فون اور موبائل کا ایک زبردست نقصان یہ ہے کہ اس کے ذریعے دوسروں کے گھروں میں جھانکنا، داخل ہونا اور گھر کی خواتین سے راہ رسم بڑھانا اس قدر آسان ہوگیا کہ کسی قسم کی کوئی مشکل باقی نہیں رہی اور غلط قسم کے لوگ دوسروں کی عزتوں پر ڈاکے ڈالنے کے لیے اس کا استعمال کھلے بندوں کر رہے ہیں۔

② نمازوں میں موسیقی: موبائل فون کا ایک خاص نقصان یہ بھی ہے کہ عبادت کی روح متاثر ہورہی ہے شاید ہی کسی نماز میں موسیقی ٹونز سننے کو نہ ملتی ہوں۔ کبھی کسی کا فون بج اٹھتا ہے اور کبھی کسی کے موبائل سے گانے کی آواز بلند ہوجاتی ہے۔ یہ چیز جہاں نمازیوں کے لیے تشویش اور پریشانی کا باعث ہے وہاں مسجد کے تقدس کو پامال کرنے کا بھی سبب ہے۔

③ اجتماعی زندگی میں کمی: موبائل اور ٹیلی فون کا ایک زبردست نقصان یہ بھی ہے کہ اجتماعی زندگی کمزور ہوتی چلی جارہی ہے۔ شادی، غمی، اور ایسے مواقع پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہونا چاہیے وہاں ٹیلی فونک رابطوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

④ جرائم میں اضافہ: موبائل فون کی وجہ سے جرائم میں بے حد اضافہ ہوگیا ہے جرائم پیشہ افراد موبائل رابطوں کے ذریعے جرائم کی منصوبہ بندی اور وارداتیں بڑی آسانی کے ساتھ کرتے ہیں، ایک اخباری رپورٹ کے مطابق کراچی میں موبائل کی وجہ سے سٹریٹ کرائم میں بے پناہ اضافہ ہوگیا ہے۔

⑤ نام نہاد آزادی: موبائل کو نام نہاد آزادی کی علامت بنایا جارہا ہے۔ نوجوان لڑکیوں، لڑکوں اور بچوں کے ہاتھ میں موبائل تھما دیے گئے ہیں جو میچور نہ ہونے کی وجہ سے بڑی آسانی سے گمراہی کی دلدل میں دھنس جاتے ہیں۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 54 فی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صد عورتوں کا کہنا ہے کہ وہ موبائل اس لیے استعمال کرتی ہیں کہ گھر والوں سے بچ کر دوسروں سے رابطہ کرسکیں۔

⑥ بداخلاقی کا رواج: موبائل فون میں فحش گوئی، غیر اخلاقی گفتگو اور غلط Message بھیجنا ہمارے نوجوانوں نے دل پسند مشغلہ بنا رکھا ہے جس سے اخلاقیات کا جنازہ نکل رہا ہے۔

⑦ فضول خرچی: موبائل پر گھنٹوں گھنٹوں لایعنی اور عشقیہ باتیں کی جاتی ہیں۔ بیلنس لوڈ کروایا جاتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے، پھر لوڈ کروایا جاتا ہے یہ فضول خرچی ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔

⑧ تعلیمی حرج: دوران کلاس Students کے فون آتے ہیں وہ یا تو اجازت لیے بغیر کلاس روم سے باہر چلے جاتے ہیں یا پھر اجازت حاصل کرتے ہیں جس سے تدریس کے عمل میں تعطل آتا ہے اور ویسے بھی Bell بجنے سے تمام کلاس ڈسٹرب ہوتی ہے۔

⑨ Data Copy: موبائل فون کا ایک نقصان یہ بھی ہے اگر آپ کے موبائل میں پرائیویٹ Data ہے مثلاً: گھریلو خواتین کی تصویریں، ویڈیو وغیرہ اور آپ دکان پر Ring tone بھروانے یا کسی اور غرض سے موبائل لے کر جاتے ہیں تو دکاندار آپ کے میموری کارڈ کا Data بڑی چالاکی سے Copy کر لیتا ہے اور اسے اپنے دوستوں کے موبائل میں Feed کر دیتا ہے وہ لوگ ان تصاویر کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں۔

ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا شرعی حکم

اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے کہ ٹیلی فونک بھونڈ بازی شریعت کی نظر میں حرام ہے اور اس کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ بات کہنے میں بھی کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ ان شاء اللہ اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے اور کوئی بھی صاحب علم اس شہوت پرستی کی اجازت نہیں دیتا جیسے نام نہاد مدعیان علم ترقی اور روشن خیالی کا ضروری حصہ گردانتے ہیں، درحقیقت ایسے خالی دماغ فلاسفر قیروں کے آلہ کار ہیں اور احکام شریعت کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مذاق اڑانے والے ہیں۔ وہ اسلامی اقدار کو روند کر مغربی ایجنڈوں کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں، یہ لوگ گھروں اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ہم یہاں اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے محض جذبات کی رو میں بہہ کر ٹیلی فونک بھونڈ بازی کو حرام نہیں کہا بلکہ شریعت اسلامیہ کے دو بنیادی ماخذ یعنی قرآن وسنت ایسے دلائل سے بھرے پڑے ہیں جن کی بنا پر ہم اس شیطانی فعل کو حرام قرار دے سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

① **بروز قیامت محاسبہ گفتگو:** قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر انسان کے سامنے اس کا نامہ اعمال کھول کر رکھ دے گا۔ دنیا کی زندگی میں زبان سے نکالا گیا ایک ایک لفظ انسان اپنی بیاض میں درج دیکھے گا۔ تب وہ کف افسوس ملے گا کہ کاش اس نے یہ واہیات منہ سے نہ نکالی ہوتیں اجنبی عورتوں یا مردوں کے ساتھ شہوت پرستانہ گفتگو کی بجائے خاموشی اختیار کی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ ❶

''وہ کوئی بھی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک نگران ہوتا ہے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بہترین بات کہے یا پھر خاموش رہے۔'' ❷

② **عورتوں کے پاس جانے سے بچو:** نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' ❸

ٹیلی فونک بھونڈ بازی دراصل عورتوں کے پاس جانے، ان سے تنہائی اختیار کرنے کی ایک شکل ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے

---

❶ ۵۰/ ق: ۱۸۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من کان یؤمن باللہ...... : ۶۰۱۸۔

❸ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوۃ، ۲۱۷۲۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ورنہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔'' ❶

ٹیلی فونک بھونڈ بازی تنہائی میں ملنے کی جدید شکل ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔

③ **عورت کا ضرورت کے وقت سخت لہجہ سے بات کرنا:** اسلام اجنبی مرد اور عورت دونوں کو آپس میں ضرورت کے وقت بات کرنے کی اجازت تو دیتا ہے مگر عورت کو اس اصول کا پابند بناتا ہے کہ وہ ضرورت کی بات کرے اور خواہ مخواہ لمبی گفتگو نہ کرے اور یہ کہ ذرا سخت لہجہ سے بات کرے تا کہ کوئی دل پھینک اور بیمار سوچ رکھنے والا غلط امید نہ لگا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''پس تم بات میں نرمی پیدا نہ کرو کہیں وہ طمع نہ کرے جس کے دل میں بیماری ہو۔'' ❷

اس آیت کریمہ کے مفہوم پر غور کرنے والا ہر شخص اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ٹیلی فونک بھونڈ بازی حرام ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اس فن کاری میں عورتیں اور مرد ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ عورتیں بڑے عجیب وغریب انداز کے ساتھ منہ بنا کر الفاظ نکالتی ہیں تا کہ سننے والے کی سماعت میں الفاظ رس گھولتے جائیں اور وہ اس فاحشہ کے دامن فریب کا شکار ہو جائے اور اسی طرح مرد بھی ایسی طمع سازی سے گفتگو کرتے ہیں کہ خصوصاً نوجوان لڑکیاں ان کے چنگل میں باآسانی پھنس جاتی ہیں اور پھر ان کا نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

④ **زنا کا دروازہ:** ٹیلی فونک بھونڈ بازی اور رابطے اس لیے بھی حرام ہیں کہ یہ زنا اور فحاشی کا ذریعہ ہیں۔ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: ''ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر نہ لگانا، پہلی تو تجھے معاف جبکہ دوسرے تیرے خلاف دلیل ہوگی۔'' یعنی اگر اچانک اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً اپنی نگاہ پھیر لینا اگر تو نے دوسری بار اس کو دیکھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے مواخذہ میں آ سکتا ہے۔

شریعت کی نظر میں اسے ''سد الذرائع'' یعنی گناہ کے اسباب کو روکنا کہتے ہیں لہٰذا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، ۳۰۰۶۔ ❷ الأحزاب: ۳۲۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سد الذرائع کے طور پر بھی ٹیلی فونک بھونڈ بازی حرام ہے۔

⑤ فحش گوئی منع ہے: ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں عام طور پر شہوت انگیز گفتگو اور فحش الفاظ کا سہارا لیا جاتا ہے شریعت نے فحش گوئی اور بے ہودہ الفاظ کا استعمال حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ ❶

''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

⑥ اسلامی اقدار کی پامالی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی اس لیے بھی حرام ہے کہ اس کے ذریعے اسلامی اقدار کو پامال کیا جارہا ہے اور شیطانی منصوبے پروان چڑھائے جارہے ہیں۔

⑦ فضول خرچی: ٹیلی فون پر کی جانے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ کمپنی کو اخراجات ادا کر کے ہی بولا جاسکتا ہے ٹیلی فونک بھونڈ باز لمبی لمبی کالیں کر کے اپنا پیسہ برباد کرتے ہیں یہ فضول خرچی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ ❷

''بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا انکاری ہے۔''

⑧ گھروں کی بربادی: ٹیلی فونک بھونڈ باز مرد اور عورتیں ہنستے بستے گھروں کو اجاڑ رہے ہیں، وہ میاں بیوی کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں، باپ سے بیٹی کو متنفر کرتے ہیں، بہن کو بھائی سے دور کر رہے ہیں۔ وہ خاندان کے سربراہوں کی عزت اچھال کر دن رات ان کی تکلیف اور پریشانی کا سامان پیدا کر رہے ہیں جبکہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

❶ ١٦/ النحل: ٩٠۔ ❷ ١٧/ بنی اسرائیل: ٢٧۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔" ❶

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم مجھے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کے داخلہ کی ضمانت دیتا ہوں۔" ❷

جبکہ ٹیلی فونک بھونڈ باز دونوں کا غلط استعمال کرتا ہے ایک سے ابتدا کرتا ہے تو ایک سے انتہا کر دیتا ہے۔

⑨ کفار سے تشبیہ: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا آغاز کفار سے ہوا لہٰذا مسلمان مرد یا عورت ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے ذریعے کفار سے مشابہت اختیار کرنے کی غلطی کرتا ہے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا آپ کا ارشاد گرامی ہے: "جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت کی تو وہ ان میں سے ہوگا۔" ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون......١٠۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان......٦٤٧٤۔

❸ سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة: ٤٠٣١۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فونک بھونڈ بازوں سے چند سوالات

ٹیلی فون پر بھونڈ بازی کرنے والے اے بھائی اور اے بہن!

① کیا آپ نے کبھی سوچا کہ قیامت کے دن آپ کی گفتگو کے تمام الفاظ آپ کے سامنے رکھے جانے والے ہیں اور ان کا محاسبہ رب العالمین نے اس دن کرنا ہے۔ جس دن اس کے غصے کو دیکھ کر انبیا بھی خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے؟

② کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام گفتگو کو سن رہا ہے وہ تیرے تمام رازوں سے واقف ہے اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ تجھے فوراً پکڑ لے۔

③ آپ نے کبھی سوچا کہ تو کسی کے سامنے تو ٹیلی فونک بھونڈ بازی سے باز رہتا ہے یعنی عام لوگوں سے شرم کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتا۔ کیا تو نے دیکھنے والوں میں سے سب سے کم تر اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھ رکھا ہے؟

④ کیا تو نے کبھی سوچا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کے سامنے تجھے "ٹیلی فونک بھونڈ" کہہ کر بلا سکتا ہے کیونکہ اس دن زنا کرنے والے کو زانی اور فاجر کہہ کر بلایا جائے گا۔

⑤ کیا تو نے کبھی اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرامین پر غور کیا ہے:

﴿وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝﴾ ❶

"جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کا ہم حشر کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں

---

❶ ۱۸/ الکہف: ۴۷۔۴۹۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گے یقیناً ہم تمہیں اسی طرح لائے جس طرح تمہیں اول مرتبہ ہم نے پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کہ ہم تمہارے لیے کوئی وعدہ گاہ نہیں کریں گے۔ نامہ اعمال درمیان میں رکھ دیے جائیں گے پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوف زدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے! ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے باقی ہی نہیں چھوڑا جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔''

⑥ کیا تو نے کبھی مذکورہ فرامین پر غور کر کے سوچا کہ اس وقت تیری حالت کیا ہوگی جب تجھے برے نام سے خالق ارض و سما کی عدالت میں پیش کیا جائے گا؟

⑦ کیا تو نے سوچا کہ چند منٹوں کی شہوت انگیز گفتگو اس عذاب الیم کے سامنے کیا حیثیت رکھتی ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے اور نہ ہی کم ہونے والا ہے؟

⑧ کیا تو نے کبھی سوچا کہ بازاری عورتوں یا اوباش نوجوانوں سے ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا انجام کس قدر خطرناک ہوگا؟

اے بھائی...... تیری عقل کہاں ہے؟

اے بہن...... تیری فکر اور سوچ کو کیا ہوگیا؟

اے بھائی...... تیری بصیرت اور فہم و شعور کہاں غائب ہے؟

اے بہن...... تو کس وادی میں سرگرداں ہے؟

اے بھائی تو تو کردار کا غازی تھا تجھے کیا ہوگیا؟

اے بہن...... تو تو عفت و عصمت کی تصویر تھی تو نے یہ قیمتی اور شاندار ہیرے کہاں ضائع کر دیے ہیں؟

ٹیلی فونک بھونڈوں کی اقسام

بنیادی طور پر ٹیلی فونک بھونڈوں کو دو قسموں میں بیان کیا جاسکتا ہے:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اول: ماہر بھونڈی باز: یہ وہ ہے جس کو ٹیلی فونک بھونڈی کی عادت اس حد تک پڑی ہوئی ہے کہ وہ اس شیطانی کھیل کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ بری عادت اس کے خون میں رچی بسی ہوئی ہے اور اس کے بغیر اسے کہیں چین نصیب نہیں ہوتا۔ یہ انتہائی خطرناک بھونڈ ہے جب یہ کسی دوشیزہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو اس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک اس کی عزت سے ...س ...ں لیتا۔ جب یہ اپنے غلط ارادوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کے خبیث نفس کو اور سفلی جذبات کو وقتی تسکین حاصل ہوتی ہے تو یہ نئے شکار کو پھانسنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ پھر اس کو اپنی محبت کا یقین دلاتا ہے، عشق و دیوانگی کی قسمیں کھاتا ہے اور آخر کار اپنے رذیل مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اگر ماہر بھونڈ باز اپنے شکار کو پھانسنے میں ناکام رہے اور اپنے غلیظ ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو اسے دوستوں کی طرف سے شکست اور ناکامی کے طعنے سننے پڑتے ہیں، وہ اسے کم ہمت اور بے وقوف ہونے کا الزام دیتے ہیں۔

بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے جس لڑکی کو یہ پھانسنا چاہتا ہے وہ اس کے جال میں مکمل طور پر تو نہیں آتی، صرف ٹیلی فونک گفتگو تک ہی محدود رہتی ہے اور لاکھ کوشش کے باوجود وہ اس کے قابو نہیں آتی تو یہ اسے گالیاں دینے سے بھی باز نہیں آتا۔ اگر وہ اس سے رابطہ کرے تو یہ شدید ردعمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اسے برا بھلا کہتا ہے، اسے بزدل اور طرح طرح کے القاب سے نوازتا ہے حتیٰ کہ غلیظ ترین گالیاں دیتا ہے اور آخر کار اس کا ٹیلی فون سننے کی بھی زحمت گوارہ نہیں کرتا کیونکہ اس کا اصل مقصد پورا نہیں ہوتا اور شہوت پرستی کی تمنا ادھوری رہ جاتی ہے۔

دوم: وقتی بھونڈی باز: اس قسم میں بعض لوگ تو ابتدائی ہوتے ہیں اور بعض کو کچھ کچھ تجربہ ہو چکا ہوتا ہے بہرحال یہ وقتاً فوقتاً بھونڈ بازی کرتا ہے۔ یہ وہ ہے جو فارغ وقت ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں صرف کر کے وقتی سکون حاصل کرتا ہے۔ لڑکیوں سے بات کر کے تسلی حاصل کرتا ہے اور جھوٹے سکون کی تلاش میں رہتا ہے۔

اپنے ہی دام میں خود صیاد آ گیا: بھونڈوں کی یہ قسم ناتجربہ کاری کی وجہ سے بعض دفعہ خود شکار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بن جاتی ہے۔ وقتی سکون اور ٹائم پاس کے لیے ملایا گیا نمبر اس کی بربادی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ بعض دفعہ غلط فون کسی ایسی شاطر اور تجربہ کار فاحشہ سے مل جاتا ہے جو خود اس کو اپنے دام فریب میں پھنسا لیتی ہے اور اس وقت تک اس کی جان نہیں چھوڑتی جب تک اس کے ساتھ شیطانی کھیل نہیں کھیل لیتی وہ اسے اس انداز سے اپنی زلف گرہ گیر کا اسیر بناتی ہے کہ اس بے چارے کو اس وقت علم ہوتا ہے جب یہ اس کے ہاتھوں کھلونا بن چکا ہوتا ہے۔

ٹیلی فونک بھونڈیوں کی اقسام

اس شیطانی معرکہ آرائی میں عورتیں کسی طور پر بھی مردوں سے پیچھے نہیں "ہم نہیں ہیں کم" کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے صنف نازک نے بھی شرم وحیا کے تمام پردوں کو اس قدر بے رحمی سے چاک کیا ہے کہ شرم کو شرم آنے لگی ہے۔ ہم ٹیلی فونک بھونڈیوں کو بھی بنیادی طور پر تین قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

① Call Girl: یہ وہ ہے جو ٹیلی فون کی صرف ایک کال پر ہوس پرستوں کی خدمت کے لیے حاضر ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ جہاں چاہیں جس وقت چاہیں بلا خوف وخطر اس کو بلا سکتے ہیں۔ یہ اس کے فون یا موبائل کا ایک ہی مقصد ہے کہ اسے جو چاہے جہاں چاہے بلا کر اپنے سفلی جذبات کی تسکین کا سامان کرے اور پھر اگلے دن یا اگلی رات کوئی اور فون کرے اور یہ اس کے ساتھ حرام کاری کے لیے حاضر ہو جائے۔

نائکہ کا کردار: بھونڈی باز عورتوں کی یہ قسم انتہائی خطرناک ہے، عین شباب کے ایام میں تو شیطانی کارندے ان میں دلچسپی لیتے ہیں مگر عمر عزیز کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد کوئی ان کو منہ لگانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ وہ جو اداؤں پر مرا کرتے تھے اب منہ پھیر کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، وہ جو اشارہ ابرو پر ہزاروں لوٹانے کو بے تاب ہوتے تھے اب پھوٹی کوڑی بھی پھینکنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ اس صورت حال میں یہ Call Girl نائکہ کا بھیانک روپ اختیار کر لیتی ہے اور چند نوجوان لڑکیوں کو جسم فروشی کے مکروہ دھندے پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈالنے میں بڑی آسانی کے ساتھ کامیاب ہو جاتی ہے، اس کا کردار یہ ہوتا ہے کہ خبیث مردوں اور فاحشہ لڑکیوں کے درمیان واسطہ بن جاتی ہے۔ لوگ اس کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور یہ کسی Call Girl کو ان کی خدمت کے لیے حاضر کر دیتی ہے، یاد رہے بعض اخباری رپورٹس اس بات کی غماز ہیں کہ اس مکروہ دھندہ میں بڑے بڑے معززین اور پوش علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی بیٹیاں بھی شامل ہیں جو صرف شوق کی خاطر Call Girl بننے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

② وقتی بھونڈی: یہ وہ قسم ہے جو صرف ٹائم پاس اور لڑکوں کو فریب دینے اور مزاح کے طور پر ٹیلی فونک بھونڈی بازی میں حصہ لیتی ہے۔ یہ کسی لڑکے کا نمبر ملاتی ہے اور اس کے ساتھ گپ شپ کرتی ہے۔ اسے اپنی محبت کا جھوٹا یقین دلاتی ہے۔ اس کا مقصد اسے بے وقوف بنانا اور اس کی کم عقلی پر ہنسنا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اس سے موبائل کارڈ مانگا جاتا ہے کہ آپ مجھے ایک کارڈ Recharge کرا دیں تاکہ میں آپ سے رابطہ رکھ سکوں پھر کسی اور کے ساتھ یہی کہانی دہرائی جاتی ہے۔ ایک لڑکی کئی کئی لڑکوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب رہتی ہے لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلسل رابطوں اور بار بار ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں یہ بہک جاتی ہے، دوسروں کو فریب دیتے دیتے خود فریب میں آ جاتی ہے اور پھر ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔ پھر وہی ہوتا ہے جو شیطانی ایجنٹوں کا اصل مقصد ہے، آخر کار یہ اپنی عزت و ناموس سے محروم ہو جاتی ہے اور مردوں کے ہاتھ کا کھلونا بن کر رہ جاتی ہے بعض دفعہ خفیہ کیمرہ یا موبائل سے اس کی قابل اعتراض تصویریں بنالی جاتی ہیں جبکہ اس کو علم بھی نہیں ہوتا پھر اس کو بلیک میل کیا جاتا ہے ہم ان شاء اللہ اس کتاب میں چند واقعات درج کریں گے جن سے یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

③ حادثاتی بھونڈی: یہ وہ ہے کہ باقاعدہ طور پر اس کو فون نہیں کیا گیا ہوتا بلکہ عام ٹیلی فون کرنے پر یہ حادثہ جنم لیتا ہے۔ مثلاً: کوئی نوجوان کسی کے گھر میں فون کرتا ہے وہ کسی مرد یا کسی جاننے والے سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کی غیر موجودگی کی بنا پر گھر کی کوئی عورت یا نوجوان لڑکی ٹیلی فون اٹھاتی ہے اور اسے بتاتی ہے کہ وہ گھر پر نہیں ہیں۔ یہ اس لڑکی کے نرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لہجہ گفتگو سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بات کو لمبا کرنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً: وہ کہاں گئے ہیں؟ کیا وہ فوراً واپس آ جائیں گے؟ وہ اتنی گرمی میں کیوں باہر گئے ہیں؟ اور پھر ایک شیطانی سوال کیا جاتا ہے۔ آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں؟ وہ نوجوان واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ بات کو لمبا کرنے کے لیے Green Signle مل رہا ہے پھر سلسلہ کلام چل نکلتا ہے اور ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان آن کھڑا ہوتا ہے، پہلے پہل ٹیلی فونک گفتگو پھر موقع پا کر گھنٹوں لمبی کالیں پھر ملاقات کا مطالبہ......اور پھر......وہ سب کچھ......بلیک میلنگ......بربادی......رسوائی......تباہی۔

ٹیلی فونک بھونڈ بازوں کے طریقہ ہائے واردات

ایک ماہر اور تجربہ کار ٹیلی فونک بھونڈ اپنے شکار کو پھانسنے کے لیے بہت سے اسلوب اور طریقے استعمال کرتا ہے۔ وہ طرح طرح سے جال بچھا کر اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ اگر ایک طریقہ واردات کامیاب نہ ہو تو دوسرا آزماتا ہے، وہ بھی کارگر نہ ہو تیسرا تجربہ عمل میں لاتا ہے اور عموماً اپنی کوشش میں ہدف تک جا پہنچتا ہے۔

ٹیلی فونک بھونڈ بازوں کے چند طریقہ ہائے واردات درج ذیل ہیں۔

① کوئی بھی نمبر ملانا: بھونڈ کوئی بھی نمبر ملاتا ہے اور کسی فرضی نام سے سوال کرتا ہے کہ فلاں صاحب سے بات کرا دیں۔ جواب ملتا ہے کہ Wrong Number یہ بڑے مہذب انداز اور خوبصورت طریقے سے معذرت کرتا ہے۔ اور دل لبھا لینے والی آواز کے ساتھ مخاطب ہوتا ہے۔ دوبارہ نمبر ملاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اگر دوسری طرف سے سختی کے ساتھ اس کو کہا جائے کہ "آپ کو بتایا تو ہے کہ Wrong Number یا فلاں صاحب یہاں نہیں ہوتے تو یہ تیسری بار نمبر ملانے کی جسارت نہیں کرتا۔ اور اگر سختی کے ساتھ جواب نہ ملے اور مخاطب نرم لہجہ سے بات کرے تو یہ راہ و رسم بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور پھر ٹیلی فونک بھونڈی کا آغاز ہو جاتا ہے۔

یا پھر کوئی بھی نمبر ملا کر بھونڈ باز کہتا ہے کہ آپ نے فون کیا تھا کیا کام ہے؟ جواب ملتا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے کہ ہم نے تو آپ کو ٹیلی فون نہیں کیا۔ بھونڈ کہتا ہے میرے موبائل پر آپ کا نمبر آیا ہے۔ اگر سامنے سے کہا جائے کہ کسی بچے نے نمبر ملا دیا ہوگا یا غلطی سے مل گیا ہوگا Sorry تو یہ خبیث کہتا ہے کوئی بات نہیں ایسا ہو جاتا ہے اور پھر گفتگو کو طول دینے کی کوشش کرتا ہے، اگر دوسری طرف سے سخت جواب ملے تو خاموش ہو جاتا ہے ورنہ ٹیلی فونک بھونڈی کا آغاز ہو جاتا ہے۔

یا پھر کوئی بھی نمبر ملا کر کہتا ہے کہ میں کسی سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں کیا آپ بات کریں گی۔ اگر اسے ڈانٹ دیا جائے تو یہ شیطانی کرندہ کوئی اور نمبر ملاتا ہے ورنہ شیطانی کھیل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ یاد رہے ایسا صرف مرد ہی نہیں کرتے بلکہ عورتیں بھی اس میں برابر کی شریک ہیں۔

② SMS کے ذریعے بھونڈ بازی: ٹیلی فونک بھونڈ باز مرد یا عورت کسی بھی نمبر پر ایک خوبصورت سا عشقیہ Message بھیجتا ہے۔ اگر وہ نمبر جنس مخالف کا ہو اور اس کی طرف سے بھی کوئی عشقیہ Message آ جائے تو شیطانی گفتگو کا آغاز ہو جاتا ہے۔ راہ و رسم بڑھتی ہے۔ اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی شروع ہو جاتی ہے۔

③ بازاروں میں شکار کی تلاش: نوجوان لڑکے بازاروں میں بار بار چکر لگاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کون سی لڑکی ہے جو ان کے مقصد رذیلہ کو پورا کر سکتی ہے اور ان کے ساتھ فون پر بات چیت پوری بے باکی کے ساتھ کر سکتی ہے۔ یہ لوگ اتنے تجربہ کار ہوتے ہیں کہ لڑکیوں کی حرکات و سکنات، لہجہ گفتگو اور چال ڈھال سے بخوبی اندازہ کر لیتے ہیں کہ فلاں دوشیزہ ان کے دامن فریب کا آسانی کے ساتھ شکار ہو سکتی ہے۔

اس موقع پر ہم یہ کہنے کی اجازت چاہیں گے کہ غالباً یہ ایسی لڑکی ہوتی ہے جس کے کپڑے اس کے جسم کو مکمل طور پر ڈھانپ نہ رہے ہوں، وہ بے پردہ ہو، اس نے جدید فیشنی نقاب آدھے چہرے پر ڈال رکھا ہو، پینٹ پہنی ہو، پینٹ شرٹ نما شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئے ہو، ایسی جوتی پہن رکھی ہو جس سے ٹھک ٹھک کی آواز ایسے نکل رہی ہو جیسے توپ کے دھانے سے گولے نکلتے ہیں، اونچی ایڑی والا فیشنی جوتا پہن رکھا ہو، لڑکوں کی طرف بار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بار دیکھتی ہو، جان بوجھ کر اونچا اونچا ہنستی ہو اور اس کی حرکات و سکنات سے شریعت کی مخالفت ظاہر ہو رہی ہو۔ جب ٹیلی فونک بھونڈ ایسی لڑکی کو دیکھتا ہے تو اس کی طرف اپنا نمبر لکھ کر پھینک دیتا ہے یا کسی بھی طریقے سے اسے اپنا فون یا موبائل نمبر دیتا ہے۔ وہ رابطہ کرنے میں دیر نہیں لگاتی جبکہ شیطان ان کی بھرپور رہنمائی کرتا ہے اور رسوائیوں کا کھیل شروع ہو جاتا ہے۔

④ عورتوں کو استعمال کرنا: ٹیلی فونک بھونڈ بعض عورتوں سے راہ رسم بڑھا لیتے ہیں۔ ان کو لالچ دے کر دوسری لڑکیوں تک اپنے نمبر پہنچاتے ہیں اور ان سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

⑤ دکانداروں کے ذریعے: ٹیلی فونک بھونڈ ایسے دکانداروں سے تعلقات استوار کر لیتے ہیں جن کے پاس عورتوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے خصوصاً ایسے دکاندار جہاں رابطہ کے لیے عورتیں اپنے نمبر لکھواجاتی ہیں مثلاً: زیورات اور عورتوں کے کپڑے سینے کی دکانیں، ٹیلی فونک بھونڈ ان دکانداروں کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔ لالچ کی راہ دکھلاتے ہیں اور ان سے لڑکیوں کے نمبر مانگتے ہیں، یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ فلاں لڑکی بے باک ہے اور اجنبی مردوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں سمجھتی تو اس کا نمبر لڑکوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

⑥ بچوں کی معصومیت سے فائدہ: بعض دفعہ بچے فون Attend کرتے ہیں، فون ملانے والا ان سے گھریلو معلومات بڑی آسانی کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے کیونکہ بچے کم عمری کی وجہ سے اس کے ناپاک عزائم کا ادراک نہیں کر سکتے۔ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ گھر میں کتنی خواتین ہیں ان کے نام کیا ہیں؟ اور یہ کہ مرد حضرات کب گھر میں ہوتے ہیں اور کب باہر ہوتے ہیں۔ یہ اس وقت نمبر ملاتے ہیں جب مرد گھر میں نہ ہوں تاکہ خواتین کو بہلانے پھسلانے کا موقع ہاتھ آسکے۔

⑦ بہنوں کے ذریعے: ٹیلی فونک بھونڈ اپنی بہن کے ذریعے اس کی سہیلیوں اور دیگر لڑکیوں کے نمبر حاصل کر لیتے ہیں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ٹیلی فونک بھونڈ کی بہن اپنی سہیلی یا Class Fellow کو اپنے بھائی کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے وہ اپنے بھائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی خوبیاں اور اعلیٰ اخلاق اس انداز سے بیان کرتی ہے کہ اس کی سہیلی اس کے بھائی میں دلچسپی لینا شروع کر دیتی ہے۔ یہ بہن دلال کا کردار ادا کرتی ہے اور پھر رابطے شروع ہو جاتے ہیں۔

⑧ عورتوں کی اشیاء کے کاروبار: بعض لوگ عورتوں سے رابطہ کے لیے ایسے کاروبار کرتے ہیں جو عورتوں کے استعمال کی اشیاء پر مبنی ہوتے ہیں، مثلاً: کاسمیٹکس، میک اپ، چوڑیاں وغیرہ۔ وہاں عورتوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور یہ شیطانی منصوبے پروان چڑھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

⑨ دوستوں کی بے وقوفی سے فائدہ: بعض لوگ اپنے بے وقوف دوستوں کی نادانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان سے باتوں باتوں میں ہر قسم کی گھریلو معلومات حاصل کر لیتے ہیں حتیٰ کہ دوست اور اس کی بیوی کے پرائیویٹ معاملات سے بھی آگاہ ہو جاتے ہیں اور اس سے اس کی بیوی کا موبائل نمبر بھی لے لیتے ہیں اور اس وقت دوست کے گھر فون کرتے ہیں جب وہ کام وغیرہ کے سلسلہ میں باہر گیا ہو یہ چکنی چپڑی باتوں سے اس کی بیوی کو اس سے متنفر کر دیتے ہیں اور اپنے اس فریب کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

⑩ ملازم اور نوکرانی کا واسطہ: بعض دفعہ ٹیلی فونک بھونڈ ملازم اور نوکرانی کو رابطہ کے لیے استعمال کرتا ہے وہ ان کو لالچ وغیرہ دے کر گھریلو خواتین یا گھر کے فون نمبر حاصل کر لیتا ہے اور پھر خباثت کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے۔

⑪ دوستوں کے فون کا استعمال: ٹیلی فونک بھونڈ اپنے دوستوں کا فون یا موبائل وغیرہ ٹیلی فونک بھونڈی کے لیے استعمال کرتا ہے اور انہیں علم تک نہیں ہوتا کہ ان کا فون اس طرح غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور یہ فون اس وقت تک استعمال ہوتا رہتا ہے جب تک اس کا ناپاک منصوبہ طشت از بام نہ ہو جائے۔

⑫ ہٹ دھرمی کا انداز: بعض دفعہ ٹیلی فونک بھونڈ کسی لڑکی کا فون نمبر کسی طریقے سے حاصل کر لیتا ہے اور پھر اس سے راہ و رسم بڑھانے کی کوشش کرتا ہے لڑکی بار بار رد کرتی ہے بعض دفعہ گالی گلوچ اور تلخ زبان استعمال کرتی ہے مگر یہ "ترائیاں جاری رکھو" کے غلیظ اصول

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پر عمل کرتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے بھی ہوتا ہے لڑکی اس شیطانی سوچ کو دل میں جگہ دے بیٹھتی ہے کہ یہ نوجوان مجھ سے شدید محبت کرتا ہے اسی لیے تو گالیوں اور تلخی کا جواب بھی محبت اور پیار بھرے انداز میں دے رہا ہے جبکہ سنجیدہ اور باشعور لڑکی اس کے جھانسے میں نہیں آتی۔

⑬ آپ بہت خوبصورت ہیں: ٹیلی فونک بھونڈ کسی لڑکی کا نمبر حاصل کرتا ہے اور سب سے پہلا وار اس کی تعریف کے ذریعے کرتا ہے کہ "آپ انتہائی خوبصورت ہیں یا آپ بہت خوبصورت ہو" لڑکی اپنی تعریف سن کر پھولے نہیں سماتی اور ٹیلی فونک بھونڈ کے بچھائے گئے پرفریب جال میں پھنستی چلی جاتی ہے۔ نوجوان لڑکی کی تعریف اسے ہوش وخرد سے عاری کر دیتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کرتی ہے اور یہ سمجھنے سے قاصر رہتی ہے کہ ٹیلی فونک بھونڈ کس ملمع سازی سے اسے فریب دینے کی کوشش کر رہا ہے، وہ یہ نہیں سمجھ سکتی کہ وہ اُسے ایسی پرخار وادی میں اتار رہا ہے جہاں سے اس کا نکلنا محال ہو جائے گا۔ اس بے چاری کو اس وقت سمجھ آتی ہے جب انسان نما درندے اسے نوچ نوچ کر کھا چکے ہوتے ہیں اور وہ ان کے ہاتھوں میں بے بسی کی عبرتناک تصویر بن کر رہ جاتی ہے۔

⑭ آپ کا خاوند تو آپ کی قدر ہی نہیں کرتا: ٹیلی فونک بھونڈ شادی شدہ نوجوان لڑکیوں یا عورتوں کا نمبر حاصل کرتے ہیں اور ان سے رابطہ بڑھاتے اور ان کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ تو ابھی نوجوان ہیں، شہزادی ہیں، گلاب کا پھول ہیں مگر افسوس کہ آپ کا خاوند آپ کی قدر ہی نہیں کرتا۔ آپ کو تو کسی ایسے آدمی کی زوجیت میں ہونا چاہیے تھا جو آپ کا مقام پہچان سکتا اور آپ کی قدر کرتا، آپ کو شہزادی بنا کر رکھتا عام طور پر میاں بیوی کے درمیان کچھ نہ کچھ اختلاف ہوتا ہے۔ گھروں میں کچھ نہ کچھ پریشانی بھی ہوتی ہے یہ بھولی بھالی بیوی اس ہوس پرست بھیڑیے کی باتوں میں ہمدردی محسوس کرتی ہے اور اسے اپنا سچا ہمدرد جاننے کی غلطی کر بیٹھتی ہے اور اس کے سامنے گھریلو مشکلات کا تذکرہ کرتی ہے۔ یہ ایسی پرفریب باتیں کرتا ہے کہ بیوی خاوند کو اپنا دشمن تصور کرنے لگ جاتی ہے ان دونوں کے درمیان ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا آغاز ہوتا ہے پھر ملاقات ہوتی ہے۔ ملاقات میں بھی ایسی ہی دھوکہ دہی سے کام لیا جاتا ہے کہ بھلا یہ ہاتھ کام کرنے والے ہیں، آپ کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خاوند ظالم ہے، آپ کو کوئی نوکرانی لے کر کیوں نہیں دیتا؟ وغیرہ وغیرہ۔ وہ ہمدردی کی باتیں کرتا ہے اور یہ شادی شدہ خاتون خاوند کے ساتھ خیانت کا جرم کرنے لگ جاتی ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ معاملہ طلاق تک جا پہنچتا ہے۔ جب یہ احمق خاتون طلاق لے لیتی ہے تو یہ عاشق نامراد اپنی ہوس پوری کرنے کے بعد رفو چکر ہو جاتا ہے۔ ہنستا بستا گھر اجڑ جاتا ہے۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ یہ بے چاری یا تو ہوس پرستوں کے ہاتھوں میں کھیلتی ہے یا خودکشی جیسا انتہائی قدم اٹھاتی ہے یا پھر حسرت و یاس کی تصویر بن کر رہ جاتی ہے اور کوئی اس کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ غالباً ایسی خواتین دو وجوہات کی بنا پر ان لوگوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ (۱) گھریلو ناچاکی اور خاوند کی عدم توجہ۔ (۲) یہ زعم کہ "ابھی تو میں جوان ہوں" کہ لڑکے اس سے رابطہ رکھ رہے ہیں۔

⑮ دعویٰ عشق: ٹیلی فون کا بھونڈ لفظ عشق کا استعمال کر کے صنف مخالف کو یقین دلاتا ہے اور آخر کار اسے پھانسنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ خصوصاً مرد حضرات خواتین کو یہ کہہ کر پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو دیکھا تو آپ کا دیوانہ ہو گیا ہوں، مجھے تمہارے ساتھ عشق ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور وہ بے چاری نہیں سمجھتی کہ عشق کے بارے میں تو مرزا غالب نے کہا تھا

؎ عشق نے نکما کر دیا غالبؔ
ورنہ آدمی تھے ہم بھی بڑے کام کے

اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عشق دراصل جگر کی ایک بیماری کا نام ہے۔

⑯ صیغہ کی تبدیلی: بعض دفعہ ٹیلی فون کا بھونڈ بازاپنے گھر والوں کی موجودگی میں بھی فون یا موبائل پر بات کرتا ہے مگر اس کے انداز گفتگو سے یہ شک نہیں پڑتا کہ وہ جنس مخالف سے مخاطب ہے مثلاً: نوجوان لڑکی کسی لڑکے سے گفتگو کر رہی ہوتی ہے مگر اسے مؤنث کے صیغہ سے مخاطب کرتی ہے۔ بعض اوقات باپ، بھائی معاملہ کی نزاکت کو سمجھ جاتا ہے مگر احتیاطاً خاموش رہتا ہے۔ اسی طرح موبائل فون پر جنس مخالف کے نمبر فرضی دوستوں کے نام سے SAVE کیے ہوتے ہیں تاکہ کسی قسم کا Call آنے کا شک دور ہو جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑰ موبائل کا تحفہ: ٹیلی فونک بھونڈ باز بعض دفعہ لڑکیوں کو موبائل سیٹ گفٹ کرتے ہیں تا کہ گھر والوں کے علم کے بغیر بھونڈ بازی کی جا سکے۔

ضروری انتباہ:

ٹیلی فونک بھونڈ ایسے وقت کا انتخاب کرتے ہیں جب گھر میں کوئی مرد نہ ہو، عام طور پر صبح آٹھ نو بجے مرد حضرات اپنے اپنے کام اور Duty پر چلے جاتے ہیں اور گھر میں خواتین اکیلی ہوتی ہیں ایسے میں ٹیلی فونک بھونڈ باز مختلف نمبروں پر Try شروع کر دیتے ہیں اور بڑے سکون کے ساتھ اپنے شیطانی منصوبہ کو عملی جامہ پہناتے ہیں لہٰذا گھر کے ذمہ دار اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی عدم موجودگی میں ٹیلی فون کا غلط استعمال نہ ہو۔ اس نقصان سے کیسے بچا جا سکتا ہے اس کے لیے چند تدابیر ''ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا علاج'' کے تحت آگے ملاحظہ فرمائیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے اسباب

ٹیلی فون اور موبائل پر بھونڈ بازی کیوں کی جاتی ہیں۔اس کے اسباب کیا ہیں؟ مرد اور عورتیں کیوں اس نعمت کا غلط اور بے ہودہ استعمال کرتے ہیں؟ اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل نکات میں دیا جاسکتا ہے۔

① شہوت پرستی: اگرچہ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے اسباب بہت سے ہیں مگر ان سب کا مرکز شہوت پرستی اور عشق و مستی ہے۔ ٹیلی فونک بھونڈ بازی غلط گفتگو اور غلط نظریہ یا Wrong Call سے شروع ہوتی ہے اور حرام کاری پر ختم ہوتی ہے۔

② ایمان کی کمزوری: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کی بنیادی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ ایمان کی کمزوری ہے۔سلف صالحین کی رائے کے مطابق ایمان قول، عمل اور اعتقاد کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور نافرمانی سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ٹیلی فونک بھونڈ بازی گناہ کبیرہ ہے جس کے ارتکاب سے ایمان کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہی مرد یا عورت جو شروع شروع میں ٹیلی فون پر کسی اجنبی سے بات کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں اور بات کرتے ہوئے ان کی زبان لڑکھڑا رہی ہوتی ہے، کچھ تجربہ کے بعد بڑی دیدہ دلیری سے اس جرم عظیم کا ارتکاب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ٹیلی فونک بھونڈ بازی یقیناً کمزور ایمان اور شرعی حدود سے تجاوز کرنے کی علامت ہے۔

③ نادانی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی حقیقت میں نقصان ہی نقصان اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے ایک فرمان مبارک میں عورت کو ناقص العقل اور ناقص الدین قرار دیا ہے۔عورت انسانی بھیڑیوں کی چکنی چپڑی باتوں کا یقین کر لیتی ہے اور ان کا آلہ کار بن کر رہ جاتی ہے۔ اگر ایک اور لحاظ سے غور کیا جائے تو ٹیلی فونک بھونڈ باز بے عقل ہیں کہ دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہو جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب و ناراضی اور عذابوں کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

④ خوابوں کے شہزادہ کی تلاش: بعض لڑکیاں ٹیلی فونک بھونڈ بازی صرف اس لیے کرتی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں کہ شاید موبائل یا ٹیلی فون پر رابطوں کے ذریعے ان کو ان کے خوابوں کا شہزادہ مل جائے، کسی ایسے نوجوان سے رابطہ ہو جائے جو مالدار ہو، پیار کرنے والا ہو اور وہ اسے اپنی ہیروئن بنا لے، بیاہ کر گھر لے جائے، زمانے بھر کی خوشیاں اس کی جھولی میں ڈال دے۔ اس کے لیے آسمان سے تارے توڑ کر لائے..... مگر اس نادان کو کون سمجھائے کہ حقیقت کا خیالی دنیا سے دور کا بھی واسطہ نہیں لہٰذا یوں ہوتا ہے کہ وہ اسی تلاش میں کسی درندہ صفت انسان کا شکار بن جاتی ہے۔ کتنی ہی نوجوان بچیاں ہیں جو فلمی ہیرو کو تلاش کرتے کرتے عفت وعصمت کے ہیرے سے محروم ہو گئیں۔ کتنی ہی بیٹیاں ہیں جو اس ناکام تلاش میں جو ہر آبرو گنوا بیٹھیں۔

⑤ سپنوں کی رانی کی تلاش: بعض نوجوان اسی چکر میں ٹیلی فونک رابطے کرتے ہیں کہ شاید کسی ایسی لڑکی سے رابطہ ہو جائے جو نوجوان ہو، خوبصورت ہو، اونچے اور اعلیٰ خاندان کے لیے ہو۔ وہ جہاں اس کی محبت میں گرفتار ہو وہاں اس کی طرف سے سٹیٹس کی زندگی گزارنے کی وسائل بھی مہیا کر دیے جائیں۔ یہ بے چارے فلمی نوجوان دن رات سرگرداں پھرتے ہیں، انہیں کوئی ہیروئین تو نہیں ملتی البتہ کہیں سے چھترولی سواگت ضرور ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ تھانے کچہریوں کے چکر لگانے کی مشق خوب ہوتی ہے، تب نشہ عشق ایسے کافور ہوتا ہے کہ یہ مجنوں دوبارہ دیار عشق کی چوکھٹ پر خیرات مانگنے کی جرأت کبھی نہیں کرتا۔

⑥ غفلت: جن لوگوں کے دل یاد الٰہی سے غافل ہیں اور وہ مالک کائنات کے باغی بندے ہیں وہ دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ ٹیلی فونک بھونڈ بازی بھی بڑی جرأت اور دیدہ دلیری کے ساتھ کرتے ہیں۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اگر کوئی لوگوں کے حالات پر غور کرے تو اسے پتہ چلے گا کہ بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دلوں کو آباد رکھتے ہیں، اکثر لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور وہ غفلت کے بنا پر ایسے کاموں میں مشغول ہیں جو بے فائدہ ہیں بلکہ ان کے لیے فوری نقصان اور درحقیقت خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اخروی زندگی سے غفلت اور نفسانی خواہشات کی پیروی انسان کے دل میں تمام قسم کی بیماریوں کا سبب ہے۔"

⑦ فراغت: فراغت ایک بہت بڑی بیماری ہے جو انسان کی فکر وسوچ اور عقل وشعور کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قاتل ہے اور اس کی جسمانی قوت کو ختم کر دیتی ہے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو فارغ وقت کو قیمتی بنانے کی فکر نہیں کرتے اور نہ ہی ایسے امور کو اپناتے ہیں جوان کے فارغ وقت کو کارآمد بنائیں بلکہ وہ اسے لہو ولعب اور بے کار کاموں میں گزارتے ہیں۔ فارغ وقت کو گزارنے کے لیے بے کار اور بے فائدہ کاموں میں ٹیلی فونک بھونڈ بازی بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

فضول گفتگو اور باطل کلام فارغ وقت گزارنے کے لیے کئی مردوں، عورتوں، اور نوجوانوں کا پسندیدہ ہتھیار ہے کاش یہ لوگ غور کرتے کہ وہ ایسے کاموں میں وقت صرف کر رہے ہیں جو خس وخاشاک کی طرح اڑ جانے والے ہیں۔

⑧ فسادِ قلب: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک سبب دل کا بیمار ہونا ہے۔ فارغ وقت گزارنے کا لازمی نتیجہ دل کی بیماری کی شکل میں سامنے آتا ہے اور جب انسان کا دل بیمار ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں شرم محسوس نہیں کرتا اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی اس کے نزدیک کوئی جرم نہیں ہے۔

⑨ بری صحبت: شریر اور برے دوستوں کی صحبت انسان کو جرم کے ارتکاب پر بہت دلیر کر دیتی ہے اور اس کے لیے فحش گوئی اور گناہ آسان ہو جاتا ہے۔ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کی عادت برے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے پروان چڑھتی ہے اگر کبھی اس کے دل میں یہ گندی عادت چھوڑنے کا خیال پیدا ہوتا ہے تو دوستوں کو بھونڈی بازی کرتے دیکھ کر یہ اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔

⑩ موبائل کمپنیاں: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک سبب موبائل کمپنیاں ہیں، ملک خداداد پاکستان کے اندر گزشتہ چند سالوں میں موبائل کمپنیوں کی آمد سے اس بیماری نے زور پکڑ لیا ہے۔ Warid,Paktel, Telenor, Ufone, Jazz اور اب Zong تمام کمپنیاں ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں بھیانک کردار ادا کر رہی ہیں۔

لوگوں کو لمبی بات کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ پانچ روپے فی گھنٹہ والے پیکج لا کر "اب بات کرتے ہی جاؤ" اور "سب کہہ دو" کے نعرے لگا کر بھونڈ بازی کے مشورے دیئے جا رہے ہیں، سوچنے کی بات ہے رات گیارہ بجے سے صبح 6 بجے تک گھنٹوں کونسی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ضروری بات کی جا سکتی ہے؟ نہ ہی یہ کاروباری رابطوں کا وقت ہے اور نہ ہی کوئی ضروری Call کرنے کا دورانیہ ہے۔ اس وقت ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے علاوہ گھنٹوں بات کرنے کی ضرورت غالباً کسی سنجیدہ شخص کو نہیں ہے۔

⑪ Friend Ship کی ترغیب: موبائل اور ٹیلی فونک بھونڈی بازی کا ایک اہم سبب Friend ship کی ترغیب ہے۔ انٹرنیٹ، بعض رسائل، مجلات اور اخباروں میں قلمی اور ٹیلی فونک دوستی کی ترغیب دی جاتی ہے رابطہ نمبر بھی ساتھ ہی درج ہوتے ہیں۔ لڑکیاں لڑکے ایک دوسرے سے آزادانہ گپ شپ کر سکتے ہیں۔

⑫ مخلوط وظیفہ حیات: جب سے اسلامی معاشروں میں اختلاط نے جنم لیا ہے تب سے کئی بیماریوں کے ساتھ ساتھ ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں بھی خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔

دفتروں میں مخلوط شاف، نظام تعلیم میں مردوزن کا اختلاط، فیکٹریوں میں عورت اور مرد کی مساوات نے ٹیلی فونک بھونڈ بازی کو کمال عروج پر بخشا ہے کیونکہ ایک ساتھ کام کرتے ہوئے رابطہ نمبر حاصل کرنا کوئی دشوار کام نہیں ہے۔

⑬ ذرائع ابلاغ: ہمارے ذرائع ابلاغ جو کچھ دکھا رہے ہیں اس کے مشاہدہ کے بعد عزت و غیرت کی بات کرنا احمقانہ رائے محسوس ہوتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی بے ہودگی ٹیلی فونک بھونڈ بازی کو ہی جنم دے سکتی ہے کیونکہ جب صحیح کو غلط، غلط کو صحیح، نیکی کو برائی، برائی کو نیکی، حسین کو قبیح اور قبیح کو حسین بنا کر پیش کیا جا رہا ہو تو بہتری کی امید رکھنا عبث ہے۔ خصوصاً پرائیوٹ T.V چینلز، ڈش اور انٹرنیٹ نے غیرت کا قتل عام کیا ہے، عفت و عصمت کی مقدس چادر کو پھاڑنے میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔ ان ذرائع نے بستے گھر اجاڑ دیے ہیں۔ اخلاق و اطوار کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ نوجوان لڑکوں اور نوجوان لڑکیوں کی سوچ میں اس قدر تبدیلی پیدا کر دی ہے کہ انہیں اخلاق رذیلہ اور گناہوں کی غلیظ دلدل میں اترنے میں فخر محسوس ہونے لگا ہے۔ حرام کاری کو فروغ ملا ہے اور شرافت کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔

⑭ بے پردگی و عریانی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں بے پردگی اور عریانی نے بھی اپنا کردار خوب ادا کیا ہے۔ بات بے پردگی سے شروع ہوئی اور عریانی تک جا پہنچی۔ اس بیماری نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کئی معاشرے تباہ کر دیے اور اسلامی اقدار کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب عورتیں بے پردہ ہو کر لوگوں کے درمیان کھلے بندوں چلتی ہیں تو بے شمار برائیاں جنم لیتی ہیں۔ زنا عام ہو جاتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے غلط روابط خطرناک حد تک بڑھ جاتے ہیں اور جسمانی بیماریاں جنم لیتی ہیں خطرناک وبائیں جیسا کہ طاعون وغیرہ پھوٹ پڑتی ہیں۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' میری امت کے دو گروہوں کو میں نے دیکھا تو نہیں البتہ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو کتنی مسافت سے آتی ہے۔ وہ حکمران جس کے ہاتھ میں عصا ہو گا جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے (ظالم ہوں گے) اور ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ وہ مردوں کی طرف مائل ہوں گی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہوں گے۔ ❶

⑮ P.C.O: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے لیے P.C.O محفوظ ترین پناہ گاہ ہیں۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق نوجوان لڑکے اور لڑکیاں P.C.O کے ذریعے آپس میں روابط رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ملنے اور دیگر پروگرام طے کرنے کے لیے P.C.O کو ہی واسطہ بنایا جاتا ہے۔ پولیس اور P.C.O مالکان اس شیطانی کھیل میں پورا تعاون کرتے ہیں۔ اخباری رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عام P.C.O دراصل بے حیائی اور بدمعاشی کے اڈے بن چکے ہیں۔ P.C.O مالکان کے بقول ان کا کاروبار ٹیلی فونک بھونڈ باز لڑکے اور لڑکیوں کی بدولت ہی چل رہا ہے ورنہ ضرورت کی کالز تو چند لوگ کرتے ہیں جس سے دن بھر کا خرچہ بھی پورا نہیں ہوتا۔

P.C.O چلانے والے خوب جانتے ہیں کہ ان کے محلے کی بعض نوجوان لڑکیوں کے کن کن لوگوں کے ساتھ روابط ہیں اور کن اوباشوں کے ساتھ وہ گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرتی رہتی ہیں۔ آہستہ آہستہ P.C.O مالکان ان کے اس کالے دھندے کا حصہ بن جاتے ہیں اور یوں دن بدن ٹیلی فونک بھونڈ بازوں اور P.C.O والوں میں ناجائز مراسم بڑھتے چلے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات۔۔۔: ۲۱۲۸۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاتے ہیں۔

⑯ رحمت خداوندی پر غلط اعتماد: بہت سے لوگ اس امید پر گناہ کیے چلے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور وہ عام گناہوں کو معاف کر دے گا۔ ٹیلی فون بھونڈ باز مرد اور عورتیں بھی اسی بداعتقادی کے پیش نظر یہ گناہ عظیم کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو واقعتاً بہت وسیع ہے مگر اس نے یہ اعلان بھی کر رکھا ہے:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ ❶ ''بے شک تیرے رب کی پکڑ انتہائی سخت ہے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ ❷

''بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور بہت سخت ہے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کو پکڑتا ہے تو اس کو چھوڑتا نہیں ہے۔'' ❸

⑰ انجام کار سے لاپرواہی: دیگر گناہوں کی طرح ٹیلی فون بھونڈ بازی بھی اس گناہ کے انجام سے لاپرواہ ہو کر کی جاتی ہے۔ اگر ٹیلی فون بھونڈ باز یہ سوچے کہ اس کی اس خطرناک حرکت سے مسلمان نوجوان بچوں یا بچیوں کا اخلاق تباہ ہوتا ہے، اسلامی اقدار پامال ہوتی ہیں، بستے گھر اجڑ سکتے ہیں، کم عمر بچے یا بچیاں تباہی کے رستے پر چل سکتے ہیں، بیوی خاوند سے خیانت کر سکتی ہے اور خاوند بیوی کو دھوکہ دے سکتا ہے تو شاید وہ اس گناہ عظیم سے باز آ جائے۔ اگر وہ سوچے کہ قیامت کے دن اسے رسوا کن عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا اور وہ پوری کائنات کے سامنے ذلیل خوار ہو جائے گا تو شاید اپنی روش سے باز آ جائے۔ کوئی بھی ذی شعور مذکورہ بیماریوں کا ادراک کرنے کے بعد ٹیلی فون بھونڈ بازی جیسی غلط حرکت نہیں کر سکتا۔

---

❶ ۸۵/ البروج: ۱۲۔ ❷ ۱۱/ ھود: ۱۰۲۔

❸ صحیح بخاری، کتاب التفسیر: ۴۶۸۶۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑱ نظروں کے تیر: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک بہت بڑا سبب مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے پر نظروں کے تیر چلانا ہے۔ نظر پہلی سیڑھی ہے جو تعارف، رابطہ اور پھر ٹیلی فونک بھونڈ بازی کی طرف درجہ بدرجہ چڑھنے کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ نے مؤمن مردوں اور عورتوں کو نگاہیں جھکانے کا حکم دیا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے۔ نوجوان لڑکی کو دیکھ کر بوڑھوں کی بھی رال ٹپکنے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی مردوں کو دعوت نظارہ دینے میں ایک دوسری سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں۔ لباس، انداز گفتگو اور حرکات وسکنات ہر لحاظ سے شرعی حدود کو پامال کیا جا رہا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے کیا خوب بات کہی:

> ''عام طور پر نظر ہی برائی کی جڑ ہے، نظر خطرہ کو جنم دیتی ہے، خطرہ غلیظ فکر پیدا کرتا ہے، فکر شہوت کو ابھارتی ہے، شہوت ارادہ کو پیدا کرتی ہے، ارادہ پختہ عزم کو موقع دیتا ہے اور انسان برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا صبر کے ساتھ نگاہیں جھکا لینا اس پریشانی اور بے چینی سے آسان ہے جو گناہ کے بعد ہوتی ہے۔''

⑲ بازاروں، پارکوں اور پبلک مقامات پر اختلاط: ایسے مقامات پر لڑکیوں اور لڑکوں کا کثرت سے آنا بھی ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک سبب ہے۔ خصوصاً جب نوجوان لڑکی بغیر محرم اور بغیر کسی نگران کے آئے تو کام کاج سے فارغ اور بے کار نوجوان اس کے ساتھ رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ معاف فرمائے بعض نوجوان بچیاں اسی تلاش میں نکلتی ہیں کہ ایسے مقامات پر ان کو کوئی ایسا نوجوان مل جائے جس سے ٹیلی فونک روابط بڑھا سکیں اور گپ شپ کے ذریعے دل بہلا سکیں۔

⑳ لمبی امید: اکثر لوگ دوسرے گناہوں کے ساتھ ٹیلی فونک بھونڈ بازی اس امید پر کرتے ہیں کہ ابھی عمر عزیز کا بہت سا حصہ باقی ہے جب وہ میچور ہوں گے تو توبہ کر لیں گے، ٹیلی فونک بھونڈ بازی اور حرام گپ شپ چھوڑ دیں گے مگر انہیں اس بات کا اندازہ نہیں کہ موت اچانک انسان کو اچک لیتی ہے اور اس کے سارے پروگرام دھرے رہ جاتے ہیں۔ کیا پچھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور کیا بوڑھا؟ کیا نوجوان اور کیا ادھیڑ عمر؟ وہ سب کو آن پکڑتی ہے مگر شیطان ہے کہ لوگوں کو اس دھوکہ میں رکھے ہوئے ہے کہ تم ابھی ٹیلی فونک گپ شپ کرو، لڑکیاں پھنساؤ، لڑکوں کو فریب دو، روابط رکھو ابھی تو دوسروں کی باری ہے۔

㉑ خاص ٹیلی فون نمبر کی فراہمی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک سبب نوجوان لڑکوں یا نوجوان لڑکیوں کے پاس خاص نمبر کی موجودگی ہے امیر گھرانوں میں تمام افراد کے کمرے اور ٹیلی فون نمبر الگ الگ ہیں۔ فی زمانہ ہر ایک کے پاس اپنا الگ موبائل فون ہے۔ وہ جس کے ساتھ چاہے گپ شپ کرے۔ نوجوان لڑکی جس کے ساتھ چاہے ٹیلی فون پر بات کرے، ماں باپ کو اس کی کوئی خبر اور فکر نہیں ہے۔ جوانی کی عمر جوش سے بھرپور اور ہوش سے تقریباً خالی ہوتی ہے اس عمر میں بے راہ روی کا شکار ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں لہٰذا لڑکیاں اور لڑکے اپنے اپنے خاص نمبروں سے ٹیلی فونک بھونڈی بازی کے جرم میں مبتلا رہتے ہیں پھر بات رابطوں اور ملاقاتوں تک پہنچ جاتی ہے، ماں باپ کو تب خبر ہوتی ہے جب پچھتانے کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

㉒ ماڈریشن اور روشن خیالی: بعض ماں باپ مغرب کی عطا کردہ اصطلاحات، روشن خیالی، مساوات مرد وزن اور آزادی نسواں وغیرہ کے پرفریب نعروں سے اس قدر متاثر ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو ہر قسم کی مادر پدر آزادی دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور وہ اس بات کو جرم نہیں سمجھتے کہ ان کا نوجوان بیٹا یا نوجوان بیٹی کس کے ساتھ ٹیلی فون پر باتیں کرتے ہیں بلکہ وہ ان کا حق سمجھتے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں تعلقات استوار کریں جس کے ساتھ چاہیں سیر و تفریح کریں اس میں کوئی قباحت نہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری سے جو کہ اولاد کی نگرانی کی صورت میں ہے "شدت پسندی" کہہ کر عہدہ برآ ہو جاتے ہیں، ان لوگوں کو نبی ﷺ کا یہ فرمان سامنے رکھنا چاہیے "دیوث آدمی کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔" صحابہ نے پوچھا دیوث کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو اپنی عزت کے لیے غیرت نہ کھائے۔" [1]

یعنی اسے کوئی فکر نہ ہو کہ اس کی بہو، بیٹی، بہن، بیوی، ماں کدھر جا رہی ہے اور کہاں

---

[1] مسند احمد، مسند المكثرين، باب باقی مسند السابق: ٦٠٧٦۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے آ رہی ہے؟ ان کے پاس کون آتا ہے؟ اور کون بیٹھتا ہے۔

(23) بچی یا بچے پر غلط اعتماد: بعض ماں باپ اپنی اولاد پر اس قدر غلط اعتماد کر بیٹھتے ہیں کہ کبھی اس بات کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے کہ وہ ٹیلی فون یا موبائل وغیرہ پر کس سے بات کر رہے ہیں؟

ہمارا مطلب قطعاً یہ نہیں کہ اولاد پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن ایسا اندھا اعتماد نہ ہو کہ اولاد بے راہ روی کا شکار ہو جائے اور والدین دھوکہ میں رہیں۔ اگر اولاد کو علم ہو کہ ان کے والدین ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ تجسس رکھتے ہیں یا فکر مند رہتے ہیں تو وہ غلط قدم اٹھانے سے پہلے ہزار دفعہ سوچیں گے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو وہ تباہی کے رستہ پر چل سکتے ہیں جس کا سب سے آسان وسیلہ ٹیلی فونک بھونڈ بازی ہے۔

(24) غیر مناسب اور بے جوڑ شادی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک سبب غیر مناسب اور بے جوڑ شادی بھی ہے۔ بعض دفعہ والدین نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کی پابند لڑکی کو فاسق و فاجر انسان کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں یا اس کے برعکس شریف النفس، نمازی آدمی کے ساتھ بداخلاق اور بدچلن لڑکی کا بیاہ کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں میاں اور بیوی کے درمیان تلخیاں جنم لیتی ہیں۔ وظیفہ حیات تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دوریاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے حالات میں چند ہی لوگ ہیں جو محفوظ رہ سکتے ہیں ورنہ ادھر ادھر رابطے اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔

(25) خانگی جھگڑے: جس گھر میں والدین آپس میں حسن اخلاق اور بہترین معاشرت کا مظاہرہ نہ کرتے ہوں بلکہ ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے جھگڑتے رہتے ہوں اس گھر میں ٹیلی فونک بھونڈ باز نوجوان بچوں کے ہمدرد بن کر داخل ہوتے ہیں اور لٹیرے بن کر نکلتے ہیں وہ گھریلوان بن سے فائدہ اٹھا کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

(26) نوجوان بچوں کے ساتھ غیر مناسب رویہ: جس گھر میں بچوں کے ساتھ حد سے زیادہ سختی یا بے جا لاڈ پیار کا معاملہ کیا جاتا ہو اس گھر کے نوجوان بچے اور بچیاں ٹیلی فونک بھونڈ بازی جیسی خطرناک بیماری میں بہت جلد گرفتار ہو جاتے ہیں۔ بے جا سختی سے تنگ آ کر وہ کسی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایسے شخص کی تلاش میں ہوتے ہیں جو ان سے ہمدردی کے ساتھ پیش آئے۔یہی حال ان گھروں کے بچوں کا ہوتا ہے جہاں ماں باپ میں آئے روز لڑائی رہتی ہو۔اسی طرح بے جا لاڈ پیار بھی بچوں کی عادات واطوار بگاڑ دیتا ہے۔

27 مراکز ایزی لوڈ: ایزی لوڈ کے مراکز بھی ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا سبب ہیں نوجوان لڑکیاں دکانداروں کے پاس ایزی لوڈ کروانے کے لیے اپنا نمبر نوٹ کرواتی ہیں۔بعض دکاندار جان بوجھ کر کہتے ہیں کہ ابھی Network میں پرابلم ہے آپ اپنا نمبر اور پیسے دے جائیں ایزی لوڈ ہو جائے گا۔پھر یہ نمبر مختلف دوستوں کو Message کر دیا جاتا ہے اور شیطانی کارندے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے متحرک ہو جاتے ہیں۔

28 شادیوں میں تاخیر: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک اہم اور بنیادی سبب شادیوں میں تاخیر ہے۔ہماری بدقسمتی ہے کہ رسم ورواج اور برادری میں ناک رکھنے کی شیطانی سوچ کے پیش نظر شادی کو اس قدر مہنگا کر دیا گیا ہے کہ بے شمار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شادی جیسی عظیم نعمت سے محروم ہیں۔اس کے برعکس ٹیلی فونک بھونڈ بازی اور Call Girls کی فراہمی انتہائی سستا اور آسان معاملہ بن چکا ہے۔پاکستان کا ایک خوبصورت علاقہ غوازی (گلستان) اس بات میں مشہور ہے کہ وہاں کے لوگ اپنے بچے بچیوں کی شادیاں جوان ہوتے ہی کر دیتے ہیں،اسی لیے وہاں غلط کاری اور فحاشی کا تناسب پنجاب کے مقابلہ میں اسی فی صد کم ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے خوفناک نتائج

ٹیلی فونک بھونڈ بازی ایسا مہلک مرض ہے کہ اس کے جراثیم جہاں معاشرہ کی بنیادیں دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں وہاں خاندانی نظام کو بھی زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس بیماری سے اسلامی اقدار کو بھی خطرہ ہے اور عام انسان کی زندگی پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ ہم ذیل میں چند مشہور نقصانات کا تذکرہ کر رہے ہیں جو ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں سامنے آ رہے ہیں۔

① نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا گمراہ ہونا: اس بیماری کے نتیجہ میں نوجوان طبقہ گمراہی کی اندھی غار میں اتر رہا ہے جہاں سے نکلنا ان کے لیے ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

② عورتوں اور مردوں کی اخلاقی تباہی: اس بیماری کے زیر اثر عورتوں اور مردوں کے اخلاق و عادات تباہ ہو رہے ہیں۔

③ زوجین کے درمیان خیانت: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں بیوی خاوند سے خیانت کرتی ہے اور خاوند بیوی کو دھوکہ دینے کی کوشش میں لگا نظر آتا ہے۔

④ بیوی کو خاوند کے خلاف نفرت دلانا: عام طور پر ٹیلی فونک بھونڈ باز نوجوان شادی شدہ لڑکیوں کو خاوندوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ ان کو چکنی چپڑی باتوں سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کے خاوند کے مقابلہ میں وہ اس کے زیادہ ہمدرد ہیں نتیجۃً بیوی خاوند سے نفرت کرنے لگ جاتی ہے۔

⑤ کثرتِ طلاق: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں طلاق وقوع پذیر ہو جانا ایک فطری عمل ہے۔ خاوند جب دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی ٹیلی فون پر کسی اور سے گپ شپ کرتی ہے اور اس کو دھوکہ دے رہی ہے تو وہ طیش میں آ کر طلاق دے دیتا ہے۔ اسی طرح بیوی جب تسلی کر لیتی ہے کہ اس کا خاوند دوسری عورتوں سے ٹیلی فونک بھونڈ بازی کرتا ہے اور ان سے تعلقات استوار کیے ہوئے ہے تو وہ خلع یا تنسیخ نکاح کا دعویٰ کر دیتی ہے۔ اور اس جھگڑے کا حل طلاق کی صورت میں ہی سامنے آتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑥ خاندانی نظام کی تباہی: اسلام نے ایک مضبوط خاندانی نظام متعارف کرایا جس میں سرپرست مسئول اور اولاد کی تربیت کا ذمہ دار ہے اور اولاد بھی اپنے باپ یا سرپرست کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس کا حکم ماننا اپنے اوپر فرض سمجھتی ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت اور باپ کی رضا کو جنت میں داخلہ کا سبب کہہ کر اسلام نے فیملی سسٹم کی بنیادیں کمال انداز میں مضبوط بنا ڈالیں مگر ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے ذریعے اس مضبوط ادارے کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اولاد کو ماں باپ اور سرپرستوں کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔

⑦ وقت کا ضیاع: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے ذریعے قیمتی وقت برباد کیا جاتا ہے لوگ گھنٹوں گھنٹوں ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں گزار دیتے ہیں اور انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ وہ کس نعمت سے محروم ہورہے ہیں؟

⑧ غیرت کا خاتمہ: ٹیلی فونک بھونڈ بازی غیرت واہمیت کی قاتل ہے یہ مردوں سے غیرت اور عورتوں سے حیا ختم کرنے کا خوفناک منصوبہ ہے۔

⑨ شکوک وشبہات اور وسواس: جو آدمی خود ٹیلی فونک بھونڈ بازی میں مبتلا ہے وہ اپنی بیوی، بہن، بیٹی، بیٹوں اور دیگر ماتحت افراد کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کو ہر وقت یہ وسواس لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ ٹیلی فون پر کسی سے روابط تو استوار نہیں کیے ہوئے ہیں؟ وہ دوستوں، عزیز رشتہ داروں اور ملنے والوں پر شک کرتا ہے کیونکہ اپنے اوپر اعتماد نہیں رکھتا تو تمام عورتوں اور مردوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

⑩ جرائم کا بڑھ جانا: ٹیلی فونک بھونڈ بازی سے جرائم بڑھتے ہیں۔ بعض دفعہ بیوی خاوند کی ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا بدلہ لینے کے لیے دوسروں سے ٹیلی فونک گپ شپ شروع کرتی ہے جو غلط تعلقات میں تبدیل ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ خاوند بیوی سے انتقام لینے کے لیے دوسری عورتوں سے ٹیلی فونک رابطہ شروع کرتا ہے جس کا انجام غلط کاری کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اسی طرح دوسرے جرائم بھی زیادہ ہورہے ہیں۔

⑪ مال و دولت کی بربادی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں بہت سا سرمایہ ضائع ہو رہا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے، اگر ٹیلی فو نک بھونڈ باز اس تمام دولت کا حساب کریں جو انہوں نے اس قبیح فعل پر صرف کر دی تو وہ ہزاروں اور لاکھوں کے عدد کو چھونے لگتی ہے۔

ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا علاج

ٹیلی فونک بھونڈ بازی گناہ ہے اور ہر گناہ کا علاج چند مفید نکات پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔ اس کو ترک کرنے کے لیے انہی خطوط پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ جو دوسرے گناہوں کو چھوڑنے کے لیے اپنائے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہم ٹیلی فونک بھونڈ بازی ترک کرنے کے لیے چند عام اور کچھ خاص نکات کی طرف اشارہ کرنا چاہیں گے۔

① اللہ تعالیٰ کا تقویٰ: ہر گناہ کو چھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کا خوف زبردست اسلحہ ہے۔ انسان جب یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر جگہ دیکھ رہا ہے، اس کا نگران ہے اور آسمان تلے کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں وہ مالک کائنات سے چھپ کر گناہ کر سکے تو گناہوں کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ ٹیلی فونک بھونڈ باز اگر یہ سوچ کہ اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہے اور اس کا ایک ایک لفظ ریکارڈ کیا جا رہا ہے اور قیامت کے دن اس کا محاسبہ ہونے والا ہے تو ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لیے اس بیماری سے نجات حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ ❶

''اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور سیدھی بات کیا کرو۔''

② سچی توبہ: دیگر گناہوں کی طرح ٹیلی فونک بھونڈ بازی چھوڑنے کے لیے سچی توبہ کی جائے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''ہر انسان غلطی کرتا ہے، غلطی کرنے والوں میں سے بہتر وہ ہے جو توبہ کر لے۔'' ❷

③ برے دوستوں کی صحبت کو خیرباد کہنا: ٹیلی فونک بھونڈ بازی چھوڑنے کے لیے ضروری ہے کہ برے دوستوں کی مجلس اور صحبت کو ترک کر دیا جائے۔ خصوصاً وہ دوست جو اس غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان اچھے یا برے دوست کے

❶ ۳۳/الاحزاب: ۷۰۔ ❷ سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، ۲۴۹۹۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دین پر ہوتا ہے تم میں سے ہر ایک کو جاننا چاہیے کہ اس نے کس کو گہرا دوست بنا رکھا ہے۔'' ❶

اور فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا تھا اور اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کمایا۔'' ❷

④ وقت کی قدر: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کو ترک کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے وقت کو قیمتی بنائے۔ جب انسان اپنا وقت اچھے اور بہترین کاموں میں صرف نہیں کرتا تب شیطان اس کے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ ٹیلی فونک بھونڈ باز کا معاملہ بھی ایسے ہی ہے۔ بعض علما کے قول کے مطابق: ''جس نے اپنے لیے اپنے قیمتی وقت کی حفاظت کی اور اس کو ایسے کاموں میں ہرگز صرف نہ کیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اکثر لوگ دو نعمتوں کے بارے میں دھوکہ میں مبتلا ہیں: صحت اور فراغت۔'' ❸

⑤ نمازوں کی حفاظت: ٹیلی فونک بھونڈ بازی ترک کرنے کے لیے نمازوں کی ادائیگی اور حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ اگر انسان نماز وقت پر اور پوری توجہ سے ادا کرے تو وہ برائیوں سے رکاوٹ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ ❹

''بے شک نماز فحاشی اور برائی سے روکتی ہے۔''

⑥ روزوں کا اہتمام: اگر ٹیلی فونک بھونڈ باز اپنی اس قبیح حرکت سے باز نہ رہ سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ روزوں کا اہتمام کرے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ نظروں کو بہت جھکانے والی اور شرمگاہ کی

---

❶ سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في أخذ المال بحقه: ٢٣٧٨۔

❷ سنن ترمذي، كتاب الزهد باب ماجاء أن المرء مع من أحب، ٢٣٨٦۔

❸ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب لا عيش إلا عيش الآخرة، ٦٤١٢۔

❹ ٢٩/ العنكبوت: ٤٥۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوب حفاظت کرنے والی ہے۔ جو طاقت نہ رکھے اس پر روزے رکھنا فرض ہے یہ اس کے لیے (گناہوں سے) ڈھال ہے۔'' ❶

⑦ مناسب اور جلد شادی: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا ایک بہترین اور مؤثر علاج مناسب اور جلد شادی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی عفت وعصمت کو بچانے اور فطری تقاضوں کی تکمیل کے لیے شادی اسلام کا اصول تحفہ ہے۔

⑧ اسلامی تربیت: اولاد کی اسلامی تربیت اس خوفناک مرض کے خاتمے میں زبردست معاون ہے۔ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل پیرا نوجوان بچے اور بچیاں گمراہی سے بچ جاتے ہیں۔

⑨ ذمہ داری کا احساس: گھر کے سربراہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ٹیلی فونک رابطوں کا دروازہ بند کرنا ہوگا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔'' ❷

اس لیے اگر وہ محسوس کرے کہ اس کے گھر والے ٹیلی فون کا غلط استعمال کرتے ہیں تو وہ خفیہ طور پر فون کی ریکارڈنگ کر سکتا ہے، ٹیلی فون پر ٹیپ لگا سکتا ہے یا کسی بھی اور طریقہ سے ٹیلی فون کا ریکارڈ چیک کر سکتا ہے۔ اگر فون بل والا ہے تو تمام Calls کی تفصیل دیکھ کر تحقیق کر سکتا ہے۔

⑩ حقیقی اور فلمی زندگی میں فرق کا ادراک: ہم نے ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے اسباب میں یہ بات ذکر کی تھی کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ذرائع ابلاغ اور فلمی دنیا سے متاثر ہو کر ٹیلی فون پر خوابوں کا شہزادہ یا سپنوں کی رانی تلاش کرتے ہیں اور انجانے میں ہوس پرستوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ حقیقی زندگی، فلمی دنیا اور کیمرہ کی پیش کردہ زندگی سے مختلف ہے تو یہ بات ٹیلی فونک بھونڈ بازی ترک کرنے میں انتہائی معاون ہوگی۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فعليه: ٥٠٦٦۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن: ٨٩٣۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

⑪ مخلوط نظام حیات کا خاتمہ: مخلوط نظام حیات کا خاتمہ ٹیلی فونک رابطوں میں سوفی صد کمی کا زینہ اول ہے مگر بدقسمتی سے قریب قریب اس کی کوئی شکل نظر نہیں آتی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو کوئی کام مشکل نہیں ہے۔

⑫ ذرائع ابلاغ کا احساس ذمہ داری: اگرچہ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کی آزادی کے بہت سے فوائد بھی ہیں مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ میڈیا عوام الناس اور خصوصاً نوجوان نسل کو بے راہ روی، فحاشی اور بے حیائی کا عادی بنائے۔ میڈیا جو کچھ دکھا رہا ہے وہ حقیقت کے برعکس ہے، اس لیے میڈیا کو ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا جو کہ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے خاتمہ کے لیے انتہائی معاون اور اہم ہوگا۔ اسی طرح اخبارات، مجلات اور مختلف رسائل کو بھی اپنی صحافتی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا تاکہ اس بیماری سے نجات حاصل ہو سکے۔

⑬ P.C.O مالکان کی ذمہ داری: P.C.O مالکان اگر دینی، اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس کریں تو ٹیلی فونک غلط رابطوں اور بھونڈ بازی کا سلسلہ کافی حد تک کم ہو سکتا ہے۔

⑭ بے پردگی اور غیر شرعی لباس کا خاتمہ: ٹیلی فونک بھونڈ بازی کو ختم کرنے کے لیے بے پردگی اور غیر شرعی لباس کو ختم کرنا انتہائی اہم ہے۔

⑮ ضرورت کے لیے فون کا استعمال: آج کل ٹیلی فون اور موبائل جہاں ضرورت بن چکا ہے وہاں فیشن کے طور پر بھی لوگ اس کا استعمال کر رہے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ اس کو صرف اور صرف ضرورت کے لیے استعمال کیا جائے گھر کے سربراہان صرف اس کو موبائل وغیرہ لے کر دیں جس کو ضرورت ہو اور بغیر ضرورت کے اس کے استعمال پر پابندی لگا دیں۔

⑯ چیک اینڈ بیلنس: گھر کے سربراہ یا ذمہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال پر اس قدر غلط اعتماد نہ کرے کہ وہ اسے دھوکہ میں رکھ کر ٹیلی فونک بھونڈ بازی اور غلط رابطے رکھیں وہ چیک اینڈ بیلنس قائم کرے اور ان کی مکمل نگرانی رکھے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ٹیلی فون گھر کے وسط میں رکھا جائے جہاں ہر فرد اسے دیکھ سکتا ہو اور بچوں کے کمروں میں الگ سے ٹیلی فون مہیا نہ کیا جائے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(۲) گھر میں ہر اس بات پر سختی سے عمل ہو کہ ٹیلی فون فقط مرد حضرات ہی ریسیو کریں۔

(۳) بغیر اشد ضرورت کے نوجوان بچوں اور بچیوں کو موبائل وغیرہ رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۴) گھر میں مرد نہ ہوں تو بڑی عمر کی عورت فون Attend کرے اور سخت لہجے سے بات کرے۔

(۵) بچوں پر نگرانی رکھی جائے اور ان کو بے تکلف دوستوں کی طرح پیار و محبت سے گائیڈ کیا جائے۔

⑰ ریسیور رکھ دیجیے: اگر کوئی Wrong Call اور ٹیلی فونک بھونڈ بازی سے باز نہ آئے تو اس کا آسان حل یہی ہے کہ ریسیور رکھ دیجیے اور بات جاری رکھنے کی غلطی نہ کیجیے۔

⑱ خوابوں کا شہزادہ کون: خوبصورت، سمارٹ چارمنگ، نوجوان، امریکہ سیٹل، دنیاداروں کے معیار ہیں۔ ایک معیار وہ ہے جو نبی ﷺ نے عطا کیا فرمایا:

((اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ)) ❶

''جب تمھیں کوئی ایسا نوجوان منگنی کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کے ساتھ شادی کر دو ورنہ زمین میں بہت بڑا فساد پھیلے گا۔''

⑲ سپنوں کی رانی کون؟ دراز قد، گوری، خوبصورت، ایم اے اکنامکس، UK نیشنیلٹی ہولڈر دنیاوی اور اخباری معیار ہیں ایک معیار وہ ہے جو نبی ﷺ نے عطا فرمایا:

((تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ)) ❷

''عورت سے چار چیزوں کے لیے شادی کی جاتی ہے اس کے مال کے لیے، اس کے خاندان کے لیے، اس کے جمال کے لیے اور اس کے دین

---

❶ سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء اذا جاء کم: ۱۰۸۴۔

❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الأکفاء فی الدین: ۵۰۹۰۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے لیے تو دیندار کو چن لے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔"

ان احادیث کی روشنی میں اپنا آئیڈیل تلاش کیجیے ٹیلی فون پر ایسے آئیڈیل کہاں ملتے ہیں؟ وہاں عورتوں کے لٹیروں سے ہی رابطہ ممکن ہے۔

ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے علاج کے لیے عورتوں کو چند خاص نصیحتیں

① آواز میں نرمی اور لوچ پیدا نہ کریں:

اگر کوئی آدمی ٹیلی فون پر رابطہ کرے اور گھر میں کوئی مرد موجود نہ ہو یا موبائل پر کال آئے تو ذرا کرخت لہجہ سے جواب دیجیے اور آواز میں نرمی، خوبصورتی اور لوچ پیدا نہ کیجیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بیمار دل شخص کوئی اور امید لگا بیٹھے اور ٹیلی فونک رابطوں کے لیے کوشش شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی منع کر دیا تھا کہ اجنبی لوگوں سے اگر بات کرنا پڑے تو آواز میں نرمی پیدا نہ کریں۔

شیخ ابو زید فرماتے ہیں "اگر فون پر بات کرنے والی کوئی عورت ہو تو خوبصورت اور لوچدار آواز مت نکالیں۔ اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو بھی منع فرما دیا تھا کہ وہ خوبصورت اور نرم آواز کے ساتھ اجنبی سے بات نہ کریں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیمار دل آدمی طمع اور لالچ کرے۔"

② ریسیور رکھ دیجیے:

اگر آپ دیکھیں کہ کوئی شخص ٹیلی فون پر غیر مناسب رویہ اختیار کر رہا ہے اور یا کوئی ٹیلی فونک بھونڈ بات بڑھانے کی کوشش کرے تو فوراً ریسیور رکھ دیجیے اور کوئی بات مت کریں۔ ٹیلی فونک بھونڈ باز ٹیلی فون اور موبائل وغیرہ پر عورتوں کو پھنسانے کے لیے کیا کیا طریقہ استعمال کرتے ہیں ان کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ یاد رکھیے ریسیور رکھ دینا سب سے ہلکا اور آسان حل ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

③ ڈانٹ دیجئے:

اگر ریسیور رکھ دینے پر یا Call کاٹ دینے پر بھی وہ نوجوان دوبارہ رابطہ کرے تو اسے ڈانٹ دیجئے اور ایسا انداز اپنایئے کہ وہ آپ سے رابطہ کا ارادہ ترک کر دے۔ ایسی صورت حال میں سستی مت کیجئے کیونکہ بے شمار برائیوں کا دروازہ سستی کی وجہ سے کھل جاتا ہے۔ ریسیور رکھنا یا ڈانٹ دینا ٹیلی فونک بھونڈ باز کے چہرے پر طمانچہ ہوگا۔ اس مرحلہ پر ہمت سے کام لیجئے۔

④ کمپنی میں شکایت کیجئے:

اگر مذکورہ تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو کمپنی میں شکایت کیجئے کہ فلاں نمبر سے کوئی مجھے بار بار Wrong Calls اور بے ہودہ گفتگو کے ذریعے پریشان کر رہا ہے۔ کمپنی والے تحقیق کے بعد اس کا نمبر بند کر دیتے ہیں ہر کمپنی نے اپنی اپنی Helpline صارفین کو مفت کال کے لیے مہیا کر رکھی ہیں۔

⑤ نمبر Screening لسٹ میں ڈال دیں:

اگر کوئی آپ کے موبائل پر بار بار Call کر رہا ہے تو اس کا نمبر Screening لسٹ میں ڈالنے سے بھی ٹیلی فونک بھونڈ بازی کا علاج ممکن ہے۔ Settings کے اندر یہ آپشن Call Settings میں ملے گی۔ جو نمبر آپ Screening لسٹ میں ڈال دیں گی اس نمبر سے آپ کے نمبر پر رابطہ کیا جائے گا تو نہ ہی Bell کی آواز آئے گی اور نہ ہی Vibration ہو سکے گی۔

اگر یہ ساری کوششیں کارآمد نہ ہوں تو گھر والوں یعنی باپ یا بھائی کو اطلاع دیجئے کہ فلاں نمبر سے آپ کو تنگ کیا جا رہا ہے اور انہیں یہ بھی کہہ دیجئے کہ وہ اسے مناسب طریقہ سے سمجھائیں اور کوئی انتہائی قدم نہ اٹھائیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چند حقیقی واقعاتی قصے

① میرے خاوند کے دوست نے میرا گھر تباہ کر دیا:

سعودی عرب کے معروف اخبار ''المدینہ'' نے اس قصہ کو نقل کرتے ہوئے لکھا: کہ ایک عورت اپنی روداد بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ ہمارے گھر کے نمبر پر ایک نوجوان نے مسلسل فون کرنا شروع کر دیا پہلے پہل تو میں نے اسے سختی سے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا اور فون کرتا رہا۔ اس نے میرے ساتھ ہمدردی کی باتیں شروع کر دیں، وہ بڑی چالاکی اور دھوکہ دہی سے مجھے باور کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ وہ میرا ہمدرد ہے پہلے پہل وہ اس وقت فون کرتا تھا جب میرا خاوند کام پر چلا جاتا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد اس نے مجھے اس وقت فون کرنا شروع کر دیا جب میرا خاوند گھر میں موجود ہوتا۔ میرا خاوند جب ریسیور اٹھاتا تو وہ فوراً فون بند کر دیتا۔ میرے شوہر کے دل میں شک پیدا ہو گیا اور ہماری پر سکون زندگی میں زہر گھلنے لگا اور میرا خاوند مجھ سے ناراض رہنے لگا۔ چند دنوں کے بعد میرے خاوند نے اپنے ایک مخلص دوست سے مشورہ کیا کہ میری بیوی شاید کسی سے فون پر باتیں کرتی ہے آپ اس بارے میں مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں اس کو اپنی زوجیت میں رکھوں یا طلاق دے دوں؟ کیونکہ وہ میرے سمجھانے کے باوجود باز نہیں آتی۔ اس نے میرے خاوند سے کہا کہ ہم تو بڑی دیر سے جانتے ہیں کہ آپ کی بیوی محلہ کے فلاں نوجوان سے رابطہ رکھے ہوئے ہے اور ان کے آپس میں ناجائز مراسم ہیں مگر ہم خاموش تھے اور شرم کے مارے آپ کو کچھ نہیں بتا سکے۔ میرے خاوند نے کوئی انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے اس نوجوان کا نمبر ٹریس کرنے کے لیے محکمہ سے رابطہ کیا۔ اگلی بار جب فون آیا اور محکمہ مواصلات نے میرے خاوند کو اس کا فون نمبر دیا تو وہ حیران ہو گیا اور میں خود بھی سکتے میں آ گئی کہ یہ نوجوان کوئی اور نہیں بلکہ میرے خاوند کا دوست تھا جو میرے خاوند کے کان بھر کر مجھے طلاق دلوانا چاہتا تھا۔ اگرچہ میرے خاوند نے مجھے طلاق تو نہیں دی مگر مجھ سے منہ پھیر لیا اور حقیقت میں گھر تباہ ہو گیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

② میری سہیلی میری طلاق کا سبب بن گئی:

المدینہ اخبار ہی نے ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یونیورسٹی کی ایک طالبہ کہتی ہے کہ میری ایک سہیلی مجھ سے میرے خاوند کے بارے میں اکثر سوال کرتی رہتی تھی۔ جب وہ میرے خاوند کی تصویر دیکھتی تو بہت سی معلومات میرے خاوند کے متعلق حاصل کرتی حتیٰ کہ ہمارے پرائیویٹ معاملات بھی میں نے اس کو سنا ڈالے۔ اس نے میرے خاوند کا نمبر حاصل کیا اور اس سے رابطہ شروع کر دیا۔ میں جب سوئی ہوتی یا اپنے گھر والوں کے ہاں گئی ہوتی تو وہ میرے خاوند سے میری بتائی ہوئی معلومات سے بات شروع کرتی اور پھر وہ دونوں گھنٹوں باتیں کرتے رہتے۔ آہستہ آہستہ اس نے میری موجودگی میں بھی فون کرنا شروع کر دیا۔ مجھے دھڑکا لگا کہ میرا خاوند تو رات گئے تک جاگنا مناسب نہیں سمجھتا پھر یہ کس سے باتیں کرتا رہتا ہے؟ ایک دن میں نے اپنے خاوند سے پوچھا کہ آپ کو اس وقت کون فون کرتا ہے؟ تو اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ کہنے لگا مجھے کیا پتہ کہ کون ہے؟ میں نے خفیہ طور پر نگرانی شروع کر دی، میں نے ایک نیا ٹیلی فون سیٹ خریدا اور اسے اپنے کمرہ میں رکھنے کے بعد گھر کے فون کے ساتھ منسلک کر دیا۔ فون آیا اور میرا خاوند یہ سوچ کر کہ میں اپنے کمرے میں ہوں مصروف گفتگو ہو گیا میں نے جب ریسیور کان کو لگایا تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلنے لگی کہ ٹیلی فون لائن پر میری سہیلی ہی تھی جس کو میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اور اسے اپنی خاص دوست سمجھتی تھی۔ وہ دونوں اس بات پر متفق رہے تھے کہ میرا خاوند عنقریب مجھے طلاق دے دے گا اور میری سہیلی سے شادی کرے گا۔ میں نے یہ ساری گفتگو ریکارڈ کر لی اور اپنے خاوند کو سنائی۔ کیسٹ سن کر وہ گھبرا گیا مگر میں خاموش رہی اور سوچ رہی تھی کہ میں نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے کہ اپنے پرائیویٹ معاملات بھی اپنی سہیلی کو بتا دیے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کر رکھا ہے۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا.....؟

③ فلاں صاحب ہیں:

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، گھر میں کوئی مرد موجود نہیں، نوجوان لڑکی فون اٹینڈ کرتی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیلو...... کون؟ جی فرمایئے کس سے بات کرنی ہے آپ نے؟ ہیلو...... اسلم صاحب ہیں (فرضی نام) ذکر کرتا ہے۔ لڑکی: Sorry اسلم صاحب یہاں نہیں ہوتے Wrong Number گھنٹی دوبارہ بجتی ہے اور لڑکی فون کا ریسیور اٹھاتی ہے۔ جی فرمایئے؟ دیکھیں اگر اسلم صاحب نہیں تو پلیز آپ ہی بات تو کریں، آپ نے فوراً ہی فون بند کر دیا دیکھیں یہ تو اخلاقی طور پر بھی صحیح نہیں۔

لڑکی: اچھا جی بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

نوجوان: آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔ کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں۔

لڑکی: (کچھ توقف سے) جی شکریہ...... لیکن...... میں......

نوجوان: لیکن ویکن کچھ نہیں...... دیکھیں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی خوبصورت آواز دی ہے تو کیوں آپ کنجوسی کر رہی ہیں۔ آواز سنانے میں کیا پرابلم ہے۔ بات ہی تو کرنی ہے آپ کی آواز سے اگر کسی کے دل کو سکون پہنچتا ہے تو پلیز آپ بات کریں نا۔

لڑکی: دیکھیں میرے گھر والے بہت سخت ہیں اگر کسی کو پتہ چل گیا تو......

نوجوان: No Problem میں ایسے وقت میں رابطہ کیا کروں گا جب کوئی گھر پر نہ ہو۔ آپ کیوں ڈر رہی ہیں۔

آپ کا نام کیا ہے؟

لڑکی: کوشی میرا نام ہے۔

نوجوان: کتنا Modren اور خوبصورت نام ہے؟

لڑکی: شکریہ:

نوجوان: اچھا یہ بتایئے آپ کب اکیلی ہوتی ہیں کہ میں اس وقت فون کروں۔

لڑکی: میرے ڈیڈی اور مما دن کو گھر پر نہیں ہوتے اور سکول بھی آج کل چھٹیاں چل رہی ہیں۔ مگر آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔

نوجوان: Very Good یہ تو بہت اچھا کہ آپ کو چھٹیاں ہیں اور آپ کے ڈیڈی اور مما بھی نہیں ہوتے میرا نام (انجم) ہے فرضی نام بتاتا ہے۔ اچھا بائے میں دوبارہ فون کروں گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چند دنوں کے بعد اسی وقت فون کی گھنٹی بجتی ہے لڑکی لپک کر فون اٹھاتی ہے...... ہیلو

نوجوان: آپ کا دیوانہ بول رہا ہوں۔ جب سے آپ کی آواز سنی ہے دن کا چین اور راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔

لڑکی: کیوں...... ایسا کیا ہے میری آواز میں؟

نوجوان: آپ کی آواز تو دیوانہ بنا دیتی ہے میں آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہوں I love you۔

لڑکی: (پھولے نہیں سماتی اور ہواؤں میں اڑنا شروع کر دیتی ہے) میں بھی ایسی حالت سے دو چار ہوں مجھے بھی آپ جیسے محبت کرنے والے ساتھی کی ضرورت تھی۔

نوجوان: تو کیا آپ بھی سچ مچ مجھ سے محبت کرنے لگی ہیں۔

لڑکی: Yes I love you too۔

نوجوان: میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

لڑکی: یہ ناممکن ہے میرے گھر والے کبھی بھی یہ برداشت نہیں کریں گے۔

نوجوان: دیکھیں ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں پھر تعارف تو ضروری ہے آپ صرف پانچ منٹ کی ملاقات کا وقت نکالیں۔

لڑکی: یہ کیسے ممکن ہے؟

نوجوان: بہت آسان ہے گھر سے سہیلی کو ملنے کے بہانے نکلیں۔ میں آپ کو گلی میں ہی مل لوں گا۔

عفت عصمت کی رکھوالی گھر سے نکل پڑتی ہے۔ مختصر ملاقات ہوتی ہے۔ گوشی گھر واپس آ جاتی ہے۔

چند دنوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بجتی ہے۔

نوجوان: ہیلو گوشی، تمہاری صورت دیکھنے کو ترس گیا ہوں جب سے تم کو دیکھا ہے کوئی اور بات سوچنے اور کچھ کرنے کے قابل نہیں رہا۔ (بے وقوف لڑکی کے دل میں لڈو پھوٹنے لگتے ہیں)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لڑکی: اس قدر مجھ سے پیار ہو گیا ہے؟

نوجوان: کیا بتاؤں کیسے بتاؤں۔ میرا کیا حال ہے؟ تمہاری محبت میں پاگل ہو گیا ہوں۔ دیکھیں میں آپ سے تنہائی میں مختصر سی ملاقات کا خواہشمند ہوں تا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے مل سکیں (ملاقات ہوتی ہے اور پہلی ملاقات میں یہ بھیڑیا اس معصوم بچی کو اعتماد دلانے کے لیے چھوڑ دیتا ہے)۔

(ٹیلی فونک رابطہ ہوتا ہے) نوجوان: کوشی تیرے بغیر بے چین ہوں۔ تیرا دیوانہ پروانہ اور عاشق ہو چکا ہوں۔ پلیز ایک دفعہ پھر مل جاؤ، دیکھو میری بہن اور بہنوئی دن کے وقت گھر نہیں ہوتے۔ بچے بھی سکول ہوتے ہیں میں کسی بہانے گھر کی چابی لے لوں گا صرف ایک دفعہ اپنا دیدار کروا دو بعد میں چلی جانا کیوں اپنے دیوانے کو تڑپا رہی ہو؟

کوشی: ٹھیک ہے۔

دونوں اس گھر میں ملتے ہیں۔ جب کوشی آدھے گھنٹے کے بعد باہر نکلتی ہے تو اس قیمتی ہیرے سے محروم ہو چکی ہوتی ہے جو پوری دنیا کی دولت دے کر بھی حاصل نہیں ہو سکتا جبکہ اس بھیڑیے کی ہوس پوری ہو چکی ہوتی ہے۔

کوشی: یہ تم نے کیا کیا۔ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا؟

نوجوان: جانم فکر مت کرو۔ شادی کے بعد بھی یہی کچھ ہونا تھا ہم نے شادی سے پہلے کر لیا۔ میں عنقریب تیرے ساتھ شادی کروں گا اب آؤ تمہارے گھر کے قریب اتار دیتا ہوں۔

کوشی اس انتظار میں ہے کہ اس کا ہیرو اس کے گھر بینڈ باجے لے کر آئے گا، سہرے سجا کر گھر کی دہلیز پر قدم رکھے گا۔ مگر انتظار...... انتظار...... ایک دن گھنٹی بجی...... ہیلو کوشی کیسی ہو؟

لڑکی: ٹھیک ہوں آپ شادی کے دن طے کرنے کے لیے کب ہمارے گھر آ رہے ہیں؟

نوجوان: شادی؟ کوشی آج تمہیں میرے دوستوں کو انٹرٹینمنٹ دینے کے لیے آنا ہو گا۔

کوشی: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

نوجوان: میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ اگر تم نہیں آؤ گی تو میں وہ تصویریں اور فلم تمہارے گھر بھیج دوں گا جو میں نے اپنی بہن کے گھر میں موبائل کیمرہ اور ویڈیو کے ذریعے بنائی ہیں۔ تمہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنا ہوگا اور یاد رکھنا میں تم جیسی آوارہ لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا۔

گوشی کی دنیا اندھیر ہوگئی۔ مگر اسے جانا پڑے گا کیونکہ وہ اوباش ٹولے کے ہاتھ کھلونا بن چکی ہے...... یہ خفیہ جرم کب تک؟ آخرکار اس کا آنا جانا محلہ داروں نے دیکھا اور اس کے گھر والوں کو اطلاع دی یہ خبر گھر والوں پر بجلی بن کر گری، ماں بے چاری نیم پاگل ہوگئی اور باپ نے خودکشی کرلی۔ ٹیلی فونک بھونڈ بازی کے نتیجہ میں یہ خوفناک انجام صرف گوشی کا نہیں بلکہ کئی حوا کی بیٹیاں اس دردناک عذاب سے گزر رہی ہیں۔

مگر بقول شاعر

کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں
ہزاروں ہی قصے ہیں کیا کیا بتاؤں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذیل میں ہم چند واقعات نقل کر رہے ہیں جو محترم محمد طاہر نقاش نے اپنی کتاب سپنوں کا شہزادہ میں نقل کیے ہیں۔

فاخرہ

ٹیلی فونک دوستی کے عبرتناک اور تباہ کن انجام پر مبنی ایسی دوشیزہ کی المناک اور عبرتناک سچی داستان کہ جو ٹیلی فون پر گمراہ ہو کر گھر سے قدم باہر نکالنے کی غلطی کر بیٹھی۔

اب دلاور خاں کا یہ معمول بن چکا تھا کہ وہ نماز فجر کے وقت منہ اندھیرے گھر سے نکلتا اور لوگوں سے بچتا بچاتا، چھپتا چھپاتا، آمد و رفت سے خالی راستوں سے ہوتا ہوا مسجد پہنچتا۔ اگر کوئی راستہ میں مل بھی جاتا تو اس سے کنی کترا کر اسے جاننے کے باوجود انجان اور لاتعلق ہو کر، سر جھکائے خاموشی سے راستہ کے ایک طرف سے ہو کر گزر جاتا...... یوں وہ اللہ کے گھر میں کہ جہاں دکھی دلوں کو قرار ملتا ہے، مصیبت زدوں کو سکون ملتا ہے بے آسراؤں اور دنیا کے ستائے ہوؤں کو آسرا، آسودگی، راحت اور آرام نصیب ہوتا ہے...... دھیرے دھیرے زخمی اور کمزور نحیف و لاغر انسان کی طرح پاؤں گھسیٹتا ہوا اللہ ذوالجلال کے دربار میں پہنچ کر ساری کائنات کے مالک، غموں کی گرہیں کھولنے والے اپنے رب کے سامنے اپنا سر جھکا دیتا اور دیر تک سجدے میں گر کر اپنی آنکھوں سے نرم گرم شبنم کے قطروں کی مانند شفاف اور پاکیزہ موتی گراتا رہتا...... مسجد میں پڑے، مسجد کے ایک کونے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے اپنی سسکیوں اور آہوں کو مشکل سے دباتا...... اپنی ہچکیوں اور چیخوں کو بڑی مشکل سے بلند ہونے سے روکتا...... کہ کہیں کوئی قریبی آدمی اس کے رب کے ساتھ راز و نیاز آہوں و نالوں سے آگاہ نہ ہو جائے۔

وہ اس راز کو اپنے اور اپنے محبوب حقیقی کے درمیان ہی رکھنا چاہتا تھا...... بعض لوگ مسجد میں بیٹھے بیٹھے آہستگی سے کہتے کہ "دلاور خاں گھر سے عبادت کے لیے آتا ہے لیکن یہاں آکر جونہی سجدہ میں جاتا ہے تو پھر کیا؟!! لمبی تان کر سو جاتا ہے۔" دلاور خاں کو ان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باتوں سے کوئی سروکار نہ تھا وہ ان کو اپنے حق میں بہتر سمجھتا تھا...... وہ ان تبصروں سے لاتعلق ہو کر اپنے مولا سے آہ سحر گاہی اور مناجات میں مصروف رہتا۔ نماز فجر کے بعد بھی وہ آنکھیں بند کیے، سر جھکائے، جسم پر چادر لپیٹے، دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اپنے دکھڑے، اپنے دل کے پھپھولے، اپنے دل و دماغ پر لگے گھاؤ...... اپنے رب کو دکھانے میں مصروف ہوتا...... آہستگی سے اپنے رحیم و کریم مولا سے سرگوشیوں میں مصروف رہتا...... مسلسل کچھ مانگتا رہتا لوگ یہ کہتے ہوئے مسجد سے نکل جاتے: ''او! دلاور خاں پھر نیند کی وادی میں چلا گیا'' کوئی جواب دیتا: ''کوئی بات نہیں بھائی! نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے یہ تو پھر اللہ کا گھر ہے۔''

مسجد سے فارغ ہونے کے بعد دلاور مارکیٹ نکل جاتا، اور رات گئے تک سر جھکائے اپنے کام میں مصروف رہتا۔ رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد غیر مصروف راستوں سے ہوتا ہوا، لوگوں سے دور دور رہتے ہوئے مبادہ کسی سے ٹکراؤ نہ ہو جائے اور بات نہ کرنی پڑ جائے، گھر پہنچتا...... گھر آ کر روکھی سوکھی کھا کر چارپائی پر لیٹ جاتا لیکن سارے دن کی تھکاوٹ کے باوجود نیند اس سے کوسوں دور ہوتی...... وہ مسلسل اٹھ کر لیٹرین میں جاتا اور پیشاب کر کے واپس چارپائی پر آ کر لیٹ جاتا...... کیونکہ کچھ عرصہ سے اسے سلسل البول کا مرض بھی لاحق ہو گیا تھا۔ اب چارپائی پر لیٹے مسلسل سوچے جاتا اور بہت زیادہ سوچنے کے بعد اس کا سر درد سے چکرانے لگتا تو اسے خود ہی ایک ہاتھ سے دبانے لگتا...... اور اسی کشمکش میں اس کی آنکھ لگ جاتی...... لیکن تھوڑی دیر بعد وہ پھر اٹھ جاتا اور وضو کرنے کے بعد مصلیٰ بچھا کر اس پر کھڑا ہو جاتا، جتنا قرآن یاد ہے اسے تلاوت کرتا جاتا...... اب یہاں اسے کوئی دیکھنے والا نہیں...... کوئی دخل اندازی کرنے والا نہ ہوتا...... لہٰذا اس کے صبر و ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے...... ساری احتیاطیں ختم ہو جاتیں...... راز کے تمام ضابطے اور قاعدے ختم ہو جاتے اور خاموش اور تاریک رات میں آیات کی تلاوت کرتا جاتا اور دھاڑیں مار مار کر روتا جاتا، ہچکیاں لیتا جاتا...... آہ و زاریاں کرتا جاتا...... اس کے پاس آنسوؤں کا بہت بڑا خزانہ تھا کہ ختم ہونے کو نہ آتا...... اتنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں مؤذن کی سریلی آواز شہر کی خاموش فضا کی خاموشی میں ایک صوتی ضرب لگاتی ......اور وہ آہستہ سے گھر کا دروازہ کھول کر مسجد کی طرف چل پڑتا ...... یہ تھے اس کے روزانہ کے معمولات۔

صوفی، فرشتہ، درویش یا کچھ اور:

لوگ دلاور خاں کی نہ ٹوٹنے والی خاموشی پر حیران وششدر تھے کہ اس کو تو چپ کی مہر لگ گئی ہے۔ اس نے تو دنیا سے تعلق ہی توڑ لیا ہے......کوئی کہتا صوفی بن گیا ہے......کوئی کہتا نہیں درویشی لائن اختیار کرنا چاہتا ہے شاید......کوئی کہتا ''مجھے تو یہ شخص فرشتہ لگتا ہے'' دیکھو کتنا نیک ہے، چہرے پر نور برستا ہے، سخاوت میں مشغول رہتا ہے، غریب لوگوں کی خفیہ طور پر مدد کرتا ہے، ہر کسی کے دکھ درد اور خوشی غمی میں شریک ہوتا ہے، پنچایتوں میں بیٹھتا ہے، لوگ اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کروانے آتے ہیں تو کس خوش اسلوبی سے دونوں فریقوں کو اپنی جیب سے کھلا پلا کر شیر و شکر کر کے واپس بھیجتا ہے......سارا شہر اس کی عزت کرتا ہے......کبھی کسی سے اس نے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا......لیکن اس کے باوجود اتنا کنٹرول اور طاقتور جسم کا مالک، خوبصورت وتوانا، دلاور کچھ عرصہ سے اندر ہی اندر گھل رہا ہے، لگتا ہے اس کو کوئی بیماری چاٹتی جا رہی ہے، کوئی فکر ہے جو اس کے دل و دماغ کو کھائے جا رہی ہے۔ کسی سے دل کی بات کرنا تو درکنار وہ تو ایک عرصہ سے کسی سے بات کرنا ہی چھوڑ گیا ہے۔ بس اتنا ہے کہ اگر کسی سے سلام کہا تو آہستگی سے اس کا جواب دے دیا اور بس!

سب نے حامی بھری کہ ہاں ہے تو ایسا ہی لیکن کچھ عرصہ سے اس کی طبیعت کی اس تبدیلی کا پتہ نہیں چل رہا۔ ایک شخص نے بات کاٹتے ہوئے کہا: ''میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہ درویشی لائن میں قدم رکھ چکا ہے، اب وہ بہت جلد ولی اللہ بن جائے گا، پھر وہ اللہ سے جو مانگے گا اسے مل جایا کرے گا، لوگ اس سے دور دور سے آ کر دعائیں کروائیں گے۔''

اسی اثنا میں اتفاق سے دلاور خاں بھی گھر جاتے ہوئے وہاں سے گزر رہا تھا اور جس دکان پر یہ بحث ہو رہی تھی اس کے ساتھ والی دکان سے گھر کے لیے کچھ سودا سلف خریدنے لگا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کمیوں کا چھوکرا:

اتنے میں ایک آدمی جو بڑی دیر سے یہ باتیں سن کر پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اسے بات کرنے کا موقع نہ مل رہا تھا، موقع ملتے ہی فوراً تیز لہجے میں کہنے لگا: ''بس کرو اب! بہت ہو گئی، حد ہوتی ہے کسی چیز کی، ہمارا دلاور خاں شریکے کا رشتہ دار ہے، ہم زیادہ جانتے ہیں یا تم...... ٹھیک ہے وہ نیک ہے، تہجد گزار ہے، حاجی ہے سب کچھ ہے لیکن ایسے ہی اس کو درویشی لائن میں داخل کر کے ولی بناتے جا رہے ہو...... وہ کوئی وَلی وُلی نہیں ہے...... بلکہ وہ تو شامت اعمال کو پکڑا گیا ہے۔ اگر اتنا بڑا ولی ہے کہ جو رب سے مانگے گا ملے گا تو پھر گھر سے اپنے آشنا اور یار کے ساتھ بھاگنے والی اپنی لڑکی تو اب تک واپس لا نہیں سکا، رب سے نہیں مانگتا ہو گا وہ؟...... ضرور مانگتا ہو گا! پھر کیوں نہیں ابھی تک ملی اور نہ ہی وہ ان دونوں کا سراغ لگا سکا، کہ بھاگ کر کہاں رنگ رلیاں منانے چلے گئے ہیں، نیچ ذات کا لڑکا...... وہ کمیوں کا چھوکرا...... اچھو جس کا نام ہے...... گھنٹہ گھنٹہ بھر نکڑ والے پی سی او سے اس کے ساتھ فون پر باتیں کرتا رہتا تھا...... اور وہ بھی جب چاہتی اپنے یار کو فون کھڑکا دیتی اور یوں گھنٹوں یہ چکر چلتا...... لیکن اس ''ولی'' کو پتہ نہ چلتا...... ہمیں پتہ چلا تو ہم شکایت لے کر گئے، ہماری بات سننے کے بعد بڑے فخر سے کہنے لگا ''میری بیٹی ایسا ہرگز نہیں کر سکتی، مجھے اس پر مکمل اعتماد اور بھروسہ ہے، آخر وہ میرا خون ہے، میں نے اسے اپنے خون پسینے کی حلال روزی کھلا کر پالا پوسا اور پڑھایا لکھایا جوان کیا۔ میں اسے بہتر جانتا ہوں یا تم، تمہیں غلط فہمی یا غلط اطلاع ملی ہے، کسی نے شرارت کی ہے ہمیں بدنام کرنے کی، اور تم تو میرے رشتہ دار ہو، تمہیں شرم آنی چاہیے اپنے خاندان کی بیٹیوں کے متعلق ایسی بیہودہ باتیں کرتے ہوئے، تمہاری بھی جوان بیٹیاں ہیں ذرا سوچو!'' یوں مجھے ذلیل کر کے جھوٹا ثابت کر کے گھر سے نکال دیا۔''

آخری شام:

ایک آدمی بات ٹوکتے ہوئے کہنے لگا ''تم تو اس کا شریکہ ہو اس لیے ایسی باتیں کرتے ہو، لیکن تم یاد رکھو کہ تم ایسے شخص کے متعلق یہ باتیں کر رہے ہو کہ جس کی طہارت اور پاکیزگی کی قسمیں سارا شہر کھاتا ہے۔ سارا شہر اس کی تعریف اور نیک نامی کے گن گاتا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے..... ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ اس نے بات کاٹ دی اور غصہ سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہنے لگا "تم بھول گئے ہو کہ جب ٹیلی فون سے شروع ہونے والی یہ گندی کہانی آگے بڑھی اور انہوں نے ٹیلی فون پر ہی پروگرام سیٹ کر کے باہر بھی ملنا شروع کر دیا تھا۔ اب معاملہ ان ملاقاتوں سے آگے بڑھا اور نکڑ کا پی سی او والا گواہ ہے جب وہ کئی کیبن چھوکرا آخری شام کو ڈیڑھ گھنٹہ تک فون پر پروگرام سیٹ کرتا رہا اور اگلی صبح لڑکی غائب ہوگئی۔ پی سی او والا تو کہتا ہے کہ میں نے مری اور ایبٹ آباد کے الفاظ دو تین بار سنے۔ اس بنا پر میرا اندازہ ہے کہ وہ وہیں گئے ہوں گے لیکن میں نے اپنی زبان بند کی ہے کیونکہ میں نے ادھر ہی رہنا ہے، میرا روزی کا اڈا چل رہا ہے، یہ باتیں بتا کر میں نے کسی سے دشمنی مول نہیں لینی۔

دیوث کہیں کا:

تم کہہ رہے ہو میں اس کا شریک ہوں، چلو ٹھیک ہے لیکن کیا تم لوگوں کو نہیں معلوم اور تم اس بات کا انکار کر سکتے ہو کہ اس کی لڑکی اپنے ٹیلی فونک یار کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ آج تین ماہ ہو گئے ہیں، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں، کہاں کہاں خاندان کی عزت کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔ اس سے بہتر تھا کہ بچپن میں ہی مر جاتی تو ہمیں کچھ غم نہ ہوتا۔ یا اب ہمارے ہاتھ آ جائیں ہم دونوں کو ذبح کر کے ان کا قیمہ کر دیں۔

فضل داد فوری بول اٹھا: "بس کرو یار بس کرو، اس میں بے چارے دلاور کا کیا قصور ہے؟ جو تم اس کے پیچھے خواہ مخواہ پڑ گئے ہو۔" واہ واہ کیوں نہ اس کے پیچھے پڑوں، اسی کا تو سارا قصور ہے، اب جو دل کو لگا کر بیٹھا ہے، راتوں کو نیند اور دن کا چین برباد کیے پھرتا ہے، روتا ہے مگر مچھ کے آنسو، اس سے کچھ نہ ہوگا...... جب سے اس کی بیٹی بھاگی ہے اس نے چپ کا روزہ رکھ لیا ہے۔ کسی سے بات نہیں کرتا...... لوگوں کی نظر میں اللہ ولی بنتا جا رہا ہے۔ اگر سچا ہے تو عملی طور پر کچھ کر کے دکھائے۔ ابھی پرسوں ہی برادری کے جوان اس کے پاس گئے، میں بھی ساتھ تھا، لاکھ سمجھایا پولیس کے پاس رپٹ درج کرواؤ، جواب میں کہتا ہے نہیں اس طرح بات پھیلے گی، خاندان بدنام ہوگا۔ بات اخبارات تک پہنچے گی، بیٹی کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مستقبل بالکل تباہ ہو جائے گا......لو......لو......لو......اب بھی بیٹی کا مستقبل لے کر بیٹھا ہے۔ہم نے کہا" ہم جا کر کمی کمین کے وارثوں میں سے دو چار کی ٹانگیں توڑتے ہیں،تم صرف ایک دفعہ اشارہ کرو، پھر دیکھو وہ ان کا پتہ بتاتے ہیں کہ نہیں" تو کہتا ہے کہ:"نہیں! اس طرح میری بیٹی مزید غیر محفوظ ہو جائے گی۔ پھول سی بیٹی ہے میری، کہیں ردعمل میں وہ اس کو نقصان نہ پہنچائیں اور اگر وہ ایسا نہ بھی کریں تو ایسا کرنے سے الٹا دشمنیاں پڑیں گی، جو مجھے پسند نہیں...... میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہوں وہ ضرور کوئی حل نکالے گا۔"

لو سن لو! اس بے غیرت کی باتیں، دیوث کہیں کا نہ ہو...... عزت لٹ گئی اور یہ امن و آشتی کی فاختہ بنا پھرتا ہے، اس کا نام بے غیرتی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور مزید سنو! جوانوں نے کہا کہ ہم مری اور ایبٹ آباد جاتے ہیں ان کو تلاش کرتے ہیں اور جہاں بھی ملے دونوں کا قصہ تمام کر کے خاندان کے دامن پر لگے چھینٹے دھو ڈالتے ہیں۔ تو پھر کانپتے ہوئے ہی رٹ لگاتا ہے...... "نہیں ہرگز نہیں...... میری بیٹی نادان ہے، میرے ہوتے ہوئے کوئی اسے کچھ نہ کہے گا۔ وہ بھول گئی ہے، ضرور راہ راست پر آ جائے گی۔ میری دعائیں رائیگاں نہ جائیں گی، ضرور رنگ لائیں گی...... میں رات دن اس کے انتظار میں اپنی سانسوں کو گن رہا ہوں......" کیا فائدہ تیری ان سانسوں کا دلاور حسین...... تو مر کیوں نہیں گیا۔ جب تیری غیرت ہی ختم ہو گئی تو پھر تجھے سانس لینے کا اور جینے کا حق کس نے دیا ہے؟ جب اس کی عزت نہ رہی، کسی کے بستر کی زینت بن گئی۔ گھر سے بھاگ گئی...... پھر بھی اس کو بیٹی کہتا ہے، اسے تو غیرت سے ہی مر جانا چاہیے۔ پتہ نہیں کیسے ڈھیٹ پن سے اور بے حیائی اور بے غیرتی سے سینہ تان کے چلا پھر رہا ہے۔ ہم تو کسی کو منہ دکھاتے شرماتے ہیں اور یہ بازار میں چلتا پھرتا ہے، کام کرتا ہے۔

اور پھر دماغ کی شریان پھٹ گئی!

ابھی وہ بات جاری رکھنا چاہتا تھا کہ یکدم قریب سے دھڑام سے کسی کے گرنے کی آواز آئی، ساتھ ہی شیشے ٹوٹنے کی...... لوگوں نے یکدم گھبرا کر گھوم کر دیکھا تو بھاگے...... یہ دلاور خاں تھا...... جو بدقسمتی سے سودا خریدتے ہوئے ساری باتیں سن رہا تھا...... تیورا کھا کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خالی بوتلوں کے کریٹوں سے ٹکراتا ہوا زمین پر گرا تھا...... اور پھر ایک دو دفعہ اس کے منہ سے صرف اتنا نکلا...... فاخرہ...... ہائے فاخرہ تو نے مجھے فاخرہ تو نے مجھے...... اور پھر اس کے بعد اس کی زبان بند ہوگئی۔ لوگوں نے جلدی جلدی اٹھایا، ہسپتال پہنچایا، ڈاکٹر آئے معائنہ ہوا، ڈاکٹر سر ہلاتے ہوئے واپس چل دیئے اور جاتے جاتے یہ کہہ گئے کہ ان کے دماغ کی شریان پھٹ چکی ہے، اب یہ اس حالت میں ہیں کہ دعا کام کر جائے تو کر جائے لیکن اب کوئی دوا کام نہیں کر سکتی۔ انہیں گھر لے جائیں اور دعائیں کریں شاید اللہ کرم کر دے۔

محلہ داروں نے بیہوش دلاور خاں کو گھر پہنچایا تو گھر میں اکیلی موجود اس کی بیوی دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی اور یہ کہتی جا رہی تھی کہ فاخرہ کے گھر سے چلے جانے کے بعد محلے والے ساتھ چھوڑ گئے، بولنا چالنا بند کر دیا۔ دور سے ہی انگلیاں اٹھانے لگے ہیں کہ اس کی بیٹی بھاگ گئی ہے...... رشتہ دار عزیز بائیکاٹ کر چکے ہیں...... بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں پریشان ہیں...... بیٹے فاخرہ کے جانے کے بعد شہر ہی چھوڑ کر جا چکے ہیں...... ہائے...... مجھے بھی ساتھ لیتے جاؤ...... میرا تمہارے بعد دنیا میں کوئی نہیں...... سنگدل سے سنگدل شخص بھی رو رہا تھا، کچھ بوڑھیوں نے حوصلہ دیا کہ بہن ابھی زندہ ہے مگر بیہوش ہے، دماغ کی شریان پھٹی ہے، ڈاکٹر نے کہا دعا کریں۔ اللہ بہتر کر دے گا۔ سب تسلیاں دے دے کر جانے لگے اور ڈیڑھ دو گھنٹے میں گھر خالی ہو گیا۔ سب افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ دو دن اسی طرح موت وحیات کی کشمکش میں گزر گئے۔ محلہ کی کوئی عورت آتی اور دو منٹ بعد ہلکا سا رسمی اظہار تعزیت کر کے چلی جاتی۔

پھول بنا انگارہ:

رات دو بجے کے قریب ہلکی سی دستک ہوئی۔ دلاور کی شریک حیات نے حیرانگی کے عالم میں اٹھ کر دروازہ کھولا...... دیکھا تو سامنے فاخرہ تھی...... ماں اسے دیکھ کر دروازہ بند کرنے ہی والی تھی کہ وہ اندر آ گئی...... ماں بابا کہاں ہیں؟ سنا ہے بیمار ہیں؟ بتاؤ ماں بولتی کیوں نہیں، کہاں ہیں بابا؟ میں ان سے چند باتیں کرنا چاہتی ہوں" ماں ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ فاخرہ بھاگ کر کمرے میں گئی تو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ کر گم سم سی ہو گئی۔ ماں بے خیالی اور خود کلامی کے انداز میں خود سے باتیں کرنے لگی:

''ابھی ایک ہفتہ پہلے فاخرہ کو یاد کر کے رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے" میری پھول سی بیٹی نجانے کس حال میں ہو گی، نجانے اس نے کھانا کھایا ہو گا کہ نہیں...... اور پھر کہنے لگے: ''بیٹی تیرا نام تو فاخرہ رکھا کہ تو بڑی ہو کر ایسے کارنامے انجام دے گی کہ تیری نیک نامی کی وجہ سے ہم تجھ پر فخر کریں گے اور جس گھر کے آنگن میں پھول بن کر جائے گی وہ گھر بھی تیری خوشبو سے مہک اٹھے گا اور اپنے مقدر پر فخر کرے گا...... مگر فاخرہ تیرا بابا تو تیری وجہ سے زمانے میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا...... ہم نے تو تجھے اپنے آنگن کا...... اپنے گلشن کا پھول بنایا تھا لیکن تم نے انگارہ اور شعلہ بن کر ہماری زندگی میں آگ لگا دی...... ہمارے گلشن کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ لوگ طنزاً تمہارا نام لے کر مجھے چڑاتے ہیں...... اپنے سے ایک پل جدا نہ رہنے والے بابا کو تو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی، تو نے کیسے سوچ لیا کہ تیرا بابا تیرے بغیر زندہ رہ لے گا۔ میں کب تک تیرا انتظار کرتا رہوں گا، لگتا ہے اب تجھ سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔''

اس کے بعد تیرے بابا نے بالکل ہی بات کرنا چھوڑ دی۔

اب پچھتائے کیا ہوتا ہے:

فاخرہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی...... اپنے بابا کے چہرے کو چومتی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی......

''بابا جان! مجھے معاف کر دو، مجھ سے بھول ہو گئی تھی...... میں نے اپنی غلطی کی بہت بڑی سزا پائی ہے...... بابا دنیا تو شاید معاف نہ کرے تو تو معاف کر دے...... بابا آنکھیں کھول کر دیکھو تمہاری بیٹی فاخرہ آئی ہے...... بابا میں سراب سے نکل آئی ہوں...... بابا میں اب کبھی بھی حکم عدولی نہ کروں گی...... بس ایک بار معاف کر دو اور آنکھیں کھول کر ویسے ہی مسکرا کر...... ''میری پھولن فاخرہ'' کہہ کر سینے سے لگا لو......

فاخرہ مسلسل دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی کہ اسی کوئی تسلی دینے والا بھی قریب نہ تھا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اچانک فون کی گھنٹی بجی...... لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھ کر روتے ہوئے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ دوسری طرف سے آواز آئی: "فاخرہ تم نے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں دی، تم تو کہتی تھی جاتے ہی رپورٹ دوں گی۔ بتاؤ حالات سازگار ہیں تو ٹھیک اگر ایسا نہیں تو بابا سے مل کر جلدی آؤ نکل چلیں۔"

اس سے آگے فاخرہ نہ سن سکی...... وہ دیوانوں کی طرح فون پر ٹوٹ پڑی اور اسے زور سے زمین پر دے مارا، جس سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور یہ کہتے کہتے بیہوش ہو گئی کہ تم ہی میرے قاتل ہو، تم ہی میرے باپ کے قاتل ہو۔

عین تہجد کے وقت دلاور خاں ہمیشہ کے لیے اس دنیا والوں سے ناطہ توڑ کر دوسری دنیا کو چلا گیا۔ جب جنازہ اٹھنے والا تھا اور فاخرہ کی سہیلیاں اس کے منہ پر مسلسل چھینٹے مار رہی تھیں اور اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اپنے بابا کا آخری دیدار کر لو...... پھر نہ دیکھ سکو گی کبھی بھی...... فاخرہ کو جب ہوش آیا تو لوگ جنازہ پڑھ کر واپس شہر میں آ رہے تھے۔ سب کے لبوں پر فاخرہ کا ذکر تھا...... بحیثیت قاتل کے...... ہاں...... اپنے ہی باپ کی قاتل کے......

رانگ نمبر کا شغل اور اللہ کی پکڑ

اس نے انگریزی فلم دیکھ کر وہی کچھ کرنا شروع کر دیا جو کچھ پردہ سکرین پر دیکھ چکی تھی۔ اب وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو، اس کے احکامات کو توڑتی تھی...... عمداً زبان کے زنا کا شکار خود بھی ہوتا اور لوگوں کو بھی اس میں مبتلا کرنے کا باعث بنتا، اس کا محبوب ترین مشغلہ بن چکا تھا...... اس جرم میں اپنے ساتھ شریک نہ ہونے والوں کو وہ "مولوی" کا طعنہ بطور گالی دیتی۔ پھر اچانک اللہ کریم کی بے آواز لاٹھی برستی ہے اور اس کی ساری زندگی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے، یہ اللہ کا عذاب ہوتا ہے جو اس کے ٹیلی فون کے ذریعہ کردہ گناہوں کی پاداش میں نازل ہوا ہوتا ہے۔ ایک ایسی دوشیزہ کی المناک اور عبرتناک داستانِ حیات کہ جو روزانہ لوگوں کو جان بوجھ کر رانگ نمبر ملا کر تنگ کرتی اور اسلام کے پردہ اور شرم و حیا کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

متعلق احکامات کا عملی طور پر مذاق اڑاتی تھی۔

کہتے ہیں فلمیں اور ٹی وی بچوں اور نوجوانوں پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔ میں نے ماہرین نفسیات کے مضامین مختلف رسالوں اور اخباروں میں پڑھے ہیں۔ میری ایک ہی لڑکی ہے جس کی عمر سولہ سال سے اوپر ہو گئی ہے۔ یہی میری کل اولاد ہے۔ گھر میں پہلے ٹی وی تھا، اب وی سی آر بھی ہے۔ میرا اپنا گھر نہیں۔ ماں باپ کا مکان ہے اور اپنے بھائی کے ساتھ رہتی ہوں۔ اس کے بچے ویڈیو فلمیں لا کر دیکھتے ہیں تو میری بچی بھی دیکھتی ہے۔ میں اسے کیسے روکوں!

میں جب جوان تھی بلکہ لڑکی تھی تو سینما میں فلمیں دیکھا کرتی تھی۔ قدرتی بات ہے کہ بچے فلمیں دیکھ کر ان کی نقل کرتے ہیں۔ میں بھی فلموں کا اثر قبول کیا کرتی تھی۔ کوئی غم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ گھر میں روپے پیسے کی فراوانی تھی۔ تین کنال میں کوٹھی تھی۔ آج پینتالیس سال عمر میں بھی اسی کوٹھی میں رہ رہی ہوں۔ گھر میں ٹیلی فون تھا۔

میں نے ٹیلی فون کا ذکر رعب ڈالنے کے لیے نہیں کیا اس کے ذکر کی ایک وجہ ہے بلکہ میری زندگی کی کہانی کا تعلق ٹیلی فون کے ساتھ ہی ہے۔ میری طبیعت میں شوخی اور شرارت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ میں تین بھائیوں میں ایک ہی بہن تھی۔ دو بھائی مجھ سے بڑے اور ایک چھوٹا ہے۔ سب کا پیار حاصل تھا۔ ابا جان تو پیار ہی کرتے تھے۔ پڑھنے میں دلچسپی اتنی ہی تھی کہ پاس ہو جایا کرتی تھی۔

بوریت ختم کرنے کا علاج:

بی۔ اے کا آخری امتحان ہو گیا تو کالج جانا ختم ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں قید ہو گئی ہوں۔ کالج میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے ساتھ کھیل کود اور گپ شپ ہو جاتی تھی۔ اس کے بغیر تو میری زندگی پھیکی رہتی تھی۔ یہ میں چھٹیوں میں بہت محسوس کیا کرتی تھی۔ آخر امتحان بھی ہو گئے تو گھر میں گھٹن ہونے لگی۔ امی اور ابا جان اور بھائی بھی کہنے لگے کہ ایم۔ اے کر لو لیکن دل نہیں مانتا تھا۔ صاف بات ہے اتنی محنت نہیں ہوتی تھی۔

انہی دنوں ایک انگریزی فلم دیکھی تھی۔ اس کی کہانی ٹیلی فون پر گھڑی گئی تھی۔ فلم کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیروئین ویسے ہی (بلا مقصد) نمبر ملا کر لوگوں کو پریشان کرتی ہے۔

حاجی صاحب کی تلاش:

میں امتحان سے فارغ ہوئی تو ایک روز گھر میں بہت ہی بوریت محسوس ہوئی۔ امی اور ابا جان کچھ دنوں کے لیے سوات چلے گئے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ بڑے دونوں بھائی بھی گھر میں نہیں تھے۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا اور ہیلو کہا۔ کوئی آدمی بول رہا تھا کہنے لگا...... ''حاجی صاحب کو دو''...... اُس کا رانگ نمبر مل گیا تھا۔

''نہ جی!''...... میں نے کہا...... ''حاجی صاحب یہاں تو نہیں ہیں۔''

''کیا حاجی صاحب کی دکان پر کوئی لڑکی ٹیلی فون ریسیو کیا کرتی ہے؟''...... میں نے پوچھا ''اوہ!''...... اس نے ہنس کر کہا...... ''یہ شاید رانگ نمبر ہے...... آپ کا نمبر کیا ہے؟'' میری فطرت میں شرارت کا جو جن تھا وہ جاگ اٹھا ''میں آپ کو اپنا رول نمبر بتا سکتی ہوں'' ...... میں نے کہا ''میں ٹیلی فون نمبر پوچھ رہا ہوں۔''...... اُس نے کہا ''آپ کو رانگ نمبر ملا ہے تو آپ فون بند کیوں نہیں کر دیتے؟''...... میں نے شگفتہ لہجے میں کہا...... ''آپ بھی حاجی معلوم ہوتے ہیں۔''

وہ ہنسنے لگا اور اُس کی ہنسی احمقوں جیسی تھی۔

''آپ کی آواز بڑی اچھی لگ رہی ہے۔''...... اُس نے کہا ''آپ شادی شدہ ہیں؟''...... میں نے پوچھا...... ''عمر کتنی ہے آپ کی؟''

''ستائیس اٹھائیس سال ہوگی۔''...... اُس نے کہا۔

''ستائیس اور اٹھائیس کو جمع کروں؟''...... میں نے پوچھا...... ''یا ستائیس یا اٹھائیس کو دو سے ضرب دوں؟''

اب اُس نے ایسا قہقہہ لگایا جس سے ذرا سا بھی شک نہ رہا کہ یہ احمق ہی نہیں بلکہ احمقوں کا سرغنہ ہے۔ اُسکی آواز سے مجھے اس کی عمر کا کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔

''آپ کے اگلے ایک یا دو دانت نہیں ہیں شاید!''...... میں نے کہا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''یہ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں؟''......اُس نے پوچھا۔

''آپ بات کرتے ہیں تو آپ کے منہ سے ہوا نکلتی ہے۔'' میں نے کہا......''معلوم ہوتا ہے آپ کی بہت ساری پھونک نکل چکی ہے۔''

''میں اتنا بوڑھا تو نہیں'' ......اُس نے کہا......''ابھی تو میں جوان ہوں!''

وہ پہلے کی طرح ہنسا اور ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دینے لگی پھر ایک اور بچے کی آوازیں آنے لگیں......شور سا مچ گیا اور یہ شخص غصے میں بولا......''اوئے! کیا ہو گیا ہے تمہیں خبیثو......اوئے تو مر گئی ہے؟ اتنی ضروری بات کر رہا ہوں ٹیلی فون پر'' ......پھر معلوم نہیں کیا ہوا کہ ٹیلی فون بند ہو گیا۔

میں انگریزی فلم کی نقل کر رہی تھی:

مجھے وہ انگریزی فلم یاد آ گئی۔ میں آج کہتی ہوں کہ میری بیٹی فلمیں نہ دیکھا کرے لیکن نوجوانی میں میری اپنی حالت یہ تھی کہ میں ایک انگریزی فلم کی نقل کر رہی تھی۔ میں نے اتنی زیادہ فلمیں کبھی نہیں دیکھی تھیں جتنی آج کی نسل دیکھتی ہے۔ کوئی اچھی سی انگریزی فلم آتی تھی تو وہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ دیکھا کرتی تھی۔ اوسط دو فلمیں ایک مہینے میں۔ میری امی کو یہ بھی پسند نہیں تھا۔ مجھے روکتی ٹوکتی رہتی تھیں اور میری سہیلیوں کی ضد پر اجازت بھی دے دیا کرتی تھیں۔

اس ایک آدمی کے ساتھ رانگ نمبر کے ذریعے بات ہوئی تو میں نے اسے ایک دلچسپ شغل بنا لیا۔ میں نے آپ کو وہ سارے مکالمے نہیں سنائے جو اس آدمی کے ساتھ فون پر ہوئے تھے۔ میں اچھی طرح بیان نہیں کر سکی کہ اُس کے بولنے کا طریقہ کیا تھا۔ وہ ڈرتا بھی تھا اور بے وقوفوں کی طرح بولتا تھا۔ میری جس بات کا اُس کے پاس جواب نہیں ہوتا تھا اس پر وہ ہنس پڑتا تھا۔ وہ Flirt کر رہا تھا۔ آواز سے اُس کی عمر پچاس سال سے بھی زیادہ لگتی تھی۔

گرمیوں کا موسم تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد گھر کے آدمی دو تین گھنٹوں کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے۔ میں نے ٹیلی فون اپنے کمرے میں رکھنا شروع کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔ بہانہ یہ بنایا کہ کسی سہیلی کا فون آجاتا ہے تو سب گھر والے بے آرام ہوتے ہیں۔ گھر والے میرے اس بہانے کو سچ سمجھ گئے۔ ٹیلی فون کا سب سے زیادہ استعمال میں ہی کیا کرتی تھی۔ کبھی ایک سہیلی کو کبھی دوسری کو۔ کلاس فیلولڑکیوں کے فون آتے بھی رہتے تھے۔

(اس کے بعد اس خاتون نے اپنی اور بہت ساری رانگ نمبر کالوں میں ہونے والی تفصیلات درج کی ہیں۔ ہم ان کو اختصار کے پیش نظر حذف کر رہے ہیں۔ مضمون کا صرف مطلوبہ حصہ آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں کہ جس کا اُس زندگی کے ساتھ خاص طور پر تعلق ہے اور جو دوسروں کے لیے باعث عبرت ہے)

سب سے مختلف آدمی جو مجھے ملا:

اس رانگ نمبر کے بعد پھر میرا یہی شغل شروع ہوگیا۔ میں نے چھ سات مہینے یہ شغل جاری رکھا۔ اگر میں ہر کال کی گفتگو سنانے لگوں تو ایک کتاب بن سکتی ہے۔ اتنے زیادہ نمبروں میں تین چار نمبر ایسے ملے جنہوں نے ''رانگ نمبر'' کہہ کر یا یہ کہہ کر آپ کو غلط نمبر مل گیا ہے فون بند کر دیا۔ صرف ایک آدمی ایسا ملا جو سب سے مختلف تھا۔ میں نے ایک نمبر ملایا تو یہ آدمی بولا۔ میں نے وہی باتیں شروع کر دیں جس قسم کی باتیں دوسروں کے ساتھ کیا کرتی تھی۔ انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ صرف ہوں ہاں کرتا رہا۔ میں نے اُسے بہت چھیڑا۔

''آپ تو بولتے ہی نہیں۔''...... میں نے تنگ آ کر کہا...... ''اللہ کی قسم! میں بہت خوبصورت لڑکی ہوں۔ آپ شاید اس تصور میں گم ہو گئے ہیں کہ اس لڑکی کی شکل وصورت کیسی ہے۔'' ''نہیں''...... اُس نے کہا...... ''میں اس سوچ میں گم ہو گیا ہوں کہ یہ کیسی لڑکی ہے...... لیکن اس میں تم بے قصور ہو۔ اولاد ویسی ہی ہوتی ہے جیسے والدین ہوتے ہیں۔ ایک بچے کو دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ بچہ کس قسم کے خاندان کا ہے۔ میں نے بڑے اونچے رتبوں والے آدمی دیکھے ہیں۔ اونچے سوشل سٹیٹس والے بھی دیکھے ہیں لیکن صاف پتہ چلتا ہے کہ ان کے پیچھے اندھیرا ہے اور یہ کال کوٹھڑیوں سے نکل کر آئے ہیں۔ اپنی حرکتوں سے انسان اپنا فیملی بیک گراؤنڈ ظاہر کر دیا کرتا ہے۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

معلوم ہوتا ہے آپ مولوی ہیں:

''میں آپ کو اپنی فیملی بیک گراؤنڈ بتاؤں؟...... میں نے اس سے پوچھا:

''وہ تو معلوم ہو گئی ہے'' ...... اُس نے کہا...... ''تمہاری کوٹھی ہو گی۔ کار ہو گی...... تمہارے والد صاحب بڑے افسر ہوں گے۔ شاید جاگیردار ہوں۔ سرکاری خوشامدی بھی ہو سکتے ہیں۔ تمہارے گھر میں دولت ہو گی۔ تمہارے گھر والے اُردو پنجابی اور انگریزی کو ملا کر بات کرتے ہوں گے۔ تمہارے بچے تھینک یو اور ٹاٹا کہتے ہوں گے۔ تمہارا خاندان پاکستان کی بجائے پاکستان پر حکومت کرنے والوں سے محبت کرتا ہو گا...... اگر آپ کو اپنے خاندان کی ان خوبیوں پر فخر ہے تو پھر آپ کی اخلاقی حالت یہی ہونی چاہیے۔''

''معلوم ہوتا ہے آپ مولوی ہیں'' میں نے کہا...... ''یا آپ کا دل مردہ ہو چکا ہے۔''

''مولوی مردہ دل نہیں ہوا کرتے لڑکی!'' ...... اُس نے کہا...... ''کسی مولوی سے بات کر کے دیکھنا۔ میرا دل بھی مردہ نہیں ہوا۔ ابھی تو عمر کے صرف تیس سال پورے کیے ہیں۔''

شادی شدہ ہیں۔

''بڑی بری طرح شادی شدہ ہوں۔'' ...... اُسنے جواب دیا...... ''بیوی اول درجے کی جاہل اور پسماندہ ہے۔''

''اوہو!'' ...... میں نے بناوٹی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا...... ''پھر تو آپ کی ازدواجی زندگی بڑی تکلیف دہ ہو گی۔ کیسے گزارہ چل رہا ہے؟''

''بہت اچھا'' ...... اُس نے جواب دیا...... ''گھر میں امن اور سکون رہتا ہے۔ پیار اور محبت ہے۔''

''پھر آپ بھی اول درجے کے جاہل اور پسماندہ ہوں گے۔'' ...... میں نے کہا...... ''کیا یہ ٹیلی فون آپ کے گھر میں ہے؟''

''جی محترمہ!'' ...... اُس نے کہا...... ''یہ میرے گھر کا فون ہے۔''

آج سے پچیس سال پہلے جس گھر میں ٹیلی فون ہوتا تھا اُسے تعلیم یافتہ اور امیر گھر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سمجھا جاتا تھا۔

''آپ نے اپنی بیوی کو جاہل اور پسماندہ کیوں کہا ہے؟''...... میں نے پوچھا۔

''تم نے مجھے جاہل اور پسماندہ کیوں کہا؟''...... اُس نے پوچھا۔

میں کوئی جواب سوچ رہی تھی کہ وہ بول پڑا۔

''جن نظروں سے تم جیسے لوگ لوگوں کو دیکھتے ہیں میں نے اُن نظروں کے مطابق بات کی ہے''...... اُس نے کہا...... ''تمہاری سوسائٹی کے پیمانے اور ناپ تول ہم سے الگ ہوتے ہیں۔''

''آپ کے پیمانے کیسے ہیں؟''...... میں تو چھیڑ خانی کے موڈ میں تھی اس لیے جو منہ میں آتا کہہ دیتی تھی۔

''ہمارے پیمانے کچھ ایسے ہیں''...... اُس نے کہا...... ''کہ اپنی جس حرکت پر تم خوش ہو رہی ہو اُسے ہم بے حیائی اور بے شرمی کہتے ہیں۔''

تمہارا انجام بہت برا ہوگا:

''پاکستان کے آدمی خواہ اُن کی ٹانگیں قبر میں لٹکی ہوئی ہوں، بے حیا اور بے شرم لڑکیوں کو دیکھ کر رالیں ٹپکانے لگتے ہیں۔''...... میں نے کہا...... ''آپ عجیب آدمی ہیں۔ میں آپ کو لفٹ کرا رہی ہوں اور آپ......''

''میرے گھر میں اتنی اچھی بیوی ہے۔''...... اُس نے کہا...... ''مجھے کسی طوائف کی لفٹ کی ضرورت نہیں...... اگر تم اپنا ریٹ اور ٹھکانہ بتا دو تو میں اپنے ایک دو دوستوں کو تمہارا گاہک بنا دوں گا۔ میں تمہاری اور کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔''

یہ چوٹ مجھے بہت سخت پڑی۔

''اور جو کچھ کہنا ہے کہہ لیں''...... میں نے کہا...... ''طوائف نہ کہیں۔''

''میں جانتا ہوں تم طوائف نہیں ہو۔''...... اُس نے کہا ''طوائفوں کے گھروں میں ٹیلی فون نہیں ہوتے لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ کسی طوائف کے قریب سے گزرو تو وہ اسی طرح اشارے کیا کرتی ہے جیسی باتیں تم کر رہی ہو۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''اگر آپ کو میری باتیں اچھی نہیں لگتیں تو فون بند کیوں نہیں کر دیتے؟'' میں نے کہا۔

''جب تمہارا نشہ پورا ہو جائے گا تو میں فون بند کر دوں گا'' ...... اُس نے کہا ......

''ایک بات تمہیں بتا دیتا ہوں ...... تمہارا انجام بہت برا ہوگا۔''

میں نے ''اچھا اللہ حافظ'' کہہ کر فون بند کر دیا۔

ڈاکٹر سے چھیڑ خانی جو پچھتاوا بن گئی:

میں نے کہا ہے کہ صرف یہ ایک آدمی دیکھا جس نے اپنے آپ کو قائم رکھا۔ آج ایسے آدمی کو لاکھوں میں ایک کہا جا سکتا ہے۔ میں نے اپنے معاشرے کے ہر شعبے کے آدمی کے ساتھ باتیں کیں۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور نوجوان لڑکوں سے لے کر ضعیف بوڑھے بھی تھے۔ ایک عورت کی آواز سن کر بوڑھے بھی جوان بن جاتے تھے۔ آج کل تو حالت اور زیادہ خراب ہو گئی ہے لیکن آپ مجھے اپنی رائے دینے کا حق نہیں دے سکتے کیونکہ میں خود آدمیوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرتی ہوں۔

اس شغل کے دوران ایک ڈاکٹر کے ساتھ بات ہوئی۔ میں نے اُسے کہا ......

''معاف کرنا، رانگ نمبر ہو گیا ہے۔''

''تو کیا ہوا؟'' ...... اُس نے کہا ...... ''کیا رانگ نمبر پر بات نہیں ہو سکتی؟''

میں نے ملایا ہی غلط نمبر تھا اور جس کسی نے بولنا تھا اُسے میں نے پریشان کرنا تھا، اُلو بنانا تھا۔

''میری جگہ کوئی آدمی ہوتا تو آپ ٹھاہ کر کے فون بند کر دیتے'' ...... میں نے کہا۔

''کیا مرد کیا عورت، میرے لیے سب برابر ہیں'' ...... اُس نے کہا ...... ''میں ڈاکٹر ہوں۔ ضرورت پڑتی ہے تو میں عورتوں کے کپڑے سرکا کر اُن کے جسم کو دیکھا کرتا ہوں اور مردوں کو بھی ننگا کر لیا کرتا ہوں۔ میری نگاہ میں دونوں جسم ایک جیسے ہیں۔ آپ کتنا کچھ پڑھی ہوئی ہیں؟''

''ابھی ابھی بی۔اے کیا ہے'' ...... میں نے جواب دیا۔ ''پھر تو آپ جانتی ہیں کہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاکٹر کو مسیحا کہتے ہیں''...... اُس نے کہا...... ''مسیحا کے لیے مرد اور عورت، امیر اور غریب، مسلمان اور غیر مسلم سب برابر ہوتے ہیں۔ اگر اس وقت کوئی مرد مجھے فون کرتا، خواہ یہ رانگ نمبر ہی ہوتا، میں اُسے کہتا کہ فون بند نہ کرنا میرے ساتھ باتیں کرو۔''

''اگر کسی ہیجڑے کا رانگ نمبر مل جاتا تو؟''...... میں نے اُسے چھیڑنے کی خاطر کہا۔

''یہ تو اور زیادہ اچھا ہوتا۔''...... ڈاکٹر نے کہا...... ''میں اس وقت یہ چاہتا تھا کہ کوئی میرے دل کو اور اعصاب کو سہلا دے۔ صرف ہیجڑے ایسی باتیں کر سکتے ہیں کہ مرے ہوئے آدمی کی بھی ہنسی نکل جاتی ہے۔''

''دل اور اعصاب کو سہلانے کی کیا ضرورت آ پڑی ہے؟'' میں نے پوچھا...... ''کیا اپنے کسی مرض کا علاج آپ کے پاس نہیں ہے؟''

''میرے مرض کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے''...... اُس نے جذباتی سے لہجے میں کہا...... ''میں دوسروں کے روگ اپنے سینے میں ڈال لیا کرتا ہوں، لیکن میرے روگ کو کوئی نہیں سمجھتا۔ میں مریضوں کو اپنا روگ نہیں دکھا سکتا۔ آج دل پر ایسا بوجھ آ پڑا ہے کہ یہی جی چاہتا ہے کہ کوئی ذرا سی دیر خوشگوار سی باتیں کرے۔ میرے پاس تو جو آتا ہے، اپنے دکھ لے کر آتا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ میں اُسے دکھ اور درد سے نجات دلا دوں۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو ذرا سی دیر میرے ساتھ باتیں کر لیں پھر میں کل آنے والے مریضوں کے روگ اور دکھ سننے کے قابل ہو جاؤں گا۔''

اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جسے میں جذباتی ہی کہوں گی، لیکن وہ واقعی دکھی معلوم ہوتا تھا۔ میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ میں اُس کے بولنے کے انداز سے متاثر ہوئی۔

''مجھ سے یہ تو پوچھ لیں کہ میں کون ہوں''...... میں نے کہا'' میری عمر کیا ہے اور میں کس قسم کی لڑکی ہوں۔''

آپ جو کوئی بھی ہیں...... اُس نے کہا...... ''جوان ہیں یا بوڑھی، مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں بے تکلف سا آدمی ہوں۔ آپ کو ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کی آواز میں مٹھاس ہے اور کوئی ایسا تاثر ہے جس نے مجھے سکون سا دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گالیاں بھی دیں گی تو وہ بھی میٹھی لگیں گی۔ آپ کی آواز سے میں آپ کی عمر کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔"

"بتائیں..... میں نے پوچھا..... "کتنی ہے؟"

"کم از کم بیس سال"..... اُس نے کہا..... "زیادہ سے زیادہ تیس سال..... اور میں آپ کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ آپ نڈر اور بے باک ہیں۔ سچ بتائیں، میں نے عمر غلط تو نہیں بتائی؟"

"جھوٹ نہیں بولوں گی"..... میں نے کہا..... "آپ کا اندازہ صحیح ہے۔ عمر تیس سال سے کم ہے..... اچھا ڈاکٹر صاحب! اب یہ بتائیں کہ آپ کے سینے میں کیا روگ ہے"..... میں نے ایسے لہجے میں کہا جس میں ذرا سی بھی سنجیدگی نہیں تھی..... "محبت میں ناکامی کے سوا اور کیا دکھ ہوگا۔"

"اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا!"..... اُس نے کہا..... "محبت کھیل نہیں۔"

"کبھی محبت کی ہے؟"

"نہیں محترمہ!"..... اُس نے کہا..... "میں نے کہا ہے محبت کھیل نہیں۔ میں محبت کرنا چاہتا ہوں لیکن کھیلوں گا نہیں، محبت کروں گا اور ساری عمر کا رفیق بنوں گا۔ میں مکالمے بولنے والی اور آہیں بھر بھر کر فلمی گیت گنگنانے والی اور چھپ چھپ کر ملاقاتیں کرنے والی محبت کا قائل نہیں۔ میں جس کے دل میں محبت دیکھوں گا اُسے اپنا آپ پیش کر دوں گا۔ اپنا جسم، اپنی جان، اپنی....."

"اپنی ٹوٹی اور اپنا تھرمامیٹر"..... میں درمیان میں بول پڑی۔

اُس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا جو مجھے لاؤڈ سپیکر کی آواز جیسا اونچا سنائی دیا میں نے ریسیور کان سے ہٹا لیا۔

"مجھے اسی زندہ دلی کی ضرورت ہے"..... اُس نے کہا..... "اللہ کی قسم، آپ نے مجھ پر بڑا کرم کیا ہے۔ آپ پہلی لڑکی ہیں جس نے میرا قہقہہ نکالا ہے۔ اس طرح ہنسے ہوئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک عمر گزر گئی ہے۔

''آپ کی کتنی عمر گزری ہے؟''...... میں نے پوچھا۔

''تیسواں سال گزر رہا ہے''...... ڈاکٹر نے جواب دیا''اگر میں ایسی ہی ڈیپریشن میں پڑا رہا تو تیسواں سال گزرنے سے پہلے ہی شاید میں خود گزر جاؤں گا۔''

اللہ نہ کرے...... یہ الفاظ میرے منہ سے بے اختیار نکل گئے۔

''آپ کو میرے گزر جانے کا غم نہیں ہونا چاہیے''...... اُس نے کہا...... ''اگر آپ نے دعا دی ہے تو آپ کا شکریہ، لیکن مجھے دعاؤں کی نسبت اُس سچے پیار کی ضرورت ہے جو مرجھائی ہوئی روح کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔''

''کیا آپ مجھ سے محبت کرنا پسند کریں گے؟''...... میں نے اُسے بیوقوف بنانے کی خاطر پوچھا۔

''آپ کا نام کیا ہے؟''...... اُس نے پوچھا۔

''راحیلہ''...... میں اپنا نام بتا کر چونک اٹھی کیونکہ میں اُسے اپنا صحیح نام نہیں بتانا چاہتی تھی لیکن بے اختیار میرے منہ سے صحیح نام نکل گیا۔

''اچھا نام ہے''...... ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا...... ''لیکن راحیلہ! تمہیں اپنے نام جیسا اچھا ہونا چاہیے۔ میں آپ کے ساتھ بے تکلف ہونے کی کوشش نہیں کر رہا نہ ہی میں آپ کو اس قسم کی باتیں کرنے پر اکساؤں گا۔ حالانکہ میں خود بے تکلفی سے بات کرنے والا آدمی ہوں اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ آپ اپنے ان الفاظ میں سنجیدہ اور دیانت دار نہیں ہیں۔''

میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں اس شخص سے متاثر ہو چکی تھی اور یہ اثر اتنا گہرا چلا گیا تھا کہ جب اُس نے یہ کہا تھا کہ ''تیس برس گزرنے سے پہلے میں خود ہی گزر جاؤں گا'' تو میرے منہ سے اپنے آپ ہی نکل گیا تھا ''اللہ نہ کرے۔'' پھر میں نے اسی طرح بے ساختہ اُسے اپنا صحیح نام بھی بتا یا تھا۔ اُس کے ساتھ بہت سی باتیں ہوئی تھیں۔ میں نے اُسے اُکسانے اور چھیڑنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ ریزرو رہا۔ میں مان گئی کہ بڑی مضبوط

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شخصیت اور کردار کا آدمی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اُس کے ساتھ کم از کم ایک گھنٹہ باتیں ہوئی تھیں۔ میں اتنی زیادہ باتیں یعنی ہر ایک مکالمہ لکھ نہیں سکتی۔ اتنا بتا دیتی ہوں کہ میں اُس کے ساتھ سنجیدگی سے باتیں کرنے لگی تھی۔

''آپ نے مجھ سے میرا فون نمبر بھی نہیں پوچھا''...... یہ میں نے اُس وقت کہا جب وہ خدا حافظ کہہ رہا تھا۔

''نہیں پوچھوں گا''...... اُس نے کہا...... ''میں لڑکیوں کے فون سن لیا کرتا ہوں، خود کبھی کسی خاتون کو فون نہیں کیا۔ ذرا سوچئے، میں آپ کو فون کروں، ریسیور آپ کے والد صاحب یا کوئی بھائی اٹھالے تو میں کیا کہوں گا۔ اگر میں نے یہ کہا کہ راحیلہ سے بات کرنی ہے تو آپ کی کیا عزت رہ جائے گی...... اگر آپ چاہیں تو میرا نمبر نوٹ کر لیں۔''

''کر لیتی ہوں۔''

گھر کی دہلیز پار کرتے ہی شکاری کے جال میں:

اس کے بعد کی میں تفصیل نہیں سناؤں گی۔ سنانے والی بات یہ ہے کہ میں نے اُسے ہر روز ٹیلی فون کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح ہماری بے تکلفی کا مطلب غلط نہ سمجھیں۔ اگر میرے منہ سے کوئی ایسی ویسی بات نکل گئی تو اُس نے مجھے ٹوک دیا۔ پھر آپ عام فہم زبان میں یہ کہہ لیں کہ ہم ایک دوسرے کو چاہنے لگے۔ یہ محبت اتنی شدت اختیار کر گئی کہ میں نے اُسے ملنے کا ایک طریقہ اختیار کیا۔

اُس نے اپنے کلینک کا اتہ پتہ تو بتا ہی دیا تھا۔ میں ایک شام وہاں مریض بن کر جا پہنچی۔ یہ اُس کی پندرہ مرلے کی کوٹھی تھی۔ اسی کے دو بیرونی کمروں میں اُس نے اپنا کلینک بنا رکھا تھا۔ میں نے مریضوں کی تعداد دیکھی تو پتہ چلا کہ اس کی اچھی خاصی پریکٹس چلتی ہے۔ میری باری آئی تو مجھے اُس کے کمرے میں داخل کیا گیا۔

ایک خوبرو جوان آدمی بیٹھا تھا۔ اُس کے ہونٹوں پر جو تبسم تھا وہ بڑا پیارا لگ رہا تھا۔ میں اُس کا نام لکھنا نہیں چاہتی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ فلاں ڈاکٹر ہیں۔

''کیا آپ نے باہر میرا بورڈ نہیں دیکھا؟''...... اُس نے پوچھا...... ''یا کیا آپ مجھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاکٹر نہیں سمجھتیں؟''

''میں آپ کی تعریف سن کر آئی ہوں''...... میں نے کہا...... ''میں نے آپ کا نام اس لیے پوچھا ہے کہ بعض جگہوں پر دو دو یا تین تین ڈاکٹر پریکٹس کرتے ہیں۔''

''میں اکیلا ہوں''...... اُس نے کہا...... ''کہیے کیا تکلیف ہے؟'' ''دل میں کچھ گڑ بڑ ہے''...... میں نے کہا۔

''ارے''...... اُس نے کہا...... ''کیا اسی عمر میں دل میں گڑ بڑ ہوگئی ہے؟ یہ تو بوڑھوں کی بیماری ہے...... گڑ بڑ سے آپ کا مطلب کیا ہے؟ مجھے کوئی علامت بتائیں۔''

''دل کی یہ بیماری اسی عمر میں لگتی ہے''...... میں نے کہا۔

اُس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میں اپنی مسکراہٹ چھپا نہ سکی۔

''راحیلہ!''...... اُس نے کہا...... ''اللہ کی قسم! تم راحیلہ ہو۔ میں نے اب آواز پہچانی ہے۔''

آپ مجھے جو کچھ بھی کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں، میں اعتراف کرتی ہوں کہ اپنے آپ ہی میرا ایک ہاتھ اُس کی میز پر سرکتا ہوا اس کے ہاتھ تک جا پہنچا جو میز پر تھا۔ دوسرے ہی لمحے اُس کے اور میرے ہاتھ نے ایک دوسرے کو مضبوطی سے جکڑ لیا۔

پھر یوں ہوا کہ ایک نکاح خواں نے ہمیں رشتہ ازدواج میں جکڑ دیا۔

یہ سول میرج نہیں تھی نہ یوں ہوا تھا کہ میں گھر سے بھاگ گئی تھی۔ یہ باقاعدہ شادی تھی۔ میں نے اپنی والدہ کے ساتھ بات کی تھی۔ میرے والدین نے اور میرے بھائیوں نے ڈاکٹر کو دیکھا تھا، گھر بلایا تھا اور اچھی طرح دیکھ بھال لیا تھا۔ پھر اُس کے والدین ہمارے گھر آئے تھے اور یوں یہ شادی بزرگوں نے کرائی تھی۔

میں نے اُس کی کوٹھی میں جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ آدمی باذوق ہے۔ میں اُس کی ذات میں ڈوب گئی۔ اُس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ کچھ نشے میں ہو یا آپ اسے مخمور آواز کہہ لیں۔ بہت پیاری باتیں کرتا تھا۔ اُس کا یہ انداز مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ مجھ پر اُس کی محبت کا نشہ طاری تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اُسے بتا دیا کہ رانگ نمبر پر فون کرنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میری ہابی تھی۔

ایک سال یوں گزر گیا جیسے ایک خوبصورت خواب چند منٹوں میں دیکھ لیا جاتا ہے۔

چھ مہینے اور گزرے تو میری ہاں بچی پیدا ہوئی جواب جوانی میں داخل ہو چکی ہے۔

میرا گھر پیار اور محبت سے لبریز ہو گیا۔

ڈاکٹر کی حقیقت کھلتی ہے:

شادی کا دوسرا سال بھی گزر گیا۔ ایک روز اطلاع ملی کہ میری خالہ پتے کی تکلیف کی وجہ سے ایک ہسپتال میں داخل کر لی گئی ہے۔ میں اُسے دیکھنے گئی۔ اُسے الگ کمرے میں رکھا گیا تھا۔ ایک لیڈی ڈاکٹر اسے دیکھنے آئی تو میری والدہ نے بڑے فخر سے میری متعلق لیڈی ڈاکٹر کو بتایا کہ اس کا خاوند ڈاکٹر ہے۔ لیڈی ڈاکٹر نے نام پوچھا جو اُسے بتایا گیا۔ اُس نے چونک کر میری طرف دیکھا جیسے وہ خوش نہ ہوئی ہو۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اُس کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔

''بڑی خوشی کی بات ہے''...... اُس نے کہا...... ''میں انہیں جانتی ہوں بڑے اچھے ڈاکٹر ہیں۔''

وہ میری خالہ کو دیکھ کر کمرے سے نکلی، لیکن دروازے میں رک گئی۔ میری طرف دیکھ کر اُس نے سر کا ہلکا سا اشارہ کیا اور باہر نکل گئی۔ میں اُس کے پیچھے گئی۔ اُس نے مجھے سر کے اشارے سے باہر بلایا تھا۔ کمرے سے ذرا دور لے جا کر اُس نے مجھ سے پوچھا کہ ڈاکٹر کے ساتھ وقت کیسا گزر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا گزر رہا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کہ شادی کب ہوئی تھی۔ میں نے بتایا کہ دو سال ہو گئے ہیں۔

''ایک سال اور''...... لیڈی ڈاکٹر نے سرگوشی میں کہا۔

''ایک سال اور''...... میں نے پوچھا...... ''کیا مطلب ہے آپ کا؟''

''مطلب یہ ہے کہ ایک سال بعد تم اپنے والدین کے گھر ہوگی''...... لیڈی ڈاکٹر نے کہا...... ''اور ڈاکٹر کے گھر میں چوتھی بیوی ہوگی۔''

مجھے چکر سا آ گیا۔ یہ لیڈی ڈاکٹر مجھ سے بڑی تھی اور جوان بھی تھی اور خوبصورت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی تھی۔ میری تو زبان ہی بند ہو گئی تھی۔ اُس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''میں نے اپنا فرض سمجھا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرے سے پہلے ہی خبردار کر دوں'' ...... اُس نے کہا ...... ''اگر تم اس سے زیادہ ہوشیار بلکہ فریب کار ہو تو اس کی کوٹھی اپنے نام لکھوالو، لیکن وہ اتنا چالاک آدمی ہے کہ وہ تمہارے والدین کی جائیداد اپنے نام لکھوالے گا۔''

ڈاکٹر صاحب! ...... میں نے ذرا غصیلے لہجے میں کہا۔ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں؟ آپ شاید اُس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھیں جو نہیں ہو سکی۔''

''میں شادی کرنا نہیں چاہتی تھی'' ...... لیڈی ڈاکٹر نے کہا ...... ''بلکہ اُس کے ساتھ میری شادی ہو گئی تھی میں اُس کی دوسری بیوی تھی۔ پہلی بیوی کو اُس نے دو سال رکھ کر طلاق دی اور گھر سے نکال دیا تھا۔ مجھے اُس نے یہ بتایا تھا کہ اُس کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ میں بھی اُس کی محبت میں گرفتار ہو کر اُس کی کوٹھی میں جا پہنچی تھی۔ دو سال بعد پتہ چلا کہ یہ تو خوبصورت عورتوں کا شکاری ہے۔ میرے بعد اُس نے مجھ جیسی اور تم جیسی اور لڑکیوں کو بھی پھانسنے کی کوشش کی۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اُس کے کلینک میں عورتیں زیادہ آتی تھیں۔ اس کے علاوہ وہ نشئی بھی ہے۔''

''نہیں'' ...... میں نے تڑپ کر کہا ...... ''اگر وہ شراب پیتا ہے یا چرس پیتا ہے یا ایسا کوئی اور نشہ کرتا ہے تو اُس کے منہ سے بدبو آنی چاہیے۔ جو میں نے کبھی بھی محسوس نہیں کی۔''

''پاگل لڑکی!'' ...... لیڈی ڈاکٹر نے کہا ...... ''نشہ صرف شراب اور چرس کا ہی نہیں ہوتا۔ وہ نشے والی گولیاں کھاتا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہ والیم کا عادی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ والیم ذہنی مریضوں کو دی جاتی ہے اور اس میں نشہ ہوتا ہے۔ اس کی کوئی بدبو نہیں ہوتی۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ مجھے طلاق دینے کے بعد وہ ہائی پوٹینسی کی والیم اور اس سے بھی تیز گولیوں کا عادی ہو گیا ہے۔ کیا تم نے دیکھ نہیں لیا کہ وہ نشے کی حالت میں رہتا ہے؟ میں تمہیں یہ بتا رہی ہوں کہ ابھی تم بڑی اچھی عمر میں ہو۔ ابھی سے اپنا کوئی انتظام کر لو۔''

آج مجھے یاد نہیں کہ میں اس لیڈی ڈاکٹر کی باتیں سن کر واپس خالہ کے کمرے میں گئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھی یا نہیں اور میں ہسپتال سے کس طرح اپنے گھر تک پہنچی تھی۔ یہ خیال بار بار آتا تھا کہ اس لیڈی ڈاکٹر نے میرے خاوند کو کسی دشمنی کی بنا پر رسوا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آنے والے چند دنوں میں ہی اُس کی ہر بات سچی معلوم ہونے لگی تھی۔

ٹیلی فونک محبوب کا اصلی روپ:

میں نے اپنے خاوند کے ساتھ اس معاملے کی کوئی بات نہ کی۔ ارادہ کیا کہ اسے چوری چھپے دیکھوں گی۔ ایک روز میں اُسے یہ بتا کر کہ میں اپنے والدین کے گھر جا رہی ہوں اور دو تین روز بعد واپس آؤں گی، وہاں سے آ گئی۔ رات کو کلینک بند ہونے کے وقت میں اپنے والدین کے گھر سے نکلی اور اُس کے کلینک جا پہنچی۔ مریض کوئی بھی نہیں تھا۔ دروازے پر جو نوکر کھڑا تھا اُس نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب اندر ہیں۔ میں اندر جانے لگی تو نوکر نے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیں، ڈاکٹر صاحب ایک آدمی کا معائنہ کر رہے ہیں۔

میں نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھل گیا۔ نوکر کے روکنے کے باوجود میں اندر چلی گئی۔ میرا خاوند اپنی کرسی پر نہیں تھا۔ دوسرے کمرے کو اُس نے انجکشن روم بنایا ہوا تھا۔ اس کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو یہ بھی کھل گیا۔ میری نظر انجکشن ٹیبل پر پڑی وہاں ایک جواں سال مریضہ لیٹی ہوئی تھی اور ڈاکٹر صاحب اس کے ساتھ جو حرکتیں کر رہے تھے وہ آج بھی ذہن میں آتی ہیں تو میں کانپ جاتی ہوں۔ دونوں نے میری طرف دیکھا۔ میں وہاں سے نکل آئی اور چکراتی ہوئی اس گھر سے نکل آئی جو میرا اپنا گھر تھا، جہاں میں دلہن بن کر آئی تھی، محبت کا تحفہ لے کر آئی تھی اور جہاں میں نے اپنی محبت کی یادگار پہلی بچی کو جنم دیا تھا۔

رات کو ڈاکٹر میرے والدین کے گھر آیا۔ اُس کے چہرے پر نہ پچھتاوا تھا نہ ایسا تاثر جو اچانک پکڑے جانے پر ہونا چاہیے تھا۔ وہ میرے کمرے میں آیا اور مجھے اس بات پر قائل کرنے کے لیے عجیب و غریب کھوکھلے اور جذباتی مکالمے بولنے لگا کہ مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹیلی فون کے ذریعہ بننے والے خاوند کی پھر وہی حرکتیں:

میں اپنی محبت کی ماری ہوئی اپنے آپ کو یہ فریب دینے لگی کہ واقعی مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں دو تین روز ناراض رہ کر اُس کے گھر چلی گئی۔ وہ مجھے لینے آیا تھا لیکن میرے ذہن سے وہم اور خدشے مٹ نہ سکے۔ دو تین روز ہی بعد جب مریض جا چکے تھے، مجھے اس کے کلینک کے کمرے سے باتوں کی آواز سنائی دینے لگی۔ یہ اپنی کوٹھی کا ہی کمرہ تھا۔ ایک دروازہ اندر کو بھی کھلتا تھا جو بند رکھا جاتا تھا۔ میں نے اس دروازے کے ساتھ کان لگائے۔ وہ کسی عورت کے ساتھ ٹیلی فون پر بات کر رہا تھا۔

"بیوی کو بڑی مشکل سے منایا ہے"...... وہ کہہ رہا تھا...... "ہاں ہاں، ایسے ہی کریں گے...... کمرے کا انتظام ہو جائے گا، لیکن دن کے وقت...... کہہ تو رہا ہوں...... آؤں گا آؤں گا۔"

اب تو کوئی شک نہ رہا کچھ دنوں بعد میں نے اُسے والیم گولیاں کھاتے دیکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے جو کچھ دیکھا وہ میں اس لیے بیان نہیں کر سکتی کہ میرے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لکھنے کی ہمت نہیں پڑتی۔

اللہ کے قہر کی بے آواز لاٹھی برستی ہے:

اُس نے بھی دیکھ لیا کہ میں نے اس کی کرتوت جان لی ہے تو وہ بھی مجھ سے کھچا کھچا رہنے لگا۔ میں نے ایک روز اسے بٹھا لیا اور اُسے بتایا کہ میں نے اسے کہاں کہاں پکڑا ہے اور کیسی کیسی باتیں سنی ہیں۔ میں نے پہلی بار اُس پر یہ انکشاف کیا کہ اس کالونی کی تین معزز عورتیں مجھے کہہ چکی ہیں کہ اپنے خاوند کو کچھ سمجھاؤ، یہ تو دور دور تک بدنام ہو گیا ہے۔

"دیکھو راحیلہ!"...... اُس نے بڑی ڈھٹائی سے کہا...... "میری ذاتی زندگی میں دخل دینے کی کوشش مت کرو۔ میں نے آج تک تم سے نہیں پوچھا کہ جنہیں تم فون کرتی رہتی تھیں، ان میں سے کتنے آدمیوں سے ملی تھیں اور تم نے کتنے آدمیوں کے ساتھ ایسی ہی محبت کا اظہار کیا تھا جیسا میرے ساتھ کیا تھا۔"

"میں تمہاری طرح بدکار نہیں تھی۔"...... میں نے غصے سے پھٹتے ہوئے کہا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''چلو میں ہی بدکار ہوں'' ......اُس نے کہا...... ''تو اس کا سیدھا راستہ یہ ہے کہ طلاق لو اور اپنے گھر چلی جاؤ۔''

''اور تم چوتھی بیوی کو گھر لے آؤ؟''...... میں نے کہا۔

''میں اگر اکٹھی چار بیویاں گھر لے آؤں تو تم مجھے روک نہیں سکتیں'' ...... اُس نے کہا۔

میرے لیے سب راستے بند ہو گئے تھے۔ صرف اپنے والدین کے گھر کا راستہ کھلا تھا۔ میں بچی کو اُٹھا کر اپنے گھر آ گئی۔ میرے پیچھے پیچھے تحریری طلاق بھی آ گئی۔ مجھے دوسری شادی کے لیے کہا گیا۔ مجبور بھی کیا گیا۔ میں نے آخر اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے وہ بوجھ سمجھتے ہیں تو جس طرح میں اس گھر سے نکل آئی ہوں اسی طرح اس گھر سے بھی نکل جاؤں گی۔ یہ ڈاکٹر میری پہلی اور آخری محبت تھا لیکن میں کسی ہوس کار کی ہوس کا کھلونا نہیں بننا چاہتی تھی۔ میں نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ میں ٹیلی فون کے ذریعے جو گناہ کرتی رہی ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس کی سزا دی ہے۔

عمر چالیس سال سے اوپر چلی گئی ہے۔ میں اُسی گھر میں بیٹھی ہوں جہاں پیدا ہوئی تھی۔ ڈاکٹر کو مرے گیارہ سال ہو گئے ہیں۔

رانگ نمبر سے...... عزت کی بربادی تک

ایک دوشیزہ کی عبرتناک داستان کہ جو قرآنی احکام کو خاطر میں نہ لاتی تھی...... اور پھر ایک رانگ نمبر کال نے اس کو شیطان لعین کی پیروی کرتے ہوئے غلط راستوں پر ڈال دیا...... ہوش آنے سے قبل ہی اس کا سب کچھ لٹ چکا تھا۔ دین و دنیا کی دولت سے وہ تہی دامن ہو چکی تھی۔

رانگ نمبر کالیں سو میں سے دو یا تین ہوں گی جو اتفاقیہ ہوتی ہیں ورنہ ۹۸ فیصد رانگ کالیں جان بوجھ کر کی جاتی ہیں۔ ایسے افراد جن کے دل میں گناہ اور برائی کا میل ہوتا ہے وہ عمداً کوئی فرضی نمبر ملاتے ہیں اگر کسی جگہ کسی خاتون نے اٹھایا تو بات شروع کر دیتے ہیں اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنے مخصوص طریقہ واردات کے ذریعے اس کو ورغلانے لگتے ہیں لیکن اگر کسی مرد نے ریسیور اٹھایا تو پھر یا تو بات ہی نہیں کرتی یا کسی فرضی نام کے فرد کا پوچھتے ہیں مخاطب کہتا ہے کہ ادھر اس نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا اور فون بند کر دیتا ہے۔ اگر کسی عورت سے بات کرنے کے بعد مقصد حل ہوتا ہوا نظر آتا ہو، شکار جال میں پھنستا نظر آئے تو پھر وہ یہ فون نمبر اپنی ڈائری میں مستقل نوٹ کر لیتے ہیں۔ اور ہر روز اس نمبر پر مطلوبہ خاتون کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ ان گرگ بارہ دیدہ خبیث الباطن افراد کے پھندے میں پھنس جاتی ہے۔

ایسا ہی واقعہ ہمارے علاقے میں زبیدہ کے ساتھ ہوا۔ کسی دن ایک فون آیا۔ زبیدہ نے اٹھایا تو مخاطب نے کسی فرد کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ "اس نام کا کوئی شخص تو ادھر نہیں رہتا البتہ میرے خاوند صاحب بھی ہیں اگر کہیں تو ان سے ملوا دوں؟" جواب میں حیرانگی سے کہا گیا: "اچھا تو آپ کے خاوند صاحب بھی ہیں؟" "ہاں ہاں کیوں نہیں کیا آپ کو یقین نہیں" زبیدہ نے تیز لہجے میں کہا۔ "آپ کی آواز اتنی خوبصورت ہے کہ بالکل کسی اسٹوڈنٹ کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ آپ تو شادی شدہ لگتی ہی نہیں۔" یہ ایک تیز وار تھا جو کام کر گیا اور زبیدہ اس اجنبی شخص سے باتوں میں ایسی مگن ہوئی کہ اس کو وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو اس نے کہا: "اب شاید میرا خاوند آ گیا ہے اس لیے میں فون بند کر رہی ہوں۔"

اس کے بعد تو روزانہ کا معمول چل نکلا کہ خاوند کام پر اور بچے ابھی سکول گئے ہی ہوتے کہ فون آ جاتا اور پھر گھنٹوں اوٹ پٹانگ باتیں ہوتیں اور ہوتے ہوتے یہ گفتگو واہیات اور اخلاق سے گری گفتگو میں بھی بدل جاتی۔ لیکن زبیدہ کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ گزرا کہ وہ ایک شریف گھرانے کی چشم و چراغ ہے، شادی شدہ ہے اور معاشرے کی با عزت خاتون ہے۔ اس سے محبت کرنے والا ایک شوہر ہے۔ چھوٹے بچے ہیں۔ اور وہ ایک جوان بیٹے اور بیٹی کی ماں ہے، جو سب اسے والہانہ انداز سے محبت کرتے ہیں۔ محلہ میں خاندان میں سب ہی اس کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر کسی کو اس کے ان لچھنوں کا پتہ چل گیا تو کس قدر بدنامی ہو گی۔ ان باتوں سے بے پروا وہ برائی اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بدنامی کے راستے پر دوڑتی چلی جارہی تھی۔ دن گزرتے رہے......

ایک دن اسی شخص ''خان'' کا فون آیا، باتیں شروع ہوئی، تو اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں تمہاری صورت دیکھنا چاہتا ہوں، ایسا ممکن ہوسکتا ہے کہ تم کسی دن کسی بہانے سے فلاں مخصوص جگہ آؤ۔ اس پر زبیدہ نے جواب دیا ''ہمارا گھرانہ خواتین کے گھر سے باہر نکلنے والی اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا، اس کے لیے کوئی اور راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔'' نہایت غور وخوض اور سوچ بچار کے بعد زبیدہ نے بتایا کہ: ''خان صاحب! آپ کسی طرح میرے خاوند کو اپنا دوست بنائیں۔ پھر اس کو دعوت دیں، ہم آپ کے گھر دعوت پر آئیں گے۔ پھر میں آپ کو دعوت دوں گی، آپ ہمارے گھر آئیں گے یوں میل ملاپ بھی ہوجائے گا۔ یہ آسان طریقہ ہے اس لیے کہ ہمارے گھر میں پردہ کا رواج نہیں ہے۔'' یہ منصوبہ طے پا جانے کے بعد زبیدہ نے اس کو اپنے گھر کا ایڈریس بتادیا۔

مخلوط اور بے پردہ عورتیں:

اب خان نے زبیدہ کے خاوند شوکت کا پیشہ معلوم کیا اور اپنے آپ کو اس پیشہ سے متعلق ظاہر کرکے اس سے ملا۔ پھر چند ملاقاتیں کیں اور اسے اپنا دوست بنالیا۔ اور پھر دوستی کو مزید پختہ کرتے ہوئے دعوت دے ڈالی کہ آپ فلاں اتوار بھابی کو ساتھ لے کر ہمارے ہاں دعوت کھانے ضرور آئیں۔ شوکت نے کہا ''وہ اپنی بیوی سے مشورہ کے بعد ہی بتا سکتا ہے کہ وہ آپ کی دعوت پر آسکتے ہیں یا نہیں۔''

شوکت نے زبیدہ سے مشورہ کیا تو اس نے فوراً حامی بھردی ورنہ اس سے پہلے وہ کہیں آنے جانے اور دعوت وغیرہ کے چکروں سے اسے باز رکھتی تھی۔ اب مطلوبہ دن دونوں میاں بیوی تیار ہوکر خان کے گھر گئے تو وہاں ان کی دعوت کی گئی۔ کئی اقسام کے کھانے چنے گئے۔ ٹھنڈے مشروبات اور آئس کریم سے بھی تواضع ہوئی۔ وہاں زبیدہ پر یہ راز ظاہر ہوا کہ خان بھی شادی شدہ ہے اور اس کی ایک خوب صورت بیوی اور تین بچے بھی ہیں۔ دعوت کھانے کے بعد زبیدہ گھر آئی تو اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ اخلاقی طور پر ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم بھی خان صاحب کی دعوت کریں۔ شوکت نے حامی بھرلی اور ان کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کھانے کی دعوت دے ڈالی۔ اسی کا خان منتظر تھا۔ اب معمول کے مطابق گاہے بگاہے دونوں طرف آنا جانا شروع ہو گیا اور دعوتیں ہونے لگیں۔

یوں زبیدہ اور خان کا رانگ نمبر کال کے ذریعے طے پانے والا منصوبہ کامیاب جا رہا تھا۔ محلّے کی ہی ایک عورت کو زبیدہ کے گناہ کے راستوں پر دوڑنے کی خبر ہو چکی تھی۔ وہ چونکہ زبیدہ کی ایک نیک پابند صوم وصلوٰۃ سہیلی تھی۔ اس نے قرآن پاک کی سورۂ نور اور احزاب میں فحاشی و بے حیائی اور پردہ کے متعلق آنے والی آیات اور وعیدیں سنا کر اس گھناؤنے فعل سے ڈرانا چاہا کہ جس کی مرتکب زبیدہ ہو رہی تھی۔ تو زبیدہ نے ہنستے ہوئے یہ کہہ کر ٹال دیا اور الٹا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہنے لگی: ''لگتا ہے محلّے کی مسجد میں آنے والے نئے مولوی کی تقریریں اور درس باقاعدگی سے سن رہی ہو۔ کس کس کو سمجھاؤ گی یہاں سب ہی خراب ہیں، جب حساب ہوگا تو دیکھ لیں گے۔'' استغفراللہ۔

شیطانی منصوبہ:

ایک دن خان کا فون آیا اس نے زبیدہ سے بتایا کہ وہ آج اس کے پاس اس کے گھر میں آنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی کی موجودگی کے بغیر آمنے سامنے بیٹھ کر خوب باتیں کریں۔ اس پر زبیدہ نے خدشہ ظاہر کیا کہ میرا میاں ہماری علیحدگی میں بیٹھ کر باتیں کرنا مناسب نہ سمجھے گا، اس لیے یہ ناممکن ہے۔'' خان نے کہا: ''آج کل کوئی چیز ناممکن نہیں رہی، میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے، وہ یہ کہ میں ایک دوائی تجھے دوں گا تم وہ دوائی اپنے خاوند اور بڑے بچوں کو چائے میں ملا کر پلا دینا، وہ بے سدھ رات کو پڑے رہیں گے اور ہماری ملاقات میں کوئی دخل اندازی کرنے والا نہ ہوگا۔'' زبیدہ نے حامی بھر لی اور یوں یہاں سے شیطانی منصوبہ مزید آگے بڑھا۔ اسی دن شام کے وقت خان، شوکت کے گھر آن دھمکا اور بتانے لگا کہ میں ادھر ایک کام سے آیا تھا، وہ کام کر کے اب واپس جا رہا تھا تو سوچا کیوں نہ اب جاتے جاتے اپنے دوست کو ملتا جاؤں۔ بے چارا شوکت اصل حقائق سے بے خبر ہو کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا: ''کیوں نہیں، کیوں نہیں اگر دوست ہو تو ادھر جب بھی آؤ مجھے ملے بغیر نہ جایا کرو۔'' اسی اثنا میں وہ گھر کے قریب قائم جنرل سٹور سے بسکٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وغیرہ لینے گیا، تا کہ مہمان نوازی کے لوازمات پورے کر سکے۔ اتنے میں خان نے زبیدہ کو بے ہوشی والا سفوف دے دیا اور بتایا کہ احتیاط سے کام لینا ہے کہیں شک نہ پڑ جائے، میں رات گیارہ بجے بیل دوں گا، جب سب سو چکے ہوں گے۔" خان کھا پی کر چلا گیا اور زبیدہ ان بچوں کو سلانے کی فکر میں کھانا کھلانے لگی اور کھانے کے بعد چائے میں بڑی احتیاط سے سفوف ملا کر سب کو پلا دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ سب دنیا و مافیہا سے غافل گہری نیند سو رہے تھے۔ زبیدہ نے بطور احتیاط شوکت کو دو تین دفعہ جھنجوڑا اور بلایا لیکن وہ تو بیہوش ہو کر سویا پڑا تھا، یعنی منصوبہ کامیاب تھا۔ دوا اپنا کام کر چکی تھی۔

اب وہ بن سنور کر اپنے ٹیلی فونک دوست خان کے انتظار میں بیٹھی تھی کہ ٹھیک گیارہ بجے بیل ہوئی تو اس نے دروازہ کھولا۔ سامنے خان ہی تھی۔ زبیدہ اس کو اپنے ڈریسنگ روم میں لے آئی کھانے پینے کے بعد باتیں شروع ہوئیں...... ٹھیک دو گھنٹے بعد جب خان اس کے گھر سے نکل رہا تھا تو...... زبیدہ کی عزت و عصمت کا وہ قیمتی جوہر...... وہ قیمتی سرمایہ جو کہ ایک باعزت عورت کے لیے سرمایہ افتخار ہوتا ہے...... لٹ چکا تھا...... حیا کا نگینہ چکنا چور ہو چکا تھا۔ وہ عورت سے چڑیل اور فاحشہ بن چکی تھی...... اس کی عزت و عصمت لٹ چکی تھی...... اس کی وہ باوقار متانت بھری اور پاکیزہ زندگی کہ جس کی کبھی خاندان اور محلے کی عورتیں مثال دیا کرتی تھیں...... آج بے حیائی کے سمندر میں غرق ہو چکی تھی...... آج اس نے اپنے سرتاج کی امانت میں خیانت کا گھناؤنا ارتکاب کیا تھا...... لیکن سب سے کربناک پہلو یہ تھا کہ اس کو اپنے اس جرم کا احساس نہ تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے بعد خان اور زبیدہ کا معمول بن گیا کہ وہ فون کرتا کہ آج میں فلاں وقت آؤں گا تم سب کو سلا چھوڑنا۔ لہٰذا زبیدہ اس کے اشاروں پر ناچتے ہوئے ایسا ہی کرتی اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہتا۔

کربناک انکشاف:

گناہ اور جھوٹ کب تک چھپا رہ سکتا ہے ایک نہ ایک دن تو اللہ کی بے آواز لاٹھی پڑتی ہے ایک نہ ایک دن تو عبرتناک سزا کا دور شروع ہوتا ہے۔ ایک دن خان کا ٹیلی فون آیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زبیدہ فون سن رہی ہے۔ لہٰذا بے دھڑک کہنے لگا: ''آج رات میں دس بجے آؤں گا، تم بے ہوشی والا سفوف شوکت کو اور اپنے بڑے بیٹے اور بیٹی کو احتیاط سے دے دینا اور پہلے کی نسبت زیادہ مقدار میں دینا، اس لیے کہ میں رات چار بجے تک تمہارے پاس ہی رہوں گا، شاید شازیہ (اس کی بیوی) آ رہی ہے، اس لیے فون بند کر رہا ہوں۔ میرا انتظار کرنا۔'' زبیدہ کی بڑی بیٹی فاطمہ کے ہاتھوں سے ریسیور چھوٹ گیا اس پر اس کی ماں کا وہ راز ظاہر ہو چکا تھا جس سے وہ آج تک بے خبر تھی۔ اس پر ایک ایسا کربناک تکلیف دہ اور اندوہ ناک انکشاف ہوا تھا کہ...... اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے...... سر چکرا رہا تھا...... قدم لڑکھڑا رہے تھے...... اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ساری دنیا گھوم رہی ہے...... اس کے ہونٹ جنبش کرنا چاہتے...... لیکن وہ تو کپکپا رہے تھے...... تھرتھرا رہے تھے...... لرز رہے تھے...... شدت کرب سے پھڑک رہے تھے...... اور پھڑ پھڑا رہے تھے...... جبکہ اس کی زبان گنگ تھی...... ہکلا رہی تھی...... پوری قوت جمع کرنے کے باوجود صرف فاطمہ کے منہ سے اتنا نکلا: ......نہیں...... نہیں!!...... اور وہ بستر پر گر گئی۔

بیٹی کے کرچی کرچی دل کی ہولناک صدائیں:

فاطمہ کو اس وقت ہوش آیا جب زبیدہ اس کے پاؤں کی تلیوں کی مالش کر رہی تھی۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہی اپنے شفیق اور پیارے والد کو پریشان کھڑے دیکھا۔ جونہی اس نے فاطمہ کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو بے قرار ہو کر پوچھا......: ''میری پیاری بیٹی! کیا ہوا تجھے، کہیں چوٹ لگ گئی تھی یا کوئی الٹی سیدھی چیز کھالی تھی، بتاؤ تاکہ میں ڈاکٹر کو لاؤں۔'' اب فاطمہ کو سارا ماجرا یاد آ گیا لیکن وہ اپنے باپ کو کیا بتاتی، خاموش رہی، صرف اتنا کہا: ''ابو جان سر میں درد ہوئی تھی، شاید اسی وجہ سے میں بے ہوش ہو گئی تھی۔'' محلے والے اور اس کی سہیلیاں جو بھی سن رہی تھیں اس کی خبر کو آ رہی تھیں اور جب وہ بیہوشی اور بیماری کی وجہ دریافت کرتیں تو وہ سوچ میں پڑ جاتی کہ دنیا والوں کو کیا بتاؤں کہ جس ماں کے سہارے میں نے اپنی پرائے دیس کی زندگی کامیاب بنانی ہے، سسرال میں ماں کے سہارے رہنا ہے اور بیٹیوں کا تو واحد سہارا ہی ماں ہوتی ہے۔ بیٹی مرنے سے قبل ماں کی آغوش میں سر رکھ کر جان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دینا پسند کرتی ہے...... لیکن اس کی ماں تو اس لائق نہیں کہ وہ اسے ماں ہی کہہ سکے۔ ماں ہو کر ماں بن کر دکھانا تو دور کی بات ہے، وہ تو لفظ "ماں" کی بھی مستحق نہیں...... آج اس کی ماں مرگئی ہے...... آج وہ یتیم ہو چکی ہے۔ آج وہ نیلے آسمان کے نیچے بے آسرا و بے سہارا ہو چکی ہے...... آج اس کا کوئی نہیں رہا۔ آج اسے بابل کا گھر سونا سونا اجڑا اجڑا لگتا ہے...... آج کے بعد وہ کس کو ماں جیسا مقدس لفظ کہہ کر پکارے گی...... کون ماں بن کر اس کا ماتھا چومے گا اور اسے ڈولی میں بٹھا کر پیا دیس وداع کرے گا...... اب وہ دکھ درد اور مصیبت و تکلیف کے وقت کس ماں کی آغوش میں سکون و راحت تلاش کرے گی؟ انہیں سوچوں میں وہ گم تھی...... عیادت کرنے والیاں اسے سوچوں میں گم دیکھ کر کہتیں...... شاید وہ تکلیف میں ہے، اسے آرام کرنے دو، زیادہ سوال نہ کرو!"

شام ہو چکی تھی۔ بڑا بیٹا بھی گھر آ چکا تھا۔ زبیدہ نے کھانا پکا کر تمام بچوں کو کھلایا۔ تھوڑی دیر بعد شوکت بھی آ گیا، زبیدہ نے اس کو بھی کھانا دیا اور پھر سب کو چائے کا ایک ایک کپ دیا۔ فاطمہ چونکہ فون سن چکی تھی سمجھی شاید بیہوشی کی دوائی والا کپ ہے اس لیے اس نے نہ پی اور آنکھ بچا کر آہستہ سے نیچے گرا دی۔

سب بچے سو چکے تھے رات کے دس بجے ہی تھے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی زبیدہ نے دروازہ کھولا تو سامنے خان کھڑا تھا وہ حیران و ششدر رہ گئی کہنے لگی: "آنے سے قبل فون تو کر دیا ہوتا، تاکہ میں بیہوشی والی چائے ہی ان کو پلا دیتی" خان نے جواب دیا: "میں نے فون پر بتایا تو تھا کہ دس بجے آؤں گا۔" زبیدہ نے حیران ہو کر کہا کہ: "میں نے تو کوئی فون نہیں سنا۔" "تو پھر" "وہ کس نے سنا تھا؟" خاں نے حیران ہو کر کہا۔ "شاید کسی چھوٹے بچے نے اٹھایا ہو اور پھر گرا دیا کیونکہ باتھ سے آنے کے بعد میں نے دیکھا کہ ریسیور سیٹ پر ہونے کی بجائے نیچے گرا ہوا تھا۔" زبیدہ نے جواب دیا: "اب یہیں باتیں کرتی جاؤ گی یا اندر بھی بلاؤ گی۔" خان نے اکتا کر کہا۔ زبیدہ نے جھجکتے ہوئے اسے ڈریسنگ روم میں بٹھا دیا اور باتیں کرنے لگی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تہجد کے وقت مصلے پر سجدہ ریزیاں اور آنسوؤں کی لڑیاں:

فاطمہ جاگ رہی تھی اور اپنی والدہ کی دروازے میں ہونے والی ساری گفتگو سن چکی تھی اور اب ڈریسنگ روم سے اپنی ماں کے قہقہوں کی آوازیں سن رہی تھی...... وہ یہ سارا منظر دیکھ کر رو رہی تھی اور دل ہی دل میں کہہ رہی تھی کہ...... ماں اے ماں! تیری محبتوں کے احساس جو اپنی اولاد پر قربان ہو جانے سے دریغ نہیں کرتے، وہ جذبے، وہ محبتوں کے سوتے کیوں خشک ہو گئے ہیں...... تیری ماتا کیوں مر گئی ہے؟...... تمہیں ہمارا ذرا بھی خیال نہیں...... تمہیں اپنی بیٹیوں کے مستقبل کا بھی خیال نہیں کہ لوگ اسے کیا کیا طعنے دیا کریں گے...... ماں تیری شرم و حیا، عفت و عصمت اور پاکدامنی کے جوہر کہ جس کی مثال پورے خاندان میں دی جاتی تھی اس کو کیا ہو گیا...... کہاں جا کر سو گئی تیری غیرت...... کب سے تو نے رحمٰن سے ناطہ توڑ کر شیطان سے جوڑ لیا ہے...... کب سے تو نے جنت کو چھوڑ کر جہنم کے راستہ کو اپنا لیا ہے...... ماں آج اگر تجھے اسی حالت میں موت آ جائے تو کل تو رب کے حضور کیا جواب دے گی...... اور ہم دنیا والوں کو کیا منہ دکھائیں گے...... کیسے سامنا کریں گے ان کا...... ان کی تیروں کی طرح برستی نظروں اور تلواروں کی کاٹ پر مبنی سوالوں کا کیا جواب دیں گے...... اگر ابو کو پتہ چل گیا تو ان کا دل جو تمہاری محبت میں ہر دم دھڑکتا ہے...... کیا وہ ٹوٹ پھوٹ نہ جائے گا...... کیا وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو سنبھالا دے سکیں گے......!؟؟ ہائے کاش! اے ماں تو نے ان باتوں کے متعلق بھی کچھ سوچ لیا ہوتا...... فاطمہ مسلسل آنسوؤں کی لڑیاں بہاتی جا رہی تھی۔ رات کا آخری پہر تھا جب فاطمہ مصلے پر اپنے رب کے حضور اپنی والدہ کی ہدایت کے لیے رو رو کر دعائیں کرنے اور نوافل ادا کرنے میں مصروف تھی۔ اس کی ہچکیوں کی آواز سن کر شوکت نیند سے بیدار ہوا، رونے والی آواز کے تعاقب میں چلا، باہر صحن میں نکل کر دیکھا تو اس کی بیٹی فاطمہ تھی، جو مصلے پر بیٹھی ایک پاکیزہ جنت کی حور اور پری محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے اردگرد کا ماحول نہایت روحانی اور پاکیزہ لگ رہا تھا۔ اور وہ مصلے پر سجدہ میں سر رکھے رو رہی تھی۔

الٹا الزام:

والد اپنی بیٹی کو دیکھ کر خوشی سے خود بھی وضو کرنے کے لیے نل کی طرف بڑھا۔ لیکن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جونہی تل کی طرف آگے بڑھا تو اس نے کسی مرد کے سائے کو اپنی بیوی کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا جو گھر کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ بہت حیران ہوا کہ یہ کون ہے؟ آگے بڑھ کر غور کیا تو پتہ چلا کہ خان ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر کچھ کرتا، یا اسے روکتا، وہ گھر سے باہر نکل چکا تھا اور اس کی بیوی دروازہ بند کر کے واپس لوٹ رہی تھی۔ جونہی زبیدہ نے شوکت کو اسی طرف تکتے ہوئے کھڑا پایا تو وہ یک دم پریشان ہوگئی۔ شوکت نے کہا: ''یہ خان اس وقت تمہارے پاس کیا لینے آیا تھا؟'' زبیدہ نے فوراً اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا کہ: ''خان آیا تھا کہتا تھا کہ ادھر سے گزر رہا تھا سوچا شوکت سے ملتا چلوں۔ میں نے بتایا وہ آرام کر رہے ہیں، لہٰذا چائے پینے کے بعد چلا گیا'' شوکت سارا معاملہ سمجھ گیا لیکن حیرانگی پریشانی اور شدت تکلیف اور زبیدہ کی اس بے رخی اور بے وفائی نے اسے اندر ہی اندر توڑ پھوڑ دیا۔ وہ کچھ نہ بول سکا اور اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا۔ فاطمہ نے باقی بھائیوں بہنوں کو اٹھایا، نماز پڑھی کپڑے بدلے اور بیگ لیے اور سب سکول چلے گئے شوکت بھی جدھر منہ اٹھا نکل گیا۔ اب زبیدہ نے خان سے رابطہ کیا اور سارا معاملہ اس کو بتایا کہ ہماری اصلیت شوکت پر ظاہر ہو چکی ہے اور اسے تمام ماجرے کا پتہ چل گیا ہے۔'' جواب میں خان نے یہ ترکیب بتائی کہ اگر وہ تجھ پر الزام لگائے تو تم بھی اس پر الزام لگانا کہ خان کی بیوی سے تمہارے مراسم ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب شوکت نے زبیدہ کو ڈانٹا اور اسے سمجھانا چاہا تو اس نے الٹا اس پر ہی الزام لگا دیا کہ اس کے خان کی بیوی سے غلط مراسم ہیں۔ نتیجتاً شوکت مشتعل ہو گیا اور قریب تھا کہ وہ زبیدہ کو نقصان پہنچاتا کہ فاطمہ اور اس کے اٹھارہ سالہ بھائی عاقب نے آگے بڑھ کر باپ کے پاؤں پکڑ لیے اور اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ مجبوراً شوکت اپنے ارادے سے باز آ گیا۔ یوں زبیدہ کی جان بخشی ہوگئی۔ اس کے بعد شوکت نے خان سے ہر طرح کا رشتہ و تعلق ختم کر لیا و راس کو اپنے ہاں کسی طرح آنے جانے اور رابطہ کرنے سے منع کر دیا۔

بدنامیوں کا طوفان:

بات نکلتی نکلتی محلے اور خاندان میں بھی نکل گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ زبیدہ کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محلے اور خاندان کا کوئی فرد بھی منہ نہیں لگاتا۔ ہر فرد اپنے اہل خانہ کو زبیدہ سے میل ملاپ اور تعلق داری سے منع کرتا ہے، اس کے سائے سے بھی اپنی عورتوں اور بچیوں کو بچاتا ہے۔ شوکت ہے تو وہ اس کی شکل بھی دیکھنا گوارہ نہیں کرتا۔ گھر ضرور آتا ہے مگر اس نے فاطمہ کو کہہ دیا ہے لہٰذا وہی کھانا پکاتی ہے باپ کو بھی کھلاتی ہے اور بچوں کو بھی وہی گھر کے سارے کام کرتی ہے، اپنے باپ کے کپڑے اور جوتے تیار کرتی ہے۔ زبیدہ گھر میں رہتے ہوئے بھی گھر سے یا اس خاندان سے متعلقہ فرد محسوس نہیں ہوتی۔ بچے ہیں کہ ماں کو کھری کھری سناتے ہیں۔ اس سے نفرت کرتے ہیں اور بات چیت بھی نہیں کرتے۔ شوکت اور زبیدہ گھر میں رہتے ہوئے بھی مہینہ میں ایک دو دفعہ ہی بات چیت ہوتی ہے اور وہ بھی اکثر لڑائی جھگڑے اور ہاتھا پائی پر مشتمل ہوتی۔

اس جینے سے بہتر ہے مر جاؤں میں:

یوں زبیدہ جی جی کے مر رہی ہے اور مر مر کے جی رہی ہے۔ سارے زمانے کی نفرت کا اسے سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گھٹ گھٹ کے جینا اس کا مقدر بن چکا ہے۔ وہ گھر کے ماحول سے ہر کسی کی نفرت سے تنگ آ کر کہتی ہے: "میرا دل چاہتا ہے کہ میں زہر کھا کر مر جاؤں اور ان تکالیف سے بچ جاؤں جو رات دن مجھے ڈستی ہیں۔" اس کے جواب میں اس کا بڑا بیٹا جواب فرسٹ ائیر میں پڑھتا ہے، صرف یہ شعر پڑھ کر سنا دیتا ہے۔

اب تو کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کر بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

اور چپ چاپ اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔ گھر کا سارا انتظام اور کام کاج فاطمہ نے سنبھال لیا ہے۔ زبیدہ عضو معطل بن چکی ہے۔ گھر کے ایک کونے میں چارپائی پر پڑی کھانستی رہتی ہے۔ فاطمہ روٹی اور سالن سب سے چھوٹی بیٹی کے ہاتھ ماں کو بھجوا دیتی ہے جو وہ کھا لیتی ہے۔ یوں اس کی جسمانی زندگی کی سانسیں چل رہی ہیں جبکہ روحانی زندگی کا خاتمہ تو کب کا ہو چکا ہے (بشکریہ: سپنوں کا شہزادہ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

موبائل اور ٹیلی فون پر گفتگو کے بارے میں چند فتاویٰ جات

ذیل میں ہم علمائے عرب وعجم کے چند فتاویٰ جات کا تذکرہ کر رہے ہیں جو ٹیلی فونک گفتگو سے متعلق ہیں۔

سوال اگر ایک نوجوان ٹیلی فون پر کسی نوجوان کنواری لڑکی سے گفتگو کرے تو شریعت کی نظر میں یہ کیسا فعل ہے؟ امید ہے کہ آپ رہنمائی فرمائیں گے۔

جواب کسی اجنبی عورت کے ساتھ ٹیلی فون پر یا ٹیلی فون کے علاوہ ایسی گفتگو حرام ہے جو شہوت انگیز ہو، عورت کی تعریف پر مبنی ہو، آواز میں نرمی اور مخاطب عورت کے لیے بظاہر ا ہمدردی کے جذبات ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آواز میں نرمی اور لوچ پیدا کر کے گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾ [1]

"پس وہ آواز میں نرمی پیدا نہ کریں کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ لالچ کرے۔"

البتہ کسی ضرورت اور حاجت کے لیے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ گفتگو کسی خرابی اور فتنہ سے خالی ہو اور یہ کہ کلام بقدرِ ضرورت ہو۔ (ابن جبرین ﷾)

سوال کیا عورت اجنبی مرد سے ٹیلی فونک گفتگو کر سکتی ہے خصوصاً جب وہ نرم لہجہ اور خوبصورت آواز کے ساتھ بات کرے۔

جواب اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورت کو اجنبی مردوں کے ساتھ دل لبھانے والی اور خوبصورت آواز کے ساتھ بات کرنے سے منع کیا ہے۔

اسلام نے فتنہ کے ڈر سے عورت کو منع کیا ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل سے اجنبی مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرے حتیٰ کہ اجنبی لوگوں کے ساتھ نرمی اور لوچ دار گفتگو سے بھی منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

[1] ۳۳/ الأحزاب:۳۲۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ ❶

''اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں اگر تم ڈرو پس تم کلام میں نرمی پیدا نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے اور اچھی بات کیا کرو۔''

ہر مسلمان عورت کو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ سوچنا چاہیے کہ یہ حکم ان عورتوں کو ہے جو اس امت کی بہترین عورتیں تھیں۔ نبی کی ازواج مطہرات ہیں، مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ اگر ایسی پاکباز اور نیک عورتوں کو حکم خداوندی ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد سے ضرورت کے وقت بات کریں تو ذرا سخت لہجہ سے کریں۔ آواز میں نرمی اور خوبصورتی پیدا نہ کریں۔ تو پھر آج کل کی عورتوں کو اس حکم پر سختی سے عمل کرنا لازمی ہے۔

آج کے دور میں بعض نام نہاد دانشور ایسے احکام کو لوگوں تک نہیں پہنچاتے یا بعض دفعہ غلط مطلب نکالتے ہیں۔ روشن خیالی، ترقی اور آزادی نسواں کے نام پر ایسے فتوے صادر کرتے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ تو تعلق نہیں ہے البتہ مغربی اباحیت اور مادر پدر آزادی کا شیطانی درس ضرور ہوتا ہے۔

اگر عہد نبوی ﷺ میں پاکباز عورتوں کو ایسا حکم ہے تو آج کل کی عورتوں کو اس کا اہتمام پوری سختی کے ساتھ کرنا چاہیے۔

فون میں میوزیکل ٹون:

سوال کیا موبائل فون میں میوزیکل ٹون ڈالنا جائز ہے؟ نہیں تو ممانعت کی دلیل کیا ہے؟

جواب اسلام میں موسیقی کو حرام قرار دیا گیا ہے موسیقی کے جتنے بھی جدید اور قدیم آلات ہیں سب حرام، ان کی ٹونیں ملعون ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو بدکاری،

❶ ۳۳/ الاحزاب: ۳۲۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ریشم (مردوں کے لیے حرام ہے) شراب اور معازف کو حلال سمجھیں گے۔" (صحیح بخاری)

امام ابن القیم رحمہ اللہ معازف کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ کھیل کھود کے تمام آلات ہیں، لغت والوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ان تمام آلات کا نام ہے جنہیں بجایا جاتا ہے۔"

اس حدیث میں لفظ "حلال سمجھیں گے" کا صاف مطلب ہے کہ یہ چیزیں حرام ہیں اگر موسیقی کے آلات حلال ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اس کی مذمت نہ کرتے اور انہیں بدکاری اور شراب نوشی جیسے گناہوں کے ساتھ ملا کر ذکر نہ کرتے اور اس پر بندر اور خنزیر کی صورتوں میں مسخ ہونے کی وعید نہ سناتے۔ (جیسا کہ اس حدیث کے آخر میں ہے)

دوسری دلیل: انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دنیا اور آخرت میں دو آوازیں ملعون ہیں، خوشی کے وقت باجے وغیرہ بجانا اور غمی کے وقت واویلا کرنا۔" [1] ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ موسیقی قطعی حرام ہے خواہ موبائل فون میں ہو یا کہ کسی بھی چیز میں۔

دوران نماز گھنٹی بجے تو کیا کرے؟

سوال نماز کے دوران موبائل کی گھنٹی بجنے لگے تو فوراً بند کرنی چاہیے یا بجتی رہے، فون بند کرنے کے لیے کس قدر حرکت کی جاسکتی ہے سنا ہے زیادہ حرکت عمل کثیر ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب نماز کے لیے مسجد میں آنے سے پہلے اپنا موبائل بند کر لینا چاہیے کیونکہ موبائل کی گھنٹی بجنے سے نمازیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع ہوگا اور کامل خشوع کے بغیر نماز ناقص ہو جائے گی جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کیں جس نے ان کے لیے صحیح طور پر وضو کیا اور انہیں پورے وقت پر ادا کیا، رکوع وسجود اور خشوع کو مکمل طور پر بجا لایا تو ایسے شخص کے لیے اللہ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے تو معاف کر دے چاہے عذاب دے۔"

[1] صحیح الجامع الصغیر، جلد ۱، ص: ۳۷۷ علامہ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی الصلوات: ۴۲۵۔ شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔) اب جس شخص کے موبائل کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے کسی کا خشوع خراب ہوا تو اسے تو موبائل والے شخص نے مغفرت سے دور کر دیا۔

اس کے علاوہ بھی جو اشیاء نماز میں تشویش کا باعث بنتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے پہلے فارغ ہونے کا حکم دیا ہے مثلاً: پیشاب اور پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نماز میں خشوع نہیں رہتا، ایسے ہی موبائل کی گھنٹی بجنے سے خشوع خراب ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی بھائی اپنا موبائل بند کرنا بھول گیا ہے دوران نماز گھنٹی بجنے لگی ہے تو تب بھی اسے فوراً بند کر دینا چاہیے، اتنی حرکت سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ یہ حرکت نماز کی بہتری اور ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ہے اور یہ جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو حکم دیا کہ آگے سے گزرنے والے کو روکے، نہیں رکتا تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (بخاری)

ظاہری بات ہے زبردستی گزرنے والے سے نماز میں لڑائی کی حرکت سے موبائل بند کرنے میں کم حرکت کرنی پڑے گی۔ نماز میں عمل کثیر اور قلیل کی تقسیم کی کوئی دلیل نہیں ہے ایسی حرکت جو نماز کی تکمیل اور بہتری کے لیے ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟

سوال جس شخص نے موبائل میں موسیقی والی ٹون رکھی ہوئی ہو اور نماز کے دوران بجنے سے اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟ اور جس کے کانوں میں آواز جائے گی ان کی نماز ناقص ہو گی یا مکمل؟

جواب ایسی ٹون حرام ضرور ہے لیکن اس سے نمازی کی نماز نہیں ٹوٹتی، موسیقی والی ٹون یا دوسری کسی بھی ٹون سے نمازیوں کے خشوع میں فرق آنے کی وجہ سے نقص یقیناً واقع ہو گا خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی نماز میں کوئی نقص نہیں آئے گا۔

نماز میں موبائل فون سامنے رکھنا!

سوال بعض لوگ نماز میں موبائل اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جواب نمازی کو کوئی بھی ایسی چیز اپنے سامنے نہیں رہنے دینی چاہیے جو اسے نماز سے غافل کر دے۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر کی ایک جانب کو پردے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پردے کو ہٹا دو اس کی تصاویر مجھے نماز سے مشغول کرتی رہتی ہیں۔ (بخاری)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے نمازی کے مکان یا نمازی کی جگہ میں کوئی ایسی چیز ہو جو نماز سے مشغول کر رہی ہے تو اسے ہٹا دینا چاہیے۔ بخاری کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھاری دار چادر میں نماز پڑھی اور پھر اتار دی اور کہا اسے لے جاؤ اس نے مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔ (بخاری)

اگر کوئی شخص موبائل آگے رکھ کر نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی نماز کو باطل قرار دینے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

ون سیون پر عورت کی آواز

سوال پی ٹی سی ایل انکوائری 17 پر فون کریں یا موبائل کارڈ چارج کرنے کے لیے ہیلپ لائن ڈائل کریں تو لڑکی کی انتہائی لوچ دار آواز سنائی دیتی ہے جو کمپیوٹر میں فیڈ ہوتی ہے کیا اس آواز کا سننا گناہ ہے جبکہ یہ مجبوری ہے؟

جواب مسلمان عورت کے لیے تو بالکل جائز نہیں کہ وہ لوچ دار اور نرم آواز غیر مردوں کو سنائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نرم اور لوچ دار آواز میں گفتگو نہ کریں۔" [1]

اسلام نے تو یہاں تک فرما دیا: کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں تاکہ ان کی چھپی ہوئی زینت کا علم ہو۔" [2]

اس لیے منع فرمایا کہ زیور کی آواز غیر مردوں تک پہنچتی ہے اور ان کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے جو اسلام عورت کے قدموں کے زیورات کی آواز غیر مردوں کو سنانے سے منع کرتا ہے وہ عورت کو انتہائی لوچ دار انداز میں بات کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟

---

[1] ۳۳/ احزاب: ۳۲۔ [2] ۲۴/ نور: ۳۱۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مردوں میں ایسی آواز پھیلانے والی عورتیں اور مختلف کمپنیاں معاشرے میں فحاشی اور بے راہ روی پھیلانے اور نوجوانوں کے جذبات بھڑکانے کا کام کر رہی ہیں انہیں اللہ کا یہ فرمان سامنے رکھنا چاہیے۔

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے گروہ میں فحاشی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔'' ❶

ان کے اس طرزِ عمل کے اثرات معاشرے میں بہت دور دور تک اثر کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ افراد متاثر ہوتے ہیں اور اجتماعی زندگی میں شدید نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ فحاشی کی اشاعت کے تمام اسباب اور ذرائع کا سدباب کرے۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں تو عذاب ہے ہی دنیا میں بھی سزا ملنی چاہیے۔ چونکہ ایسی آوازیں سننا درست اور جائز نہیں۔ البتہ مجبوری کی صورت میں اگر بچنا ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔

اجنبی سے فون پر باتیں:

سوال گھر میں کسی اجنبی کا فون آئے تو عورت کس لہجہ میں گفتگو کرے اور کتنی دیر تک گفتگو کر سکتی ہے۔

جواب اسلام نے بلاوجہ عورتوں کا مردوں سے گفتگو کرنا پسند نہیں کیا صرف ضرورت کے وقت اجازت دی ہے اور فرمایا ''اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی میں مبتلا شخص کسی لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔'' ❷

ایسے موقع پر عورت کا لہجہ اور انداز گفتگو ایسا ہونا چاہیے جس سے بات کرنے والے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ گزرے کہ اس عورت سے کوئی اور توقع بھی کی جا سکتی ہے، لہجہ میں کوئی لوچ نہ ہو، باتوں میں کسی قسم کی لگاوٹ نہ ہو، بات میٹھی اور نرم نہ ہو، جس سے سننے والے کے جذبات برانگیختہ ہوں۔ ایمان والی عورتوں کے لیے درست نہیں ہے یہ

❶ ۲۴/ النور: ۱۹۔ ❷ ۳۳/ الاحزاب: ۳۲۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فاسق اور گناہ گار عورتوں کا طرز کلام ہے۔

صرف مقصد کے لحاظ سے پوری پوری بات ہی ہونی چاہیے اور انتہائی احتیاط کے ساتھ۔ (مفتی عبدالرحمان عابد بشکریہ غزوہ لاہور)

سوال محترم شیخ صاحب بتائیے کہ کیا میں گھر والوں کے ٹیلی فون ریکارڈ یا ٹیپ کر سکتا ہوں کیونکہ مجھے شک ہے کہ کہیں وہ ٹیلی فون کا غلط استعمال نہ کرتے ہوں؟ یا ایسے کرنے سے میں گنہگار رہوں گا۔

جواب آپ گھر کے سربراہ ہیں آپ کو اپنے گھر والوں پر اعتماد کرنا چاہیے اور ٹیلی فون کے استعمال کے لیے ایسا طریقہ اپنانا چاہیے کہ وہ اس سہولت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں لیکن اگر آپ کو یہ ڈر ہو کہ آپ کا فون غلط استعمال ہو سکتا ہے تو آپ ٹیلی فون پر خفیہ طریقے سے ٹیپ لگا سکتے ہیں تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ کہیں آپ کے گھر کا فون غلط استعمال تو نہیں ہو رہا۔ (علما کمیٹی سعودی عرب)

سوال جناب شیخ صاحب بتائیے کہ کیا میں اپنی بیوی کا ٹیلی فون ٹیپ کر سکتا ہوں یا ایسا کرنا خیانت اور گناہ تصور ہوگا؟

جواب میاں بیوی کے درمیان اعتماد کا رشتہ قائم ہے تو یہ بہت ہی خوش آئند ہے۔ بعض دفعہ شکوک و شبہات تلخیوں اور نفرتوں کو جنم دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ عام مسلمانوں کی بات ٹیلی فون پر خفیہ طریقے سے ریکارڈ کرنا درست نہیں ہے لیکن اگر آپ کو بیوی پر شک ہو کہ وہ ٹیلی فون کا غلط استعمال کرتی ہے تو اس کا فون ٹیپ کیا جا سکتا ہے اور اگر واقعتا ایسا معاملہ ہو تو اسے اچھے طریقہ سے سمجھانا ہوگا مگر یاد رہے کہ صرف شک کی بنا پر ایسا کرنا نقصان کا باعث ہوگا اور بیوی پر محض الزام ہوگا۔ لہٰذا پوری تسلی اور یقین سے پہلے ایسی کوئی بات نہ کریں۔ (علما کمیٹی سعودی عرب)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

موبائل فون

از قلم: محمد اختر صدیقی

لٹ گیا دن کا قرار اور راتوں کا سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

اب نہ وہ آزادی اور نہ ہی راحت ہے
دوستوں کو ملنے کی نہ کوئی چاہت ہے

گپ بازی میں اب نہ کوئی قباحت ہے
Message لکھنے کا بس اب ہے جنون

جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

کمپنی والے جب نیا پیکج لاتے ہیں
بچت کے نئے نئے وہ گر سکھاتے ہیں

دل میں عجب ولولے سر اٹھاتے ہیں
خالی جیب ہو کر ہی ملتا ہے سکون

جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

گھنٹے والا پیکج بھی میں چلاتا ہوں
"اور سناؤ" کہہ کر بات کو بڑھاتا ہوں

کئی کئی دلرباؤں سے عشق فرماتا ہوں
بال بال قرض میں ہو چکا ہوں مدفون

جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

کبھی میں بھی تھا صدق و وفا کا پاسبان
جھوٹ کبھی نہ تھا میرے لیے اس قدر آسان

سب یاد تھے مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیسے اب پہنچے میرے دل کو سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

اب تو ایسی ایسی Story چلاتا ہوں
سب کو اپنی ان انگلیوں پہ نچاتا ہوں
لاہور ہو کر ملتان ہی بتاتا ہوں
چکر بازیوں نے مجھے کر دیا ملعون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

جب بھی دوستوں کو ضرورت پیش آئی
ہر ایک نے مجھے Miss Call لگائی
بے حساب سمجھتے ہیں شاید وہ میری کمائی
Back Call نہ کروں تو ٹھہرتا ہوں مطعون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

جولائی تا مارچ یا ہو اپریل کا مہینہ
Wrong Call کرنے سے جھجکا میں کبھی
نہ
خوف خدا سے آیا نہ کبھی مجھ کو پسینہ
چلتا ہے ایسے مئی ہو کہ جون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

اب کیا کیا بتاؤں میں تمہیں اپنی کمائی
نمازوں میں بھی موسیقی میں نے جا کے سنائی
بسوں کے مسافر مجھ سے کرتے ہیں لڑائی
شرم مجھ کو مگر کبھی بھی نہ آئی
مجھ کو کہتے ہیں مجنوں

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لٹ گیا دن کا قرار اور راتوں کا سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

اب نہ وہ آزادی اور نہ ہی بات ہے
دوستوں کو ملنے کی نہ کوئی چاہت ہے

گپ بازی میں اب نہ کوئی قباحت ہے
Message گھنے کا بس اب ہے جنون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

کمپنی والے جب نیا پیکج لاتے ہیں
بچت کے نئے نئے وہ گر سکھاتے ہیں
دل میں عجب ولولے سر اٹھاتے ہیں
خالی جیب ہو کر ہی ملتا ہے سکون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

گھنٹے والا پیکج بھی میں چلاتا ہوں
"اور سناؤ" کہہ کر بات کو بڑھاتا ہوں
کبھی کبھی دلرباؤں سے عشق فرماتا ہوں
بال بال قرض میں ہو چکا ہوں مدفون
جب سے آیا ہے میرے ہاتھ یہ موبائل فون

ٹیلی فون اور موبائل کا استعمال